



قلم

علاء شفق رامی  
مُصنّف



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# ارواح الجفر (حصہ دوم)



مصنف و متوف

مولوی محمود علی شفیق رامپوری

ترتیب نو

شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی

قیمت : 60 روپے

مکتبہ آئینہ قسمت

کاشانہ زنجانی D-125 گلبرگ II لاہور-54660



جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں



نام کتاب : ارواح البغیر ( حصہ دوم )

صفحات : 208

قیمت : 60 روپے

مصنف و مولف : مولوی محمود علی شفیق رامپوری

ترتیب نو : شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی

پبلشر : شہزادہ سید محمد علی شاہ زنجانی

کمپوزنگ : سرفراز ظہیر

پرینٹر : شاف پرنٹرز 1-R گرین پارک ملتان

روڈ لاہور زیر اہتمام حاجی محمد اعظم نیر

لاشر : مکتبہ آئینہ قسمت کاشانہ زنجانی

125 ڈی گلیبرگ II

لاہور 54660

فون نمبر (042) 5752277

برالچ : کاشانہ زنجانی - آرام باغ روڈ

کراچی 74200

فون نمبر (021) 217544

## تفریظ

دنیا نے جہر و نقوش میں جناب مرزا محمود علی شفیق رام پوری مرحوم کا نام  
آلہب کی طرح چمکتا ہے۔ وہ علوم جو دنیا نے روحانیت میں اسرار کھنوں تھے اسے آشکارا  
کرنے کے لئے شفیق مرحوم نے نال کی قفل شکنی فرماتے ہوئے روحانیت پر احسان عظیم  
کیا۔ رسائل اور تحریک کتب سے وہ راز ظاہر کئے جو ان علوم کے جاننے والوں نے چھپا  
رکھے تھے۔ شفیق مرحوم نے ایک کتب علم الاسرار ترتیب دی جس میں سابقہ کتب کی یہ  
لبست علوم روحانیہ سے دلچسپی رکھنے والوں کو سیراب کیا۔ ارواح البغیر (حصہ دوم) میں  
مستند پر اپنی طرف سے بھرپور محنت کی اور کافی حد تک اس کی عقدہ کشائی کی۔ ایجادات  
اور اصطلاحات کو خوب بیان کیا لیکن اس میدان میں قدم رکھنے والوں میں اولین حضرات  
کی طرح طریقہ مستند کو پاشیدہ کیا۔ مستند کا حصول کیونکہ رحمت خداوندی پر منحصر  
ہے۔ کسی انسان کے بس میں نہیں کہ وہ بیان کر سکے یا کسی کو سکھا سکے۔ شفیق مرحوم نے  
علم اعتقاد پر اپنی ریسرچ کر کے علم مستند جاننے والوں کے لئے ایک نئی راہ کھول دی۔  
بحر حال پھر بھی کافی حد تک یہ کتب عقلی کو دور کرنے میں معاون ثابت ہو گی۔ ارواح  
البغیر بھی کتب جو چھپ کر غیب ہو گئی تھی بلکہ لوگوں کے ذہن سے بھی اتر چکی تھی  
چنانچہ اس علم کے پیش نظر کہ یہ کتب بالکل ہی ناپید نہ ہو جائے عزیزم حکیم سرفراز زاہد  
نے علم جہر سے تعلق رکھتے ہوئے اس کتب کو تلاش کیا اور ادارہ ہذا کے چیف ایڈیٹر  
جناب شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی صاحب نے بھی اس کار خیر میں حصہ لے کر اس  
کو شائع کر کے مستند اور دوسرے علوم سے تعلق رکھنے والوں پر احسان عظیم کیا ہے۔  
دعا گو ہوں کہ مولا کریم جناب شاہ صاحب کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے اور یہ  
آئندہ بھی اس مشن کو جاری رکھیں۔ آمین۔

عاکبائے درویشان

ابو محمد نور احمد ریاض صاحب مٹنی حد۔ مدرسہ اوار علوم ملتان



## دیباچہ

تقریباً 9 سال قبل کی بات ہے کہ میں تحصیل خچور کے ایک شہزادہ باد کی نواسی بہتی میں ایک سید جبار کی ملاقات کو گیا۔ علمی چادر خیالات کے دوران ان کی لہجہ معلوم ہوا کہ جناب مولوی محمود علی شفق رامپوری کی ایک کتاب اسرار استقامت المعروف ابدوح دلفر حصہ دوم اگر دستیاب ہو تو اس میں جفر کے عظیم قواعد کے متعلق وسیع علم موجود ہے میں نے فاضل مصنف کی ابدوح دلفر حصہ اول تو دیکھی ہوئی تھی جو تھوڑا عرصہ قبل شاہ زنجانی صاحب نے حاصل کر کے دوبارہ شائع کر کے اس علم کے شائقین پر احسان عظیم کیا ہے۔

میں نے مطلوبہ کتاب ابدوح دلفر حصہ دوم کے بارے میں تمام اہل علم دوستوں اور مہاترہ کرام سے معلوم کیا کہ ان کے علاوہ لاہور سمیت کئی شہروں میں فاضل ماہرین سے رابطہ پر مامور ہوئی۔ سب کا حلف فیض تھا کہ ابدوح دلفر حصہ اول کے علاوہ اور کوئی کتاب نہیں ہے لیکن مجھے تسلی نہ ہوئی۔ ان دنوں لاہور سے حکیم نور محمد چوہان مرحوم صاحب کی شریف سے طب کا ایک رسالہ اسرار حکمت کے نام سے ہر ماہ طب لکھتے تھے بہت خیر رسالہ تھا۔ میں اس میں ہر ماہ علم طب اور علم کیسیا پر مضامین لکھا کرتا تھا اور پاکستان بھر کے حکماء کرام سے علمی مضامین کی بنا پر رابطہ تھا۔

ہر طرف سے اس کتاب کے متعلق مامور ہو کر ماہنامہ اسرار حکمت لاہور میں ایڈیٹر سے تمام اطباء کرام اور اس فن کے ماہرین سے اس کتاب ابدوح دلفر حصہ دوم کی دستیابی کے لئے اپیل تحریر کی۔ بیسیوں حکماء کرام نے اس بارے میں علمی کا اظہار کیا لیکن ایک خط نے مجھے سارا دیا۔ وہ تھے جناب محترم القام حکیم شان احمد خان

صابری سول لائیکر جنم نے کہا کہ میرے پاس ہے لیکن کسی غلیظت کی حامل کتاب کے بدلہ میں دوں گا۔ خیر انہوں نے دریا دیا اور محبت سے قبول کیا تھا۔ چند دوستوں نے بھی حاصل کی۔

حضرت شفق رام پوری آسمان روحانیت کے درخشہ ستارہ تھے۔ دنیا کے نقوش میں جناب شفق مرحوم کا ہم کسی قریب کا قریب نہیں ہے۔ وہ علوم جن میں جفر غلیظت 'علم الامداد' سیارگان کے حلق جو معلومات ہمیں ان کی کتاب میں آسانی اور سہولت میں ملتی ہیں کسی اور کا تصور نہیں۔ یہ کتاب واقعی علم استقامت پر ایک ہی راستہ ہے اور طالبان جفر کے لئے ایک ہی راہ ہے۔ اسی میں مستطاب تک پہنچنے کا راستہ ہے اور غلیظت کی گتیاں سلجھانے کے بے خطر راستے ہیں۔ شائقین علم الامداد کے لئے بھی ایک نئے دور میں نیا نیا علم الامداد کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب واقعی روحانی علوم کا خزانہ ہے۔

جناب سید القام صاحب کی روحانی علوم کی اہمیت میں گرفتار نہ رہنا چاہیے اور جناب کتب کو پہنچانے کا سہ بھی انہی کے سر ہے۔ میری یہ کتاب اور فہرست پر آپ نے اس کتاب کی عظمت کو سمجھتے ہوئے شائع کرنے کا وعدہ کیا اور میں جناب کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے روحانی علوم کی ایک کتاب اور علم تصنیف کو شائقین علوم روحانیت کے لئے شائع کر کے ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔

ہمارے ہوں کہ سہاکم ہی کو آئندہ بھی اسی طرح علوم روحانیت کی تہذیب و ترقی کے لئے بہت خدمات دے سکیں۔

حکیم سرفراز احمد شاہ

پکینی روڈ ملتان





قرآن پاک میں غیر مثبت الفاظ میں اعلان عام کیا گیا۔ اذ عنونی استجب  
لکم منی دعاء کروں گا۔ آپ کہیں گے کہ ہم تو بہت دعا کرتے ہیں مگر  
قبول نہیں ہوتی میں عرض کروں گا کہ عہد نبی بکر سرپا دو اخلاص بن کر مقرر حقیقی بن  
کر آپ دعا کریں آج بھی آپ در قبولیت سے محروم نہ رہیں گے استجب لکم کا وعدہ اور  
اعلان حق ہے مگر ادعویٰ کی صفت کم ہے۔

میں نے ان چند اوراق میں ان اسباق اور قوانین کو بیان کیا ہے جس پر عمل کر  
کے بحریاس میں ڈوبا ہوا ایک اجل مارہ انسان ساحل مراد پر پہنچتا ہے۔ میں نے ارواح  
الجفر میں بکرات و مرآت وعدہ کیا تھا کہ میں جلد دوم عنقریب لکھوں گا اور جو مضامین تحت  
تکمیل ہیں ان کو بوجہ احسن تفصیل سے بیان کروں گا۔ لیکن آپ ان اوراق کو دیکھیں گے  
تو سطحی نظر سے معلوم کریں گے کہ یہ کتاب ارواح الجفر کی تفسیر اور تفصیل نہیں بلکہ ایک  
مستقبل کتاب جداگانہ ہے ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ ارواح الجفر کی دوسری جلد ہے میں کیا  
عرض کروں اس وقت کاغذ اور جملہ سامان طباعت صرف گراں کیاب ہی نہیں بلکہ نایاب  
ہے اگر میں ارواح الجفر کے بعض حصص کی تفسیر کرتا تو جدید باب کا اضافہ ہو جاتا اور کتاب  
کا حجم زیادہ ہو جاتا۔ جس کا بار میرے لیے ناقابل برداشت تھا۔ لیکن میں نے اس قانون  
حکمت پر عمل کیا ہے کہ اگر درخانہ کس است یک حرف بس است۔

میں نے حتی الوسع کتاب میں کوشش کی ہے۔ میں نے اس فن پر بے شمار کتابیں  
دیکھی ہیں۔ لیکن آج تک کسی کتاب کو غلطی سے مبرا نہیں پایا۔ اعداد کی صورت کچھ ایسی  
ہوتی ہے کہ 2 اور 3 کا باریک فرق خود مجھ جیسے لکھنے والے صحیح سے طالع سے رہ جاتا بعید  
نہیں۔ گو بظاہر میری نگاہ میں کوئی غلطی نہیں اور جہاں جہاں غلطی تھی میں نے صحت نامہ  
لگا دیا ہے تاہم پھر بھی غلطی کا رہ جانا مستبعد نہیں۔ لہذا گزارش ہے کہ جس جگہ کوئی غلطی  
نظر آئے آپ مجھے اطلاع دے دیں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے اس  
گرائی کے زمانے میں بہت کم جلدیں میں نے طبع کرائی ہیں اور عنقریب دوسرا ایڈیشن طبع

ہو گا۔ وہ غلطیاں اس وقت اکل جائیں گی۔ میں نے متن کتاب میں کی ایک غلطی اور عمل  
بیان کئے ہیں جو بجائے خود نہایت پر ناظر ہیں۔ لیکن سب سے ایک خاص امر میں کتاب  
شائع نہ کرنا اور سب مجھے اس روپے نقد دینے تو میں یہ عمل نہ جانتا لیکن اب جب کہ  
میں کتاب شائع کر رہا ہوں۔ اس عمل کو پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ لیکن یہ عمل ان عملیات  
میں سے نہیں جن میں کسی قسم کا شبہ کیا جاسکے۔ بلکہ یہ ان مجرب عملیات میں سے ہے جس  
کی تاثیر یقینی ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ یہ خاص میرا عمل ہے اور میرے تجربات میں سے ہے یہ  
عمل افرونی قدرہ و حرات کے لیے بھی ہے اور تفسیر کے لیے بھی اور ہر ایک کام کے لیے  
اور مقصد کے لیے کار آمد ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ جس وقت آفتاب برج حوت میں ہو قمر  
بھی برج حوت میں آئے تو جس دن قمر برج حوت میں آئے اس دن اس عمل کا خاص  
وقت ہے اس وقت سے پہلے یہ کام کرو کہ اپنے نام مع والدہ کے اعداد ابجد شمسی اور ابجد  
قمری دونوں طریق پر علیحدہ علیحدہ استخراج کر کے ان کے حروف علیحدہ علیحدہ بناؤ۔ ان  
حروف کو مرکب کر کے کل آئینل زیادہ کر کے دو سو کل بناؤ اور سورہ یاسین کے اعداد  
پہلی میں تک دونوں ابجدوں سے استخراج کرو اور ہر دو اعداد سے علیحدہ علیحدہ مثلث پر  
کہ ابجد قمری سے سورہ یاسین شریف کے (پہلی میں تک) جو اعداد کا مثلث ہے اسے  
چاروں کونوں پر وہ سو کل لکھو۔

جو اپنے نام کا ابجد قمری سے بنایا ہے اور جو مثلث ابجد شمسی سے بنایا ہے اس پر  
شمسی سو کل لکھو۔ یہ ہر دو نقش پہلے سے تیار کر لو۔ لیکن اعداد خوب جانچ کر استخراج کرو  
اعداد کے استخراج میں یہ قانون یاد رکھیں کہ جو حروف لکھنے میں آتا ہے کو وہ پڑھنے  
میں آئے یا نہ آئے اس کے عدد لیے جائیں گے اور جو حرف پڑھنے میں آتا ہے مگر لکھنے  
میں نہیں آتا۔ اس کے عدد نہیں لیے جائیں گے۔ ہر دو نقش آپ کے پاس تیار ہیں۔  
جب وقت معینہ آئے یعنی جب آفتاب برج حوت میں ہو اور قمر بھی برج حوت میں آئے  
تو ان نقش کو علیحدہ علیحدہ زعفران سے پر کرو۔ نقش با وضو کریں اور ان پر بسم اللہ



شریف کے عدد 786 تحریر کریں۔ اور ان کو معطر کر کے دونوں نقوش کو سورہ یسین شریف کے دو صفحات میں رکھ دو۔ ایک نقش اس صفحہ میں جس صفحہ سے یسین شریف شروع ہوا اور دوسرا دوسرے صفحہ میں۔ اس میں کوئی خاص شناخت نہیں کہ کون سا کس صفحہ میں آئے جب نقش رکھ دو تو سورہ یسین شریف پہلی یسین تک پڑھو اور خدا سے دعا کرو کہ اہی اس قرآن معظم اور سورہ محترم کے صدقہ میں میری فلاں حاجت پوری کر اور جب میری حاجت پوری ہوگی تو میں تمام یسین پڑھوں گا۔ اور حسب استطاعت فاتحہ دلاؤں گا۔ نقوش اسی طرح رکھے ہوئے قرآن شریف کو بند کر کے رکھ دو۔ پھر دوسرے دن اسی طرح قرآن شریف پڑھو اور دعا مانگ کر قرآن شریف میں رکھ دو۔ تین چلے اس عمل کے ہیں اور ہر چلہ سات یوم کا ہے۔ یعنی سات دن میں چودہ دن میں اکیس دن میں خدا چاہے تو غیب سے امداد ہوگی اور وہ کام انجام پائے گا۔ گو میں نے کبھی بھی نہیں دیکھا کہ اس مقدس عمل کے تین چلے پورے ہوئے ہوں اللہ تعالیٰ درمیان میں ہی کامیاب فرما دیتا ہے۔ اگر خدا نہ کرے کوئی وجہ خاص ہے اور اکیس روز تک کوئی خاص اثر ظاہر نہیں ہوتا تو آپ عمل موقوف کر دیں۔ لیکن نقش قرآن شریف میں رہتے دیں۔ خدا چاہے تو حاجت روائی ہوگی۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مقصود پر پہنچا دے تو کامل سورہ شریف پڑھو اور حسب استطاعت کھانا پکا کر یا کوئی شہتی منگا کر اور فاتحہ شریف دلا کر بچوں کو اور غریبوں کو تقسیم کر دیا کھلا دو۔

ایک بات حل طلب اور رہ گئی ہے کہ کوئی صاحب قرآن شریف پڑھتے ہیں تو کیا جب تک یہ عمل پڑھیں یسین شریف پوری پڑھیں اس کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اگر آپ کا معمول ہے کہ قرآن شریف پڑھتے ہیں تو دوسرے وقت پوری یسین شریف پڑھیں وقت عمل جب قرآن شریف میں نقش رکھے ہوں اور آپ بطور عمل پڑھیں تو صرف پہلی یسین تک پڑھیں۔

یہ بات بھی یاد رکھو کہ جو سوال کسی انسان سے کر سکتے ہو۔ اور انسان پورا کر سکتا ہے

وہ سوال خدا سے نہ کرو اور نہ ایسے امور کے لئے عمل کرو مثلاً اس مقصد کے لئے عمل نہ کرو کہ یا اللہ مجھے دس روپے دیدے یہ مجھے کپڑے بنا دے۔ اس قسم کے مقاصد میں عمل نہ کرو۔ عمل کے واسطے اضطرار شرط ہے اور جس کام میں اضطرار نہ ہو۔ اس کام کے لئے عمل نہ کرو۔ اگر عمل کرو گے تو ممکن ہے کہ اس کا اثر نہ ہو۔ قرآن پاک میں ہے کہ جب کوئی مضطر حالت اضطرار میں دعا کرتا ہے میں قبول کرتا ہوں اور انسان میں اضطراری کیفیت تب ہی پیدا ہوتی ہے جب کام اس کی حیثیت سے بالاتر ہو۔ اس لئے معمولی باتوں کے لئے عمل نہ کیا کرو۔ ہاں بغیر عمل کے خدا سے دعا کر سکتے ہو۔ عمل نام ہے استغاثہ کا جو دربار اعظم الحاکمین میں پیش کیا جائے اور ظاہر ہے کہ استغاثہ انسان اضطراری حالت میں پیش کرتا ہے دنیا کی حالت میں اگر کوئی شخص ایک روپیہ کا دعویٰ کرے تو ظاہر ہے کہ عدالت اس پر خاص توجہ نہ کرے گی۔ عدالت اعظم الحاکمین میں بھی وہ مقصد پیش کر دے جو اپنے بھی موافق ہو اور دربار اعظم الحاکمین کے بھی موافق ہو۔ سکندر سے ایک فقیر نے ایک روپیہ مانگا۔ سکندر نے اس کے سوال کو رد کر دیا کہ تو نے میری حیثیت سے کم طلب کیا اور تو نے اس سوال سے میری حقارت کی۔ اس فقیر نے ایک ملک طلب کیا۔ سکندر نے اس سوال کو بھی رد کر دیا کہ یہ تجوی حیثیت اور لیاقت سے زیادہ ہے۔ اس قانون پر میں بھی پیش اس بات پر رد کر دیا کرتا ہوں کہ عمل میں استحقاق کی شرط ہے۔

الحمد لله واكمله الله تعالى في كتاب مسي به علم ال

سرار و اسرار نقاط ہے آج تاریخ ۱۳ ماہ جولائی ۱۹۳۱ء بمطابق ۱۷ ماہ جمادی الثانی ۱۳۶۰ھ روز یک شنبہ وقت ۱۰ بجے دن کے ختم ہوئی۔ اور کئی مہینوں سے جو شغل تالیف جاری تھا ختم ہوا۔ دعا ہے خداوند کریم اس کتاب کے پڑھنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کو شاہد مراد سے ہم آغوش کرے۔ اور کاتب۔ طابع۔ ناشر کو دین و دنیا کی نعمتیں عطا فرمائے۔

ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة



وقنا عذاب النار۔ امین یا رب العلمین بعد ختم کتاب مجھے  
تاریخ کی بھی تلاش تھی۔ جو ہجری اور عیسوی عالم غیب سے عطا ہو نہیں۔

قانون ہیں جہز کے اسرار ہیں عمل کے  
ہے اک جگہ مربع اور اک جگہ غس  
تاریخ کی طلب تھی ہاتھ وہیں پکارا  
ہجری کا سال یہ ہے تعویذ حب مسدس  
دیگر

اسرار نہاں ہوئے ہویدا  
ظاہر کئے سب خزانہ غیب  
لکھایہ شفق نے عیسوی سال  
افسوں نگاہ۔ ترانہ غیب  
بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نمودہ و صل علی رسولہ الکریم

### علم النقاط

بس نامور بزرگ زمیں و فن کردہ اند

کہ یہ ہستیش بروئے زمیں یک نشان نمائند

بشار الوالعزم اور صاحب جاہ و چشم سلاطین چند دن کو س لمن الملک بجا کر قعر گماہی  
میں دھنس گئے۔ آج زمانہ انکو ایسا فراموش کر چکا کہ اگر ذرہ ذرہ کو الٹ پلٹ کیا جائے تب  
بھی ان کا کوئی حال معلوم نہیں ہو سکتا۔ بڑے بڑے ذی مرتبہ انبیاء اور رسول دنیا میں  
آئے مگر زود فراموش دنیا نے انکو ایسا بھلا دیا کہ ان کے نام تک صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔  
بشار شاعران سحر نگار کا پر کیف کلام حرف غلط کی طرح نگاہوں سے پوشیدہ ہے غرض کہ  
قانون دنیا اس نیچ پر قدرت نے مرتب کیا ہے کہ جانے والوں کے نقش قدم بھی مٹتے جاتے



ہیں۔ خدا جانے دیر انوں اور بیابانوں میں کتنے گنج شائگان دفن ہیں جس کی کسی کو اطلاع  
نہیں۔ کتنے آبدار موتی قعر دریا سے اٹل کر خاک ہو گئے۔ اسی طرح علوم و فنون پتے  
ہوتے اور مٹتے رہے۔ ان علوم میں سے جو زمانے کے ذہن اور عالم کی فصاحت نے  
فراموش کر دیے۔ ایک علم النقطہ بھی ہے۔ جس کو اہل روزگار نے یا بھلا دیا یا ترک کر دیا  
۔ آج کتب مروجہ میں علم النقطہ کا وجود نہیں پایا جاتا۔ اس سے میری یہ مراد نہیں کہ نقطہ  
معلوم عالم سے مٹ گیا۔ بلکہ مستطابو علم اس پر مبنی تھا وہ اب زمانے میں رائج نہیں۔ علم ہجر  
میں نقطہ سے کام لیا جاتا ہے۔ ریاضی میں نقطہ ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن مجھے  
مطالعہ کتب سے معلوم ہوا کہ بزرگان سلف نے ایک علم خاص نقطہ سے ہی مدون کیا تھا۔ جو  
نوم نزل ہجری طرح مستقل علم تھا۔ آخر میں نے اس کی جستجو شروع کی مگر میرا دست  
طلب اس گنج شائگان کے دامن تک نہ پہنچا۔ تاہم کچھ سراغ ضرور مل گیا۔ مجھے اپنی  
تحقیق میں یہ معلوم ہو گیا کہ علم النقطہ تمام مطالب و مقاصد پر حادی تھا لیکن میری جدوجہد  
اور کدو کاوش اسی حد تک محدود رہی کہ صرف سوالات کے جوابات حاصل کر سکوں۔  
دیگر مقاصد کے حل کرنے میں ابھی تک ناکام ہوں۔ اگر حیات مستعار باقی ہے۔ (جس کی  
ظاہر کوئی امید نہیں) تو شاید کچھ اور حاصل کر کے کبھی ناظرین کی خدمت میں پیش کر سکوں  
۔ میں یہ کہنے میں تامل نہیں کرتا کہ نامعلوم صدیاں گزرنے کے بعد دور حاضر میں پہلا  
فحص میں ہوں جو اس علم کو زمین کے سینہ سے نکال کر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں علم  
سینہ کو علم سینہ بنا رہا ہوں۔ حتی الوسع میں اس علم کو نہایت وضاحت اور بسط و شرح سے  
بیان کر رہا ہوں۔ تاہم اگر کوئی بات دریافت طلب ہو تو آپ بذریعہ جوابی خط مجھ سے  
دریافت فرما سکتے ہیں گو مجھے معلوم ہے کہ نوشتہ بمانہ سپید۔ نو مستندہ نیست ذوالامید خدا  
جانے کس وقت قاصد اجل پہنچ جائے۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ آپ سوالات کے حل کرنے  
اور جواب حاصل کرنے میں ناکام نہ رہیں گے۔ بشرطیکہ آپ بھی اردواج سوزی سے کام  
لیں۔ آخر میں دعا ہے کہ ہو صاحب اس رسالہ سے کوئی فائدہ حاصل کریں جو رو سیادہ اور



دلیل قرین عاقلین شفق کے لئے دعائے معفرت کریں۔

و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین  
والصلوة والسلام علی رسولہ الامین والہ  
الطاہرین واصحابہ المکرمین ارباب بخشش پر قفل نہیں کہ  
عالم الغیب جزو کل خدائے عظیم ہے۔ اس بزرگ و برتر عالم الغیب نے ہمارے رسول  
امی فداہ ابی وامی پر علم غیب کے دروازے کھول دے اور حسب اتمام  
الم نشرح لک صدر کذ غیب کی بختیاں اپنے پیارے رسول کو مرحمت  
فرمادیں اور حسب آیت پاک و ما هو علی الغیب بضنین جس  
نے طلب کیا اس کو حسب استعداد تقسیم فرمایا۔ اصحاب حضور علیہ السلام اس نعمت غیب  
سے مالا مال ہوئے۔ جب دور آفتاب نبوت ختم ہوا تو حسب حدیث پاک اصحابی  
کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتہم انھن صحابہ کرام  
سے رشد و ہدایت اور علوم و فنون کی بارش ہوئی اور اولیائے ذوالاحترام بھی حسب قانون  
الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون  
حسب استعداد کمال کرتے رہے۔ بزرگان ذوالاحترام اور اولیائے عالی مقام نے  
عوام کو مستفیض فرمایا اور یہ چشمہ فیض و برکت تاقیامت جاری رہے گا۔ اس چشمہ فیض کا  
ایک قطرہ ہمدان اور ناقص الفہم شفق کو بھی عطا ہوا اور اس قطرہ کی ایک نمی اور تازگی  
یہ رسالہ ہے لیکن اس کا سلسلہ مرکز وحدت یعنی علم غیب سے ملا ہوا ہے لیکن آپ کی  
کاوش طبع استعداد محنت اور اعتقاد و اثن کی بھی ضرورت ہے۔ صرف میری تحریر سے ہی  
کام نہیں چلے گا۔ آپ کے ذہنی جذبات سے غیبی امداد متعلق ہے۔

حماک اللہ فی اسرار النقاط و عفاک اللہ  
من سیات واضح ہو کہ کس قانون قدرت و السماء ذات البروج  
العلم نے بارہ برج مقرر فرمائے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد،

سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ یہ نام ان صورتوں پر مقرر کئے گئے ہیں۔  
اجتماع سیارگان سے مومن پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ آسمان میں نہ شیری صورت ہے نہ گائے  
بیل کی نہ ترانہ کی نہ بچھو کی۔ یہ تعارفی نام ہیں۔ چند حکم سیارگان کے اجتماع سے خیال  
اور تصور میں بالنگاہ ظاہر ہیں۔ ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ سیارگان سے ہر شکل عقلی  
پیدا ہو جاتی ہے اس کا نام اسی صورت پر رکھ دیا ہے۔ ان ہر دو دوازہ گانہ کو چار عناصر  
تقسیم کیا گیا ہے۔ یعنی آتش، ہوا، آبی، خاکی اور ہر عنصر ہر دو کے نقاط مقرر ہیں جن کی  
تفصیل ذیل سے معلوم کرو۔ اس مقام کو خوب ذہن نشین کر لیجئے۔ یہ ہی مقام علم السقاط  
میں اساسی ہے۔ اور قدم قدم پر اس قاعدہ سے کام لینا پڑے گا۔ اگر آپ کے دل میں یہ  
خیال پیدا ہو کہ مندرجہ ذیل نقاط کہاں سے اور کس طرف پیدا کئے گئے۔ آیا یہ نقاط مصنوعی  
اور معصومہ ذہنی ہیں یہ خاص قانون اور قاعدہ کے ماتحت ہیں تو میں عرض کروں گا کہ  
کوئی کام بے توجہ خاص اور سلسلہ قانون سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ جو کام کسی قاعدہ اور  
قانون سے مربوط نہیں وہ اقرار ہوتا ہے۔ ایک شاہکار علم بے قانون کے مدون ہو جائے  
کمال ہے۔ لیکن اگر اس موقع پر میں اس قانون کی تفصیل بیان کروں گا تو رہا بیان و پیچیدگی  
میں ڈال دے گا۔ اور سلسلہ بیان میں بے رہ بھلی پیدا کر دے گا لیکن ایک اشارہ کرتا ہوں  
اصل بیان پر آتا ہوں۔ یہ نقاط زبردست کے قاعدے سے حرف جہات سے اخذ کئے گئے  
ہیں اور آئندہ اسکی تفصیل معلوم ہوگی۔ اب ہر دو دوازہ گانہ کی حالت اور تعین نقاط  
معلوم کرو۔ نمبر اول برج حمل، عنصر آتش، نقاط عنصر ۲۳، نقاط برج ۱۲، نمبر دوم برج ثور  
عنصر خاکی، نقاط عنصر ۲، نقاط برج ۵، نمبر ۳ برج جوزا عنصر ہوا، نقاط عنصر ۲۳، نقاط برج ۶  
نمبر ۴ چارم برج سرطان، عنصر آبی، نقاط عنصر ۲۲، نقاط برج ۷، نمبر ۵ پنجم برج اسد، عنصر  
آتش نکات ۲، نقاط برج ۸، نمبر ۶ ششم برج میزان، عنصر ہوا، نقاط عنصر ۲۳، نقاط برج  
۵، نمبر ۷ ہشتم برج عقرب، عنصر آبی، نقاط عنصر ۲۲، نقاط برج ۵، نمبر ۸ نهم برج قوس، عنصر  
آتش، نقاط عنصر ۲۳، نقاط برج ۷، نمبر ۹ ادہم برج جدی، عنصر خاکی، نقاط عنصر ۲، نقاط برج ۷



نمبر ۱۱ از دہم برج دلو 'نصریادی' نقاط ۲۳ 'نقاط برج ۱۲' 'نمبر ۱۲ از دہم برج حوت' 'نصر آبی' نقاط ۲۲ 'نقاط برج ۶' آسانی کے واسطے ذیل کے نقشہ سے کل حالت معلوم کرو۔

نمبر	نام برج	نام عنصر	نقاط برج	نمبر	نام برج	نام عنصر	نقاط عنصر	نقاط برج
۱	حمل	آتش	۲۳	۱۲	میزان	یادی	۲۳	۵
۲	ثور	خاک	۲۷	۵	مقرب	آبی	۲۲	۵
۳	جوزا	یادی	۲۳	۶	قوس	آتش	۲۳	۷
۴	سرطان	آبی	۲۲	۷	جدی	خاک	۲۷	۷
۵	اسد	آتش	۲۳	۱۲	دلو	یادی	۲۳	۱۲
۶	سنبلہ	خاک	۲۷	۸	حوت	آبی	۲۲	۶

آپ کو یروج اور عناصر کے معین و مقررہ نقاط معلوم ہو گئے۔ یہ کلیہ معلوم کیجئے کہ کسی علم کے قوانین معین کرتے وقت اس کو قانون سے مربوط اور مستحکم کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مثلاً ابجد کے اعداد مقرر ہیں۔ اور قانون اول میں جیم کے ۳ اعداد اور دال کے ۴ اعداد مقرر کئے گئے۔ کسی کو حق حاصل نہیں کہ وہ اس میں ترمیم کرے یا وہ اور سبب دریافت کر لے کہ جیم کے تین کیوں ہیں اور دال کے چار کیوں؟ اگر آج کوئی جیم کے چار اور دال کے تین عدد تسلیم کرے تو دنیا اس کا قیاس نہ کرے گی۔ اس وجہ سے کہ واضع نے قانون وضع کرتے وقت جیم کے تین عدد اور دال کے ۴ اعداد مقرر کر دیئے تھے یا مثلاً برج ششم سنبلہ ہے اور برج ہفتم میزان ہے۔ اور یہ ترتیب وضع قانون کے وقت رکھی گئی ہے۔ کسی کو حق حاصل نہیں کہ وہ دریافت کرے اور نہ اس پر کوئی دلیل

ہے کہ برج سنبلہ کو ہفتم اور برج میزان کو ششم تسلیم کرے ہفتم میزان کیوں ہے اور برج ششم سنبلہ کیوں ہے اگر کوئی آج اس میں ترمیم کر لے تو جسور اس کا قیاس نہ کریں گے۔ کیوں کہ واضع قوانین نے اول مرتبہ سے ہی یہ ترتیب رکھی تھی۔ خود بالہ مجھے یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں علم السقاط کا موجد ہوں۔ تاہم اس کے قوانین غیر مرتب تھے۔ میں نے اسے قانون کی صورت میں ڈھالا اور ایک علم اور کتاب کی صورت میں دنیا میں پہلی مرتبہ پیش کیا۔ اور میں واضع قانون علم السقاط ہوں۔ لہذا اس قانون کی نہ کوئی مخالفت کر سکتا ہے کہ ثور کے نقاط عنصر ۲ کیوں ہیں اور جوزا کے ۲۳ کیوں جس مقصد کے تحت میں نے قانون ڈھایا ہے اس مقصد کی تکمیل نہ نظر ہے۔ علم السقاط کا فضاء اور فرض یہ ہے کہ ہمارے سوال کا جواب شکل علم جملہ کے الفاظ میں پیدا ہو۔ لہذا اس قانون کے ماتحت آپ جواب حاصل کر سکیں گے۔ اگر ان نقاط میں تغیر و تبدل کریں گے تو سوال کا جواب پیدا نہ ہو گا اور غلطی علم فوت ہو جائے گا۔

اب یہ معلوم کیجئے کہ رواج اور اندازہ گانہ کو حقد میں نے ابجد پر تقسیم کیا ہے۔ لیکن یہ تقسیم کچھ ایسی گونا گوں اور توہمات پر تقسیم ہے کہ کوئی کلیہ اس کا نظر نہیں آتا۔ میں نے کتب متعدد اول میں اس کی تقسیم کو بہت سی مختلف پایا ہے۔ کوئی خاص قانون اس کا معین نہیں اس کے یہ معنی نہیں کہ حقد میں نے تقسیم میں توہمات پیدا کئے ہیں بلکہ کہیں کتابت میں دال کا اوزن کیا اور نیم کا اوزن کیا۔ اور کہیں لکھنے والے نے تحقیق سے کام نہیں لیا۔ اور جو دال میں آیا لکھ دیا جب کسی شے کا کوئی میزان معین ہو تو اس میزان میں صحیح اور غلط کا اندازہ ہوتا ہے لیکن جب کوئی میزان اور کلیہ نہ ہو تو پھر صحت و عدم صحت کا کوئی لحاظ نہیں رہتا۔ مثلاً زانچہ رمل میں پندرہویں شکل ہمیشہ زوج زوج ہوگی۔ اس شکل کا نام میزان الرمل ہے۔ اگر شکل پانزدہم زوج نہ ہو تو زانچہ غلط ہے۔ اسی طرح علم نجوم میں کنڈلی کا بھی ایک خاص معیار معین ہے۔ لیکن رواج ہر طرف کی تقسیم کا کوئی خاص کلیہ اور معیار مقرر نہیں۔ لیکن ایک اصولی تقسیم یہ ہے کہ حرف ابجد ۲۸ اور رواج ہر طرف



اس طرح ایک برج کے حصہ میں دو حرف اور ایک ٹکٹ آتا ہے لیکن حرف کے حصے  
 محال ہیں۔ منازل قمریہ تقسیم ہو سکتے ہیں اس لیے کہ ہر منزل کے درجات بھی ہیں لہذا  
 درجات کا ٹکٹ ہو سکتا ہے لیکن حرف میں کوئی درجہ نہیں ہوتا تو حرف کا ٹکٹ کس طرح  
 ہو سکتا ہے۔ اس لئے بعض اصحاب اس طرح تقسیم کرتے ہیں کہ بعض بروج کو تین تین  
 حرف سالم دے دیتے ہیں اور اس طرح چار حرفوں کی بیشی کو کامل کر لیتے ہیں لیکن بعض  
 بروج میں حرف کا اضافہ یہ خوب اصولی ہے اور کوئی قانون نہیں تو پھر کس طرح بروج  
 دو ازاد گانہ پر ابجد کے انھائیں حرف کی تقسیم کی جائے۔ سات ستاروں پر تقسیم کامل ہے  
 کہ ہر ستارے کے حصہ میں چار چار حرف آگئے۔ لیکن بارہ بروج پر انھائیں حرف کی  
 تقسیم کامل ہے کہ حرف کے حصے بھی نہیں ہو سکتے۔ اور بعض بروج میں اضافہ کی بھی کوئی  
 خاص وجہ نہیں۔ لیکن اس وجہ کی میں ایک اور وجہ کی پیدا ہو جاتی ہے کہ ابجد کے  
 انھائیں حرف زبان عربی کو مکمل کرتے ہیں اردو زبان انھائیں حرفوں سے مکمل نہیں  
 ہوتی۔ اردو زبان ۳۵ حرفوں سے مکمل ہوتی ہے اردو کارسم الخط جو معین کیا گیا ہے۔ اس  
 میں ایسے حرف کا اضافہ ضرور ہے جو عربی اور فارسی سے علیحدہ ہیں اور اس کی خاص وجہ  
 یہ ہے کہ اردو زبان میں عربی 'فارسی' 'ترکی' سنسکرت اور بہت سی زبانوں کے الفاظ  
 مستعمل ہیں یعنی زبان اردو مختلف زبانوں کا مجموعہ ہے۔ لہذا بروج کی تقسیم حرفوں پر اہل  
 ہند نے اپنے طرز پر کی ہے اور یہ تقسیم تقریباً ہر جنسری میں ہوتی ہے اور میرے ماہواری  
 رسالہ روحانی عالم میں بھی ہمیشہ اس کے ماتحت ہوتی ہے لیکن یہ تقسیم اہل تجسیم کی ہے  
 اور اہل نجوم اس تقسیم سے اس قدر کام لیتے ہیں کہ جس شخص کی جنم پتری نہ ہو وہ سراسم  
 کو اس برج اور ستارہ سے منسوب کر کے حال بتاتے ہیں کوئی خاص علم یا فضل ان حرف  
 سے معین نہیں۔ مثلاً جس کا سراسم میم ہو وہ سنگھ راس (اسد برج) سے لیں گے اور  
 صرف اسی قدر کام لیا جاتا ہے۔ یعنی بروج پر جو حرف تقسیم کئے گئے ہیں۔ ان سے اسی  
 قدر کام لیا جاتا ہے۔ لیکن جب میں نے علم النقطہ میں ان حرفوں سے کام لیا تو جواب میں جو

حرف پیدا ہوئے وہ تقریباً بے معنی ہوتے تھے۔ کبھی کبھار ایسا ہو تا تھا کہ جواب صحیح نہ  
 ہو جائے اور بھی چند بزرگوں اور استادوں کی تقسیم کو میں نے آزمایا مگر علم النقطہ میں کوئی  
 تقسیم مکمل کارآمد نہیں ہوئی ہے۔ اور غرض دراز تک اس شش و شب میں چارہا۔ جو بھی  
 تقسیم ہیں وہ خاص ایک علم سے منسوب ہیں جو علم وہ بیان کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو اس سے  
 غرض نہیں کہ یہ تقسیم تمام علوم پر حاوی ہو یا سب جگہ کام آئے۔ آخر بڑی غور و خوض  
 اور مدبہ و تہذیب کے اصلاح کے بعد میں نے ایک تقسیم پیدا کی جس سے جواب کارآمد  
 ہونے لگا۔ اور جس طرح اور جسکے اپنے اپنے متعلقہ علوم سے مخصوص ہیں۔ اسی  
 طرح یہ تقسیم بھی علم النقطہ سے منسوب اور مخصوص ہے۔ میں خود دوسرے مقاموں پر  
 دوسری تقسیم سے کام لیتا ہوں لیکن علم النقطہ میں یہی تقسیم کارآمد ہے اور ہوگی۔ اس  
 لئے کہ اشارش ہے کہ کوئی صاحب یہ خیال نہ کریں کہ یہ تقسیم ایک علیحدہ تقسیم ہے تقسیم  
 واقعی علیحدہ ہے۔ اور مخصوص ہے علم النقطہ کے ساتھ۔ مجھے یہ بھی اقرار یاد دہی نہیں  
 کہ تقسیم سے سو فیصدی جواب کارآمد ہوتا ہے بعض مرتبہ ایسے حرف بھی پیدا ہو جاتے  
 ہیں۔ جن سے کوئی جواب کارآمد نہیں ہو تا لیکن یہ اتفاق ہوتا ہے اور اکثر اس میں عامل کی  
 غلطی بھی ہوتی ہے۔ اگر حساب غور سے کیا جائے تو پھر اکثر جواب صحیح کارآمد ہوتا ہے۔ الا  
 ما شاء اللہ بہر حال وہ مخصوص تقسیم اس نقشہ سے معلوم کرو لیکن یہ تقسیم علم  
 نجوم سے علیحدہ نہیں ہے۔ ہاں بعض جگہ اگر آپ کو فرق معلوم ہو تو اس کی وجہ وہی  
 غرض کاہن اور تفریق ہے یعنی نجوم نے جو تقسیم کی ہے اس کی غرض کسی کا برج اور  
 ستارہ قائم کر کے حالات بتانا ہیں اور یہاں وہ غرض مفقود ہے بلکہ اس کی غرض حرف کے  
 مجموعہ سے ایک یا معنی اور مشروط کلمہ پیدا کرنا ہے۔ مشروط معنی مطابق سوال جواب کا پیدا  
 ہو گا ورنہ سوال از آسمان و جواب از زمین تو نہایت مکمل ہے۔ اور کچھ نقشہ بر صلیح





نمبر	نام ہرج	حروف متعلقہ
۱	مل	ا - ع - ل
۲	ثور	ب - و - (واؤ)
۳	جوزا	ح - ق - ک - ھ
۴	سرطان	ذ
۵	اسد	ث - م
۶	سنبلہ	پ
۷	میزان	ر - ژ - ط - ت
۸	مقرب	ن - ی
۹	قوس	ف
۱۰	جدی	ج - خ - ذ - ث - ظ - ض - غ - گ - ز
۱۱	دلو	د - (دال) - س - ش - ص
۱۲	حوت	چ

اب یہ معلوم کرو کہ ہر حرف کی طوالت، جسامت، عمق کے لئے تعداد نقاط معین ہے اور یہ تعداد کسی علم سے وابستہ نہیں بلکہ فن خوشنویسی سے متعلق ہے۔ خطاط نے ہر حرف کا طول، عرض، عمق، معین کر دیا ہے۔ جسامت کے لئے کوئی قانون نہیں مثلاً ایک شخص باریک سے باریک کوئی حرف لکھے یا جسیم سے جسیم اس کے لئے کوئی خاص قانون نہیں لیکن طول و عرض و عمق کسی جداگانہ آلہ سے معین نہیں کیا جاتا بلکہ اسی قلم سے معین کیا گیا ہے جس سے وہ حرف لکھے جا رہے ہیں۔ مثلاً تین نقطوں کا ایک الف ہوتا ہے مگر نقطہ

اسی قلم کا مانا جائے گا جس سے وہ الف لکھا جا رہا ہے۔ مثلاً ایک کوئی بہت لمبے قلم سے الف لکھتا ہے تو ہولہر کے لب کو تین نقطے اس کا طول نہیں ہو سکتا بلکہ تین نقطے اسی قلم کے ہوں گے۔ لیکن اس میں بھی اہل قلم کا اختلاف ہے چونکہ خط کی قسمیں بہت ہیں۔ اس لئے ہر قسم کے خط کے لئے عرض، طول، عمق جداگانہ معین ہے اور بحث بھی اس قدر پیچیدہ تھی کہ جس نے مجھے مدتوں پریشان کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اہل قلم نے ہر حرف کے نقاط مقرر کئے تھے ان کے پیش نظر حروف کی خوبی اور زینت تھی نہ کہ کسی علم خاص کی تدوین اور تالیف وہاں خط سے حروف کو خوبصورت بنانا ہے اور یہاں خط سے ایک علم کا کام لینا ہے۔ اس لئے ہر تعداد نقاط کی میں تجویز کرتا ہوں۔ یہ خاص ہے اس میں تغیر و تبدل کرنے سے عرض علم میں فرق ہو گا۔ خوش قسمتی سے اب مسلمانوں میں امتزاج کرنے والے زیادہ ہیں اور کام کرنے والے کم ہیں۔

انہی کے ایک مصور نے بہت بلند پایہ تصویر بنائی۔ وہ اپنے آرٹ کو بے مثل و بے نظیر سمجھتا تھا اور اس کے ذہن میں تھا کہ اس تصویر کے مقابل کوئی تصویر نہیں بنا سکتا اس نے اپنی تصویر کو بازار میں آویزاں کر دیا اور اس کے نیچے لکھ دیا کہ آپ کی نظروں میں اس تصویر میں جس جگہ عیب ہو اس پر خط لگا دیں۔ دوسرے دن جب مصور نے اپنی تصویر کو دیکھا تو تمام تصویر میں اس قدر خط لگے ہوئے تھے کہ تصویر کا کوئی حصہ ان خطوں سے خالی نہیں تھا۔ مصور بہت ہی رنجیدہ اور مغموم تھا وہ گھر میں آکر بستر پر لیٹ گیا اور ایسا معلوم ہوا تھا کہ مصور اس فکر اور قلم میں بیمار ہو گیا ہے مصور کا باپ نہایت فطنت اور تجربہ کار تھا۔ اس نے اپنے بیٹے کو بیمار اور طول دیکھ کر کہا کہ میرے بیٹے تم اس قدر غمگین کیوں ہو۔ مصور نے کہا کہ یہ تصویر میری محنت و کاوش کا بے مثل نتیجہ تھی اور میں جانتا تھا کہ دنیا کا کوئی مصور اس سے بہتر تو کیا اس طرح کی تصویر بھی نہیں بنا سکتا اس تصویر میں سر سے پاؤں تک کوئی عیب مجھے نظر نہیں آتا تھا اور واقعی یہ تصویر بے عیب تھی۔ لیکن جب میں نے دنیا کو چیلنج کیا اور شارع عام پر اسے آویزاں کر کے لوگوں کو دعوت دی کہ اس تصویر







پڑا ہے یہی ان کے نمبر ہیں جب آپ کسی سوال کا جواب حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے یہ معلوم کرو کہ اس وقت کس ستارے کی ساعت ہے۔ یہ واضح رہے کہ ہر ستارے کی ساعت ایک ایک گھنٹہ رہتی ہے اسی طرح سات ستارے دن رات کے پانچ گھنٹوں میں گردش کرتے رہتے ہیں اور یہ دور وانا ہے۔ لیکن ہر ملک بلکہ ہر شہر کا طلوع و غروب جداگانہ ہے۔ مشرق کی طرف جس قدر شہر ہوں گے ان میں جس وقت آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ مغربی ممالک میں حد و فاصلہ کے مطابق تفاوت یعنی تاخیر ہوتی جاتی ہے اور اس کا تخمینہ اندازہ ہے کہ ہر دس میل کے بعد پر ایک منٹ کا فرق ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ صورت مشرق و مغرب کی ہے۔ لیکن جو ملک جنوب یا شمال یا مشرق و شمال کے وسط میں ہیں۔ یا شمال و جنوب کے وسط میں ہیں۔ ان میں اور بھی حساب میں وجہ یہ یکساں پڑتی ہیں۔ اصطلاح میں تو چار حدیں مشہور ہیں یعنی مشرق، مغرب، جنوب، شمال (پچھتم پورب نوکن، اتر، مگر حقیقتاً آٹھ سمتیں ہیں۔ ایک سمت دو سمتوں کے درمیان میں اور پیدا ہوتی ہے۔ یعنی مشرق اور شمال کا درمیانی حصہ اسی طرح شمال اور مغرب کا درمیانی حصہ چاروں سمتوں کے چار درمیانی حصے بھی پیدا ہوتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں ہر دس میل کے فاصلہ پر نیا حساب ہے یعنی جدید سمت ہے اور دس میل کے فاصلہ پر ایک منٹ کا فرق ہوتا ہے۔ اس حساب سے ہر میل ایک سمت سے یعنی ہر میل پر چھ سیکنڈ کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اگر اور بھی موٹگانی کر دو تو ہر نصف میل پر تین سیکنڈ کا اور ... میل پر ... سیکنڈ کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اور اگر اس مسافت کے اور بھی ٹکڑے کئے جائیں تو ہو سکتے ہیں اور حقیقت میں ہیں اور گوان باریکیوں کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن بعض اوقات یہی باریکی باتیں انقلاب عظیم پیدا کر دیتی ہیں اور یہ اکثر ہوتا ہے کہ بڑے بڑے حساب دانوں سے ساعت نکالنے میں غلطی پڑ جاتی ہے اور جب ساعت نکالنے میں غلطی ہو گئی تو تمام حساب غلط ہو گیا کیوں کہ ستارے کی ساعت بنیاد اول ہے اور ظاہر ہے کہ جب کسی مکان کی بنیاد غلط اور کج ہو تو اس پر جس قدر عمارت بنی ہوئی ہے وہ سب کج ہے۔ خصوصاً

جب ایسا وقت ہو کہ ایک ستارے کی ساعت ختم ہو رہی ہے اور دوسرے ستارے کی ساعت شروع ہو رہی ہے۔ اس وقت میں اکثر غلطی ہو جاتی ہے مثلاً کسی جگہ کسی وقت ٹھیک صبح سات بجے آفتاب طلوع ہوتا ہے۔

اب سنجے کے ان بجے ۸ بجے تک زحل کی ساعت ہے اور ۸ بجے سے ۹ بجے تک مشتری کی ساعت ہے۔ اب کسی شخص نے آپ سے اگر سوال کیا تو اس وقت ۸ بج کر ۵۵ منٹ تھے۔ اب یہاں اکثر غلطی ہو جاتی ہے کیوں کہ زحل اور مشتری کے دونوں کنارے ملے ہوئے ہیں۔ ممکن ہے کہ عامل نے حساب میں مشتری کی ساعت لے لی حالانکہ ابھی زحل کی ساعت باقی تھی زحل اور مشتری میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ زحل جس ہے مشتری سے اور ممکن ہے کہ عامل نے مشتری کی ساعت لے لی حالانکہ ابھی زحل کا وقت باقی تھا۔ لہذا محض ستارے کے تقیمن میں غلطی ہو جانے سے جو اب غلط ہو گیا اور یہ اتنی شک و شبہ نہیں ہو تا بلکہ اکثر ہو جاتا ہے اور ایسے موقع پر بڑے بڑے کمال اور حساب دان غلطی کر جاتے ہیں۔ میرے پاس کوئی سامان نہیں کہ میں تمام دنیا کے مقامات کا طلوع و غروب لکھ سکوں تاکہ ہر شخص کو استخراج ساعت میں آسانی ہو جائے۔ میں چند مشہور شہروں اور مقاموں کا تقویم اس جگہ بیان کئے دیتا ہوں ذیل کے نقشہ سے یہ تقویم معلوم کرو۔ لیکن پہلے یہ معلوم کرو کہ اس وقت ہندوستان میں گھنٹوں کا قائم شیڈ راز ہے۔ یعنی ریلوے میں اس جاری ہے لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا طلوع ہر مقام کا علیحدہ ہے۔ گو حکومت وقت نے اپنا حساب صحیح کرنے کے لئے ہر اس کا قائم ہر جگہ درست کیا ہے۔ اس سے قائم تو سب جگہ یکساں رہ سکتا ہے۔ مگر طلوع و غروب یکساں نہیں رہ سکتا۔ زمین چونکہ مدور ہے اس لئے مشرق و مغرب جنوب و شمال میں طلوع و غروب یکساں نہیں رہ سکتا۔ اس کے واسطے پہلے تو یہ کلیہ معلوم کرو کہ ریلوے کا قائم ۳۳ منٹ کا اضافہ کرنے سے طلوع و غروب کا وقت مطابق ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بعض جگہ اور بعض وقت اس میں کچھ تفاوت ہو سکتا ہے تاہم یہ مقدار کچھ نہ کچھ صحت کر دیتی ہے اور جو



بارگی و فرد گذاشت اصل حساب میں اب تک ہے وہ اس میں بھی رہ جاتی ہے۔ تاہم حساب درست کرنے کے لئے اس قہار کا اضافہ کافی ہے اب ہر شر کا تفاوت اور حال معلوم کرو۔

نوٹ:- ہر مقام کے ساتھ اس کی سمت لکھ دی گئی ہے۔ اس سمت سے مراد یہ ہے کہ جو شہر اس سے مشرق اور دکن میں ہیں ان شہروں میں سامنے لکھے ہوئے سمت کم کر دیں (یا گھٹائیں) اور جو شہر اس سے مغرب اور شمال میں ہیں۔ ان شہروں میں سامنے لکھے ہوئے سمت یا گھٹائیں اضافہ کر دیں اور جس شر کا نام اس نقشہ میں نہیں ہے وہ قریب کے شر سے فرق معلوم کر لیں۔ دنیا کے تمام شہروں کے نام لکھنا تو بہت دشوار تھا۔ لیکن اس نقشہ سے بھی ہر شر کا آدمی اپنے یہاں کا وقت معلوم کر سکتا ہے۔ کیوں کہ اس نقشہ میں ہندوستان کی چاروں سمتوں کے مشہور شہروں کی درج کر دیئے گئے ہیں۔ یہ وقت اس وقت سے ہے جب مدراں میں دوپہر کے ٹھیک ۱۲ بجتے ہیں۔ گھنٹوں کا ٹائم گرینچ سے مطابق کیا جاتا ہے اور گرینچ مشرق سے درجہ ہے۔ اور قانون یہ ہے کہ ایک درجہ مشرق یا مغرب میں طلوع آفتاب میں ۴ منٹ کی کمی بیشی ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس قسم کے حساب بہت غور اور تامل کے محتاج ہوتے ہیں۔ اگر کسی ایک جگہ کا حساب لگانا ہے تو انسان کو شش کر کے صحیح حساب لگا سکتا ہے۔ لیکن جب بے شمار شہروں کا حساب لگایا جائے تو بعض جگہ نظر دھوکا کھا جاتی ہے۔ علاوہ ازیں کتابت اور طباعت کی غلطیاں بھی لازمی ہیں۔ لہذا جن اصحاب کو اس حساب میں درگاہ وہ خود بھی جانچ لیں۔ اگر یہ تقاضائے بشریت کوئی غلطی ہو تو اصلاح فرمالیں۔

نوٹ:- میں نے اپنی متوفیہ کتاب ارواح الجفر میں یہ وعدہ کیا تھا کہ اس کا دوسرا حصہ منقح شائع کروں گا۔ جس سے ارواح الجفر کی تفصیل اور تشریح ہو سکے گی اور مشکل مقامات حل ہو سکیں گے۔ لیکن میں ایک نئے علم اور قانون کو بیان کر رہا ہوں۔ جو ایک مستقل علم ہے۔ اس لئے یہ کتاب ارواح الجفر کا حصہ دوم نہیں ہو سکتی بلکہ ایک علیحدہ کتاب ہو سکتی ہے۔ لیکن ہادی الکفر میں یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ جب آپ محقق نظری اور ڈرافٹ نگار سے

کام لیں گے تو معلوم ہو جائے گا کہ اس بیان میں ہر ایک نکتہ کے چمکتے ہیں اور اس ضمن میں بہت سے ایسے قوانین اور مسائل آگئے ہیں جس کا تعلق ارواح الجفر کے وسیعہ مسائل سے بھی ہے۔ یہ دونوں کتابیں مل کر ایک ایسا جامع و مانع قانون بن جاتی ہیں۔ جن کی مددگی میں غلطیات کا کوئی مسئلہ لاغفل نہیں رہتا بلکہ اگر کوئی خاص اصطلاح یا قانون کسی استاد کا ہے۔ وہ رازیدہ اور صنعت مرہوم ہے لیکن غلطیات کا عام قانون اور عام اصطلاح اس کتاب سے حل ہو سکتی ہیں اور میں نے اپنی تمام قوت اور طاقت اور معلومات اس کتاب میں لکھ دی ہیں۔ لیکن اگر آپ فوراً کریں گے تو یہ بات چٹھہ ہوتی ہے کی کہ ان قواعد میں اور حقائق کے حل کرنے اور دریافت کرنے میں بہت مدد کریں گے۔ الغیب عند اللہ۔

نام شر	فرق از	نام شر	فرق از	نام شر	فرق از	فرق از
اڑیسہ	مشرق	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۱ منٹ	۲۳
دہلی	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ
لاہور	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ
کراچی	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ
پشاور	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ
فیصل آباد	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ
راولپنڈی	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ
جہلم	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ
گجرات	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ
پنجاب	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ
سرحد	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ
بلوچستان	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ
افغانستان	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ
پاکستان	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ
بھارت	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ
چائینا	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ
ایران	مغرب	۳۳ منٹ	۱ گھنٹہ	مغرب	۳۸ منٹ	۳۱ منٹ











سلطان پور	مغرب	۲۲ منٹ	فضل گدہ	مغرب	۳۰ منٹ	کولہ پور	مغرب	۲۲ منٹ
سکری	مغرب	۲۱ منٹ	فرید کوٹ	مغرب	۲۲ منٹ	کراچی	مغرب	
شکالی	مغرب		فیض آباد	مغرب	۲ منٹ	کیان	مغرب	۳۷ منٹ
شملہ	مغرب		فرید پور	شرق	۳۰ منٹ	کالی	مغرب	۵۵ منٹ
شور کوٹ	مغرب	۳۰ منٹ	قدحار	مغرب		کوٹ	مغرب	
شاہ آباد	مغرب	۲۳ منٹ	قونج	مغرب	۳۰ منٹ	کنگ	شرق	۱۳ منٹ
شیخوپورہ	مغرب	۲۳ منٹ	کالنگوہ	مغرب	۲۲ منٹ	کرتار پور	مغرب	۴۷ منٹ
شجاع آباد	مغرب	۳۵ منٹ	کرناٹ	مغرب	۳۹ منٹ	گھیرہی	مغرب	۷ منٹ
شاہجہانپور	مغرب	۱۰ منٹ	کوبہٹ	مغرب	۲۰ منٹ	کھنڈوا	مغرب	۲۵ منٹ
شیانگ	شرق	۳۸ منٹ		مغرب	۲۲ منٹ	کلک	شرق	
شاہ پور	مغرب	۳۰ منٹ		مغرب	۲۸ منٹ	کریم جج	شرق	۳۴ منٹ
شولاپور	مغرب	۲۷ منٹ	کپوتھ	مغرب	۲۳ منٹ	کالی کٹ	شرق	
شور کوٹ	مغرب	۳۱ منٹ	کمالیہ	مغرب	۲۲ منٹ	کالابھم	شرق	۲۷ منٹ
شیر شاہ	مغربی	۳۰ منٹ	کسولی	مغرب	۲۲ منٹ	کرناٹک	مغرب	۱۳ منٹ
شجاع آباد	مغرب	۳۵ منٹ	کرناٹ	مغرب	۳۹ منٹ	گھیرہی	مغرب	۷ منٹ
شاہجہانپور	مغرب	۱۰ منٹ	کوبہٹ	مغرب	۲۰ منٹ	کھنڈوا	مغرب	۲۵ منٹ
شیانگ	شرق	۳۸ منٹ	کوت پور	مغرب	۲۲ منٹ	کلک	شرق	
شاہ پور	مغرب	۳۰ منٹ	کریم جج	مغرب	۲۸ منٹ	کریم جج	شرق	۳۴ منٹ

شولاپور	مغرب	۲۷ منٹ	کپوتھ	مغرب	۲۳ منٹ	کالی کٹ	شرق	
شور کوٹ	مغرب	۳۱ منٹ	کمالیہ	مغرب	۲۲ منٹ	کالابھم	شرق	۲۷ منٹ
شیر شاہ	مغربی	۳۰ منٹ	کسولی	مغرب	۲۲ منٹ	کرناٹک	مغرب	۱۳ منٹ
شلی پور	مغرب		کالابھم	مغرب	۵۵ منٹ	کشن گڑھ	مغرب	۳۰ منٹ
شلی گڑھ	مغرب	۱۵ منٹ	کشمیر	مغرب	۲۴ منٹ	کیپ گاؤں	مغرب	۳۰ منٹ
	مغرب	۲۹ منٹ	کھیلپور	مغرب	۲۱ منٹ		مغرب	۲۳ منٹ
	مغرب	۱۹ منٹ	کلا	مغرب	۲۳ منٹ	گجرات	مغرب	۳۳ منٹ
شلی پور	مغرب	۲۳ منٹ	کیتھل	مغرب	۲۳ منٹ		مغرب	۲۸ منٹ
	شرق			مغرب	۳۹ منٹ		مغرب	۳۰ منٹ
	مغرب	۳۰ منٹ	کٹ	مغرب	۳۹ منٹ		مغرب	۲۵ منٹ
شالہ	مغرب			مغرب	۳۳ منٹ	گلک	مغرب	۳۲ منٹ
گڑھ	شرق	۲ منٹ	لورہال	مغرب	۵۵ منٹ	بیلکیم	مغرب	
گڑھ ال	مغرب	۱۲ منٹ	لہان	مغرب		کھنڈوا	مغرب	۳ منٹ
گیا	شرق	۹ منٹ	مظفر گڑھ	مغرب	۳۹ منٹ	مدینہ منورہ	مغرب	
گوایار	مغرب	۱۷ منٹ	سیانی	مغرب		مصر	مغرب	
گوجران	مغرب	۲۳ منٹ	سیاتوالی	مغرب	۴۳ منٹ	میرپور	مغرب	
گورکھپور	شرق	۲۸ منٹ	مظفری	مغرب	۳۸ منٹ	مالیر کوٹ	مغرب	۲۹ منٹ
گوبند پور	شرق	۱۷ منٹ	کبیر	مغرب	۳۲ منٹ	کلک	مغرب	۳۸ منٹ



کمر	مغرب	مظفر آباد	مغرب	گجرات	مغرب	۳۰ منٹ
کلاں	مغرب	پنجاب	مغرب	کراچی	مغرب	۳۱ منٹ
کراچی	مغرب	سوات	مغرب	کشمیر	مغرب	۳۲ منٹ
دریائے	مغرب	مراٹھا	مغرب	گلگت	مغرب	۳۳ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۳۴ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۳۵ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۳۶ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۳۷ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۳۸ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۳۹ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۰ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۱ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۲ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۳ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۴ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۵ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۶ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۷ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۸ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۹ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۵۰ منٹ

کمر	مغرب	مظفر آباد	مغرب	گجرات	مغرب	۳۰ منٹ
کلاں	مغرب	پنجاب	مغرب	کراچی	مغرب	۳۱ منٹ
کراچی	مغرب	سوات	مغرب	کشمیر	مغرب	۳۲ منٹ
دریائے	مغرب	مراٹھا	مغرب	گلگت	مغرب	۳۳ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۳۴ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۳۵ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۳۶ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۳۷ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۳۸ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۳۹ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۰ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۱ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۲ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۳ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۴ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۵ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۶ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۷ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۸ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۴۹ منٹ
پاکستان	مغرب	پنجاب	مغرب	پنجاب	مغرب	۵۰ منٹ

آپ کو ہر شہر کا طلوع و غروب اس نقشہ سے معلوم ہو گیا۔ یہاں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہر ستارے کی ساعت چوتھ ایک گھنٹہ ہوتی ہے۔ لہذا آپ چند منٹ کی تاخیر کر لیا کریں۔ تاخیر میں شبہ نہیں رہتا کیوں کہ جب ہمارے پاس ساعت کی یہ حدود ساتھ منٹ ہے۔ اس لئے وہ عین منٹ کی تاخیر سے بھی وقت باقی رہ جاتا ہے۔ چونکہ سلسلہ طلوع سے شروع ہو گا اس وجہ سے میں نے اس کو متصل بیان کیا۔ اب ری سیارگان کی ترتیب یعنی کون ستارہ کی ساعت کس ستارے کی ساعت کے بعد ہوتی ہے۔ یہ نقشہ میں اپنی کتاب ارواح الجفر میں بنا کر پیش کر چکا ہوں (دیکھو ارواح الجفر صفحہ نمبر ۱۷) لیکن ارواح الجفر میں میں نے ایک فرضی وقت محض سمجھانے کی غرض سے معین کر لیا ہے یعنی ۶ بجے طلوع ہوتا ہے۔ باوجود دیگر میں نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ ہر شہر کا طلوع و غروب ہر گاہ ہے مثلاً جب نکلے میں چھ بجتے ہیں تو پشاور میں تقریباً ۵ بجے کا وقت ہوتا ہے اور اب میں ہر شہر کے طلوع متصل بیان دے چکا ہوں اس لئے ایسا فرضی تعداد کی



شرہ دست نہیں رہی بلکہ اب میں ساعتوں کے نام سے نقشہ پر کرتا ہوں یعنی ساعت اول  
ساعت دوم اس سے مراد ہے کہ جس جگہ آپ دیکھ رہے ہیں اس جگہ کا طلوع نقشہ سے  
معلوم کر لو بس طلوع آفتاب کا وقت ساعت اول ہے۔ اس کے ایک گھنٹہ کے بعد یعنی  
دوسرے گھنٹہ میں ساعت دوم ہے۔ ساعت اول سے مراد اول گھنٹہ ہے۔ یعنی ساعت  
اول میں زحل بعد آزاں ساعت دوم میں مشتری ساعت سوم میں مریخ علی حد القیاس  
چوبیسویں ساعت تک یکے بعد دیگرے سلسلہ چلا گیا ہے اور آپ اسے اچھی طرح سمجھ  
لیں گے (نقشہ صفحہ ۷۲ پر)

جہ	جمرات	بدھ	منگل	ہر	اوار	تہ	نام
زہرہ	مشتری	عطارد	مریخ	قر	حس	زحل	نام ستارہ
زہرہ	مشتری	عطارد	مریخ	قر	حس	زحل	ساعت اول
عطارد	مریخ	قر	حس	زحل	زہرہ	مشتری	دوم
قر	حس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مریخ	۳
زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مریخ	قر	حس	چهارم
مشتری	عطارد	مریخ	قر	حس	زحل	زہرہ	پنجم
مریخ	قر	حس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	ششم
حس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مریخ	قر	ہفتم
زہرہ	مشتری	عطارد	مریخ	قر	حس	زحل	ہشتم
عطارد	مریخ	قر	حس	زحل	زہرہ	مشتری	نہم
قر	حس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مریخ	دہم

زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مریخ	قر	حس	یازدہم
مشتری	عطارد	مریخ	قر	حس	زحل	زہرہ	دواہم
مریخ	قر	حس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	تیرہم
حس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مریخ	قر	چہارہم
زہرہ	مشتری	عطارد	مریخ	قر	حس	زحل	پانزدہم
عطارد	مریخ	قر	حس	زحل	زہرہ	مشتری	شانزدہم
قر	حس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مریخ	بندہم
زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مریخ	قر	حس	بشہم
مشتری	عطارد	مریخ	قر	حس	زحل	زہرہ	نوزدہم
مریخ	قر	حس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	بہم
حس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مریخ	قر	بست و یکم
زہرہ	مشتری	عطارد	مریخ	قر	حس	زحل	بست و دوم
عطارد	مریخ	قر	حس	زحل	زہرہ	مشتری	بست و سوم
قر	حس	زحل	زہرہ	مشتری	عطارد	مریخ	بست و چہارم

علم الحساب کے مبادیات اور اصول تمام صفحات سابقہ میں گزر چکے۔ اب آپ اپنے  
سوال کو مسئلہ کر کے لکھو۔ مسئلہ کرنا یعنی کسی جملے کو علیحدہ علیحدہ حروف میں لکھنا جیسے اللہ کو ا  
ل۔ ل۔ ہ۔ یا محمد کو م۔ ح۔ م۔ د لکھنا۔ ایک اور فیصلہ طلب بات بھی یاد رکھو کہ بعض  
جملے یا اسم ایسے ہوتے ہیں جس میں حرف تشدید آتا ہے اور وہ حرف دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے







۲۳	۱۲	حل	۶	ل	۲۲	۵	عقرب	۷	۱
۲۲	۵	عقرب	۷	۱	۲۲	۵	عقرب	۶	۱
۲۵	۷	جدی	۸	ک	۲۵	۵	ثور	۳	۱
۲۲	۵	عقرب	۷	ی	۲۵	۷	جدی	۸	ک
۲۲	۱۲	حل	۵	ع	۲۳	۵	میزان	۳	۱
۲۵	۵	ثور	۳	پ	۲۲	۵	عقرب	۷	ی
۲۳	۱۲	حل	۵	س	۲۳	۱۲	دلو	۳	۱
۲۳	۵	میزان	۳	ر	۲۲	۱۳	حل	۳	۱
۲۵	۵	ثور	۳	پ	۲۳	۱۲	حل	۶	ل
۲۲	۵	عقرب	۷	ی	۲۳	۵	میزان	۳	۱
۲۳	۱۲	حل	۵	ع	۲۳	۶	جوزا	۵	ح
۲۳	۱۲	حل	۳	ا	۲۳	۱۲	اسد	۵	م
۲۳	۱۲	حل	۶	ل	۲۲	۵	عقرب	۶	ن
۲۲	۱۲	حل	۳	ا	۲۳	۱۲	اسد	۵	م
۲۵	۷	جدی	۵	خ	۲۳	۵	میزان	۳	ر
۲۳	۵	میزان	۳	ر	۲۲	۵	عقرب	۷	ی
۲۳	۵	میزان	۶	ت	۲۵	۷	جدی	۷	خ
۲۲	۵	عقرب	۷	ی	۲۶	۶	حوت	۶	ن

۲۳	۵	عقرب	۳	۱	۲۳	۶	جوزا	۳	۱
۲۳	۶	جوزا	۳	۱	۲۳	۱۲	حل	۳	۱
۲۳	۱۲	حل	۵	ن	۲۳	۵	میزان	۳	۱
۲۵	۵	ثور	۳	۱	۲۳	۱۲	حل	۸	ل
۲۳	۱۲	حل	۳	۱	۲۲	۵	عقرب	۶	ن
۲۵	۵	ثور	۳	۱	۲۵	۵	ثور	۳	۱
۲۲	۵	عقرب	۶	ن	۲۳	۶	جوزا	۳	۱
۲۳	۱۲	حل	۵	ن	۲۵	۵	ثور	۳	۱
۲۳	۱۲	حل	۷	ت	۲۳	۵	عقرب	۷	ی
۲۳	۶	جوزا	۳	۱					

میں نے مثال میں سوال کی ساعت مربع کی ہے اور مربع کا مربع حل بھی ہے اور  
عقرب بھی چونکہ حل درجہ اول پر ہے اور ایک لائن بے معنی ہے اس لئے مربع آخر لے  
لیا جو قبیر آٹھ پر ہے۔ اب ہم نے ان تمام نقاط کو جو اس سوال کے متعلق جدول میں تھے۔  
جمع کیا تو میزان آلی (۲۳۳۰) تو ایک لائن میں ۵ نقطہ آئے۔ لہذا آٹھ لائنیں تیار کرو  
اور ہر لائن میں ۵ نقطہ لکھو۔ لیکن نقاط ایسے لیے کاغذ پر لکھو کہ ۳ نقطہ لکھنے کے بعد  
بھی اس پر داہنی طرف ہر لائن میں جگہ باقی رہے۔ جب اصل تعداد پر ہو گئی جیسا کہ اس  
مثال میں ۲۳۳۰ کل تعداد ہے۔ تو اب ہر لائن میں چند نقاط اور زیادہ کرو۔ ان نقاط کی کوئی  
تعداد مقرر نہیں۔ ہر لائن میں مختلف درجہ کرو۔ مثلاً ایک لائن میں دس تو دوسری میں  
پندرہ تیسری میں سترہ۔ علیٰ ہذا القیاس۔ یہ نقطہ شمار نہ کرو بلکہ بے شمار۔ پھر وہاں اس کا



لحاظ رکھو کہ ہزاروں یا سینکڑوں کی تعداد میں نقطہ نہ دو۔ اگر تم زائد نقطہ دے دو گے جب بھی کوئی حرج نہیں کم اور زیادہ کا اثر ایک ہی ہے۔ چونکہ زیادہ نقطہ لگانے میں حساب پھیلتا ہے اور طولانی ہوتا ہے اس لئے کم نقطہ لگاؤ مگر اس کا بہت لحاظ رہے کہ شمار نہ کرو۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ان زائد نقاط کے لگانے میں درمیاں میں سانس نہ لو ایک سانس میں جس قدر جی چاہے نقطہ لگا دو اب مثال میں آٹھ لائنیں ہیں۔ اور تم کو علم نہیں کہ ہر لائن میں کس قدر نقاط ہیں۔

اب یہ معلوم کرو کہ بعض ناموں میں بعض نکڑے زائد کئے جاتے ہیں ان نکڑوں میں بعض اصلی نام برکت کے لئے زیادہ کئے جاتے ہیں۔ مثلاً محمد بعض ناموں میں تحریک کے لئے زیادہ کیا جاتا ہے۔ مفہوم اسم سے اسے کوئی غرض نہیں۔ بعض میں قومیت کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔ لہذا مفہوم اسم سے جو جملہ زائد ہو اسے نام میں شامل نہ کرو۔ مثلاً ایک شخص کا نام ہے محمد حسین بخش۔ یا محمد انوار علی اور اس قسم کے نام۔ ان ناموں میں اور اس قسم کے ناموں میں نقطہ محمد تحریک کے لئے اضافہ کیا گیا ہے۔ ورنہ تمام حسن بخش اور انوار علی مفہوم اسم کی تکمیل کر دیتا ہے۔ اسی طرح نام کے آخر میں (خال) اور نام کے ابتدا میں (سید اور مرزا) یہ سب نام سے متعلق نہیں۔ مگر یہ یاد رکھو کہ یہ جملہ بیش زائد نہیں ہوتے بعض ناموں میں اسم ذات ہوتے ہیں۔ جیسے محمد حسین۔ محمد انوار۔ مرزا محمد حسین خاں اس کا کلیہ یہ ہے کہ نام ہمیشہ دو نکڑوں سے مرکب ہوتا ہے۔ اسم واحد مخصوص ہی صاحب نام کے ساتھ اور دو نکڑوں سے عام ہے۔ اور تین نکڑوں میں ایک نکڑا زائد سمجھا جائے گا۔ خواہ اول ہو یا آخر مثلاً کسی کا نام صرف احمد یا محمد۔ یا مصطفیٰ یا علی۔ مخصوص نام ہیں۔ یہ اسم عام نہیں ہو سکتے۔ ضرورت ہے کہ تعارف اور خصوصیت کے لئے اس میں ایک جملے کا اضافہ کیا جائے۔ مثلاً محمد علی۔ علی بخش۔ اسی طرح ایک شخص کا نام سید علی ہے تو یہاں سید قومیت ظاہر نہیں کرتا بلکہ نام کا جزو ہے اس لئے اگر یہاں سید کو قومیت کے معنی لیتے ہوئے حذف کر دیں تو پھر صرف علی رہ جاتا ہے۔ اور یہ مخصوص

نام ہے اسی طرح کسی شخص کا نام مرزا عباس ہے تو یہاں مرزا قومیت کے معنی نہیں سمجھا جائے گا بلکہ جزو اسم ہو گا۔ کیونکہ مرزا کو قومیت تسلیم کرتے ہوئے اگر حذف کر دیا جائے تو صرف عباس ہی رہ جاتا ہے جو مخصوص نام ہے۔ لیکن جب مرزا عباس حسین کسی کا نام ہے تو مرزا زائد ہے اور قومیت کے لئے ہے چونکہ نام میں اکثر لفظی ہو جاتی ہے اور اس لفظی کا اثر اصل سوال پر پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے وضاحت کر دی۔ سائل کو لازم ہے کہ مسئلہ کے نام کو صحیح کر کے حساب میں شامل کرے۔ نام کی لفظی جواب کو بعض اوقات غلط کر دیتی ہے۔ اسی طرح بعض اصحاب کے نام تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یعنی بچپن میں پیدائش کے وقت نام کچھ اور تھا۔ جب وہ جوان ہوئے تو اور نام تبدیل کر لیا۔ یہ واضح رہے کہ جو نام بعد میں تبدیل کیا جائے وہ عملیات اور حساب میں کام نہیں دیتا۔ حساب اور عملیات میں وہی کام دیتا ہے جو والدین نے وقت پیدائش رکھا ہو۔ اگر بعد والے نام سے حساب کیا جائے تو غلط ہو گا۔ اسی طرح عملیات میں اثر نہیں ہوتا یا حساب میں لفظی ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ صحیح نام کا نہ ملنا بھی ہوتا ہے۔

اب آپ کے پاس آٹھ لائنیں ہیں جن میں بے گنتی نقاط ہیں لیکن ان بے شمار میں وہ تعداد جو حیدر ہے شامل ہے۔ لیکن ایک بات اور بھی رہ گئی نقاط ایسے ہیں جو نہیں پرے تقسیم نہیں ہوتے تو آخری لائن میں وہ کی رکھ دو۔ اور اس پر بے تعداد نقاط کا اضافہ کرو اس طرح ایک کے علاوہ باقی لائنیں تو مساوی الاعداد ہوں گی اور آخری لائن میں کی ہو گی۔ اب اس پر بے شمار نقاط کا اضافہ کر لیا۔ تو کو سب نقاط بے شمار ہو گئے۔ مگر ان نقاط کے طعن میں وہ تعداد پانچ شیدہ ہے جو سوال سے ہم نے پیدا کی تھی۔ مثلاً مثال میں تعداد ۲۳۳۰ تھی اور لائنیں آٹھ تھیں ہر حصہ ۳۰۵ کا ہو گیا تھا۔ لیکن میزان ۲۳۳۱ یا ۲۳۳۹ ہوتی تو اس حالت میں میزان کامل نہ ہونے کی وجہ سے تقسیم سے کچھ بچتا تو اس حالت میں سات سطریں تو کامل ہو گئیں اور آخر سطر میں کمی بیشی کر دی جاتی۔ کمی بیشی کا تمام اثر صرف آخری سطر پر پڑنا چاہئے۔ بتایا اسطر کا کامل الاعداد ہو نا ضروری ہیں امید



ہے کہ آپ اس تمام تصریح سے مکمل قواعد پر عبور حاصل کر سکیں گے۔

اب آپ کے پاس نقاط کی آٹھ لائنیں تیار ہیں۔ یہ بات یہاں یاد رکھو اور دھوکا نہ کھاؤ کہ مثال میں آٹھ لائنیں ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ہر لائن میں آٹھ لائنیں ہوں گی۔ چونکہ مثال میں مربع کی ساعت تھی اور اس کا نمبر آٹھ ہے اس لئے آٹھ لائنیں ہیں۔ آپ جس ستارے کی ساعت میں سوال حل کر رہے ہیں اور اس ستارے کا نمبر ہے اسی تعداد میں لائنیں ہوں گی۔ اب مثال میں آٹھ لائنیں آپ نے تیار کر لیں۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ پانچ ستاروں کے دو دو برج ہیں یعنی ذہرہ "مشتري" عطارد "مرخ" زحل کے ان ہی پانچ ستاروں کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں۔ باقی دو ستارے شمس و قمر ایک برج کے مالک ہیں تو ہر ستارہ کا برج اول لیا جائے گا۔ صرف مرخ ایک ستارہ ہے کہ جس کا برج اول نہ لیا جائے گا کم برج دوم (برج دوم نمبر آٹھ پر ہے) لیا جائے گا۔ جو آٹھ لائنیں مثال میں تیار ہوئیں۔ پہلی سطر کو ستارے کے نمبر سے طرح دو (مرخ) ذہرہ "عطارد" قمر "شمس" زحل "مشتري" مثلاً آپ ساعت عطارد میں سوال نکال رہے ہیں تو تین تین کی طرح دو کیونکہ عطارد کا نمبر تین ہے اگر ساعت قمر ہوگی تو چار چار کی طرح دیں گے۔ پہلی لائن کو تین سے طرح دی ہے۔ تو دو سری لائن کو دو کی طرح دو۔ اب تیسری لائن کو ایک سے طرح دینا ہوگی۔ کیوں کہ میں نے بیان کیا ہے کہ ہر لائن میں ایک کم کرتے جاؤ اب دو کے بعد ایک کا نمبر ہے اور ایک کا عدد ناقابل تقسیم ہے تو اس نمبر کے بعد کا عدد دو۔ یعنی عطارد نمبر تین پر ہے تو پہلی سطر کو تین کی طرح دی دو سری سطر کو دو کی طرح دی تیسری سطر کو چار کی طرح دو۔ کیونکہ عطارد کا نمبر تین ہے اور تین کے بعد کا نمبر چار ہے۔ اگر ہم ساعت قمر میں سوال حل کر رہے ہیں۔ تو پہلی سطر کو چار کی طرح دو سری کو تین کی طرح تیسری کو دو کی طرح اور چوتھی کو پانچ کی طرح پچھٹی کو چھ کی طرح۔ علیٰ ہذا القیاس۔ طرح دینا لیا ہے یعنی اسے نقطے کاٹتے جاؤ۔ جب آخر میں اس تعداد سے کم نقطے رہ جائیں تو بقایا نقاط سے حرف بناؤ مثلاً آپ پانچ کی طرح دے رہے ہیں اور آخر میں چار نقطے رہ گئے تو حرف وال

پیدا ہوا کیوں کہ وال کے چار عدد ہیں۔ اس طرح آٹھ لائنوں سے آٹھ حرف نکال کر تمہارے پاس ہو گئے۔ اگر سات طرحیں تھیں تو سات حرف ہوئے۔ بس یہی حرف روح جواب ہیں۔ اور ان ہی حروف سے جواب پیدا ہو گا۔ چونکہ تعداد روح بارہ ہے۔ لہذا ہر سوال کی لائنیں اس تعداد میں ہوں گی زیادہ نہیں کر سکتیں۔ یہ حروف مستعمل ہیں۔ وہ سرانام اس کا روح ہے۔ ان حروف کو جوڑ دو۔ ان سے جواب اختیار ہو گا۔ جو اب حاصل کرنے میں دو امور کا لحاظ کرو۔ اول ان حروف کو مقدم موخر کر سکتے ہو کوئی جب ان حروف میں نہ رکھو۔ اگر چہ لائن کے حساب سے یہ حروف ترتیب ہوں گے۔ لیکن تم ترتیب نہ رکھو۔ بلکہ عبارت باجماع بتانے کی کوشش کرو۔ دوم اس کا بھی تم کو ہماز حاصل ہے کہ حروف قطبہ کو ہماز تبدیل کر سکتے ہیں۔ مثلاً قے سے بے۔ ٹے اور جیم سے ع۔ قاء وغیرہ حروف قطبہ ان تمام حروف کو کہتے ہیں جو ہم صورت ہوں جیسے س۔ ش۔ ط۔ ظ۔ ج۔ ح۔ خ۔ اور یہ دونوں امور مذکورہ بالا اساتذہ بخیر نے جواب حاصل کرنے کے لئے جائز تسلیم کئے ہیں اور جب ان ہر دو قوانین پر آپ غور کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ جواب حاصل ہو جائے گا۔ اس کے بعد ایک اور اختیار بھی آپ کو حاصل ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ کے پاس ایسے الفاظ پیدا شدہ ہیں کہ جو اب ایک حرف کی کمی سے نامکمل رہ جاتا ہے۔ جی ایک حرف کی کمی جواب کو ناقص بنائے ہوئے ہے تو ایک حرف ہم زیادہ کر لیں گے اور یہ ایسے قوانین ہیں جن کی بعض وقت ضرورت پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح اگر وہ اب مکمل ہونے کے بعد ایک حرف باقی رہ جاتا ہے تو ہم ایک حرف حذف کر دیں گے۔ اور یہ بات نہ قبح ہے نہ خلاف قانون۔ آپ انصاف کریں کہ ہم کو اپنا جواب مکمل کرنے کے لئے مثلاً اس حرفوں کی ضرورت ہے اور تو حرف اس سے قاعدے سے پیدا ہو گئے۔ تو ایک حرف کے واسطے تمام قاعدے کو لکھ لکھ دینا کماں تک جائز ہے۔ اسی طرح اگر ہم کو جواب کامل کرنے کے لئے دس حرفوں کی ضرورت تھی۔ لیکن ایک حرف زیادہ ہو گیا یعنی گیارہ پیدا ہو گئے تو تمام قاعدے کو لکھ کر دینا انصاف کا قانون کر رہا ہے۔ اور یہ



ہات بھی واضح رہے کہ بجائے دس حروف کے نو حروف پیدا ہو نایا بجائے دس حروف کے  
گیارہ حروف پیدا ہو نا خود ہمارے حساب اور قاعدے کی غلطی ہے۔ اگر ہم غور کریں گے  
اور دماغ سوزی سے کام لیں گے تو یہ کمی بیشی نکل جائے گی۔ اس لئے اساتذہ نے پریشانی  
اور طوالت سے بچنے کے لئے یہ قانون بنا دیا ہے کہ اگر حروف قشابہ کو تبدیل کرنے سے  
ایک حرف کمی سے یا ایک حرف کی کمی بیشی سے ہمارا سوال مکمل ہو سکتا ہے۔ تو ہم اس کو  
اپنی غلطی تصور کرتے ہوئے ایک حرف بدل لیں گے یا کم کر دیں گے یا زیادہ کر لیں گے۔  
نقاط کی لائنوں سے بعد طرح بتایا نقاط سے آپ نے حرف پیدا کر لئے مگر جواب گویا نہیں۔  
یہاں یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے اور اعتراض کے علاوہ مشکل بھی پیدا ہوتی ہے کہ عایت  
بروج ۱۲ ہے۔ لہذا طرح ۱۲ تک محدود ہے۔ اس طرح جو حرف پیدا ہوں گے وہ بارہ تک  
محدود ہوں گے۔ سیکڑوں اور ہزاروں اس میں بچ ہی نہیں سکتے۔ لہذا اس قاعدے سے  
صرف دس حروف ہی پیدا ہو سکتے ہیں یعنی ا۔ ب۔ ج۔ د۔ ہ۔ و۔ ز۔ ح۔ ط۔ ی اس  
کے بعد والے حروف پیدا نہیں ہو سکتے۔ اب اگر جواب میں ان حروف کے علاوہ کسی  
حرف یا حروف کی ضرورت ہے تو وہ کہاں سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس کے متعلق گذارش  
ہے کہ من جملہ چند قواعد کے میں نے ایک قاعدہ بیان کیا ہے اور یہ اس وجہ سے بیان کیا  
ہے کہ بعض اوقات جواب میں ان جملوں میں ہوتا ہے جواب کا اشارہ پیدا کر دیتا ہے۔  
اس میں جواب تفصیلی نہیں ہوتا مثلاً سوال یہ ہے کہ "کیا میں اس سفر میں کامیاب ہوں  
گا۔" اس کا تفصیلی جواب یہ ہے کہ ہاں اس سفر میں کامیابی ہوگی اور اشارہ جواب یہ ہے  
کہ ہاں جواب دونوں ہیں اور سائل کی غرض و غایت دونوں جوابوں سے حل ہو سکتی  
ہے۔ فرق اس قدر ہے کہ ایک مفصل ہے اور دوسرا مبہم اور قاعدہ مذکورہ بالا صرف مبہم  
اور مختصر اشارہ جواب دیتا ہے۔ لیکن قاعدہ آسان اور مختصر ہے۔ اس لئے بیان کر دیا۔  
لیکن آپ نے اس طریقے سے حروف پیدا کئے مگر جواب گویا نہیں ہوتا اور یہ کہ آپ نے  
ان تمام قاعدوں کو بھی استعمال کر لیا جن کا اطلاق جائز تھا۔ مثلاً کسی حرف کی کمی یا بیشی

حرف قشابہ کا تبادلہ۔ حروف کو مقدم ہو کر کرنا۔ اگرچہ اس کی امید بہت کم ہے۔ چونکہ  
عز وجل اکثر جواب گویا ہی ہوتا ہے اور یہ ہی مستند ہے چونکہ قسم سے نزدیک کرنے کے  
لئے میں نے مفصل بیان کیا ہے لیکن آپ اس تمام کو مفصل چمکتے جائیں اور تجزیہ  
کرتے جائیں۔ اس میں وہ قوانین ہیں ان کو سمجھ کر درج کرتے جائیں اگر آپ نے سمجھ  
کر کار آمد قوانین ضبط کر لئے ہیں تو یہ چند سطریں ہو جائیں گی اور اس کی امداد سے آپ  
سوال لکھ کر جواب حاصل کر سکیں گے۔ مگر اور بھی قریب از قلم کرنے کے لئے میں مثال  
بیان کر آیا ہوں۔ دیکھو صفحہ ۲۹-۳۰۔ لیکن میں نے جو مثال پیش کی ہے وہ سوال لمبا ہے۔  
وہاں کے صفحات میں اس قدر طوالتی لائن نہیں بن سکتی کہ جس میں ۵-۳ نقطہ آسکیں  
اور پھر آپ مقررہ متحدہ نقطہ پر اور نقطہ بھی بیٹھا سکیں۔ (دیکھو صفحہ ۳۱) اس لئے میں  
فرضی اور ذاتی امداد کی بجائے ۲۳۳۰ کے صرف ۵-۳ رکھتا ہوں۔ لیکن ساعت وہی  
مرتب کی رکھتا ہوں۔ ۵-۳ کی ۸ پر تقسیم کیا تو فی حصہ ۲۵ آئے اور آخر میں ۵ بچے۔ تو  
سات سطروں میں تو کمال ۲۵ نقطے آئے اور آٹھویں سطر میں صرف پانچ اور پھر ہر سطر میں  
ایک سانس میں چند اور نقطہ کا اضافہ کر دیا دیکھو۔



دیکھو سات سطروں کی فی سطر پچیس پچیس نقطے ہیں اور آخری یعنی آٹھویں سطر میں صرف پانچ ہیں۔ کیوں کہ تقسیم سے پانچ ہی بچے تھے۔ اسی طرح اگر تقسیم سے ۷-۸۔ ۱۲-۲۰-۲۳ بچے تو ہم آخری سطر میں اسی قدر کہتے جس قدر تقسیم سے بچتے۔ اب اس لائن پر آپ اور نقطے اضافہ کر دیں (یعنی ایک سانس میں بے شمار اور مختلف یعنی کسی سطر میں ۷- کسی سطر میں ۱۰- کسی میں بارہ علی ہذا القیاس) اب ان نقاط کو ستارے کے نمبر سے کاٹتے جاؤ اور آخر میں جو نقاط بچیں ان سے حرف بناتے جاؤ (دیکھو صفحہ ۷۱) اب تمہارے پاس آٹھ کی مثال ہے۔ تم جس برج کے ماتحت سوال حل کرو گے اتنی ہی لائنیں ہوں گی (اب ان حروف سے عبارت بناؤ۔ تو تمہارے سوال کا جواب پیدا ہو گا۔ ان اختیارات کا استعمال کرو) اگر ضرورت ہو جو تم کو حاصل ہیں۔ یعنی تھکیں کرنا (حرف مکرر کو کاٹ دینا) ایک حرف کی کمی بیشی کرنا۔ قشابہ حرف کو قشابہ حرف سے بدل دینا جو اب مختصر اور صاف برآمد ہو گا۔ میں نے سطر بالا میں لکھا ہے کہ ستارے کے نمبر سے کاٹتے جاؤ۔ یہ جملہ پیچیدہ ہے۔ شاید کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ ستارے کا جو نمبر ہے اس نمبر کا اعداد کے مطابق نقاط کاٹتے جاؤ۔ آخر میں جس قدر حرف بچیں ان سے حرف بنا لو مثلاً تین باقی رہے تو اس کے واسطے یہ حرف ہیں ا-د-ھ-و-ر چار باقی رہے تو ب-ذ- علی ہذا القیاس (دیکھو صفحہ ۷۱) لیکن یہاں چند در چند پیچیدہ یکیاں پیدا ہو گئیں۔ گو اس وقت آپ کا ذہن اس پیچیدگی سے خالی ہو۔ لیکن جب آپ سوال حل کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچے گے تو آپ کا ذہن ان پیچیدہ گیوں کی طرف یقیناً منتقل ہو گا۔ اور وہ پیچیدہ یکیاں نمبر وار حسب ذیل ہیں۔

(نمبر اول) آپ صفحہ ۷۱ پر نظر ڈالتے ہیں تو اس میں ایک یا دو کا ہندسہ مقصود ہے ممکن ہے کہ ستارے کے نمبر سے کاٹنے کے بعد آخر میں ایک نقطہ رہ جائے یا دو رہ جائیں تو ان کا کوئی حرف جدول میں نہیں۔ یعنی یہ ایک اور دو کا ہندسی نہیں۔ اس کے لئے معلوم کرو کہ جب کسی لائن میں قطع کرنے کے بعد ایک رہ جائے۔ بقایا تین تصور کرو اور دو باقی رہ جائیں تو

چار تصور کرو۔ بس ان دو عددوں میں کے علاوہ اور جہاں تک باقی ہیں ان کے ہلکے سے حروف بناؤ۔ ستاروں کے نمبر کی تفصیل مریخ۔ زہرہ۔ عطارد۔ قمر۔ شمس۔ زحل۔ مشتری اگر سوال کے وقت مریخ اور عطارد کی ساعت ہے تو ہم تین کے حساب سے کاٹتے جائیں گے۔ اگر زہرہ یا قمر کی ساعت ہے تو چار چار کے حساب سے کاٹتے جائیں گے۔ علی ہذا القیاس۔ ایسا کیوں کیا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ستارے سات ہیں لہذا آمد و بجا ہم کو ایک سے سات تک ہندسہ لگانے پڑے اب نمبر ایک کا جو ستارہ ہو تا تو ایک ایک نقطہ کا کاٹنا ہے معنی تھا کیوں کہ ایک ایک کاٹنے میں سے نقطے کاٹنا ہوتا ہے۔ کوئی نقطہ باقی نہ رہتا اور آٹھوں لائیوں میں سے ایک نقطہ باقی نہیں رہتا ایک سے قطع کرنا حصول تھا اسی طرح دو کی حالت ہے کہ اس میں یا ایک باقی رہے گا یا سب کچھ لہذا ضرورتاً ایک اور دو کا ہندسہ اور اڑا دیا اور اقل ترین (واحد جمع کا) تین اور چار (نمبر دوم) ایک ایک عدد کے کئی کئی حرف مقرر ہیں۔ مثلاً تین باقی رہے تو اس کے لئے پانچ حرف یہ دل میں ہیں یعنی ا-د-ھ-و-ر تو جب نقطے باقی رہے تو کون سا حرف ہم لیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ حروف کو قدر بچا ہی لیں اور لیں۔ مثلاً اگر پہلی سطر میں تین ہی بچے تو پھر دال علی ہذا القیاس۔ یہاں ایک بات اور بھی یاد رکھو کہ ایک عدد کے تحت میں جس قدر حروف ہیں۔ ان کے معنی حروف خطابہ کے ہو سکتے ہیں۔ یعنی اگر سطر میں تین باقی ہیں تو ہم ان پانچوں حروف میں سے کوئی سا حرف اپنے جواب کی تکمیل کے لئے لے سکتے ہیں۔ آپ کہیں گے کہ اس قدر سب اختیارات کے بعد اور اتنی دماغ سازی کے پاداش میں اگر اشارہ کوئی جملہ لیا جائے پیدا ہو گیا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ یہ سچ ہے۔ مگر اس پر بھی غور کرو کہ مسئلہ سے بھی تو جواب ہی برآمد ہوتا ہے لیکن مدت المعرکہ کاوش اور کوشش سے اس قدر بھی حاصل نہیں ہوتا اور سب اختیارات ہو میں نے عجیب کر دیئے ہیں میرے مسئلہ نہیں ہیں۔ بلکہ طالبانِ علم نے مسئلہ میں ان تمام اختیارات کا استعمال کیا ہے اور اجازت دی ہے کہ ہم ان اختیارات سے کام لے سکتے ہیں۔ ہر حال یہاں تک جو میں نے بیان کیا وہ ایک تذکرہ تھا جس سے قواعدی علم پر عبور کرانا تھا۔ ابھی میں چند قواعد بیان کروں گا۔ جن سے انتظامیہ فعلی جواب حاصل ہو رہا ہے



محنت مثاق کے پیدا ہو گا۔ صرف اس قدر خیال رہے کہ اگر کسی جگہ ان اختیارات سے کام لینے کی ضرورت پڑ جائے تو آپ ان اختیارات کے استعمال میں تردد نہ کریں۔



## قاعدہ دوم

ایک کے انھیں حرف چار عناصر پر تقسیم ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

حروف متعلقہ	مغض
ا - ہ - ط - م - ف - ش -	آتش
ب - و - ی - ن - ص - ت - ض	بادی
ج - ز - ک - س - ق - ث - ظ	آبی
د - ح - ل - ع - ر - خ - غ	خاکی

آپ کو ہر عنصر کے نقاط معینہ تو معلوم ہی ہیں۔ (دیکھو صفحہ ۱۲) اب آپ اپنا سوال لکھیں۔ اپنا نام لکھیں۔ دن، تاریخ، مہینہ اور سن لکھیں اور جس ستارے کی ساعت اس وقت ہو وہ ساعت تحریر کریں۔ (دیکھو صفحہ ۲۸) اب تمام حروف کو وسط کرو اور وسط کر کے تمام حروف کو چار عناصر پر علیحدہ علیحدہ لکھو۔ یعنی آتش الگ، بادی علیحدہ، آبی جدا، خاکی جدا کرو۔ اب دیکھو کہ آتش کے حروف کس قدر ہیں بس جس قدر تعداد میں حروف ہوں ان کو اسی تعداد میں ضرب دو جو اس عنصر کے واسطے مقرر ہیں۔ (دیکھو صفحہ ۱۲) تمہارے سوال میں دس حرف آتش ہیں اور عنصر آتش کے نقاط ۲۳ ہیں ۲۳ کو دس میں ضرب دیں ۲۳ × ۱۰ = ۲۳۰۔ بس ۲۳۰ نقطے لکھ لو اسی طرح ہر عنصر کے اعداد حروف کو نقاط عنصر میں ضرب دیے کروہ تعداد لکھ لو۔ اب تمہارے پاس چار قسم کے اعداد ہیں ایک آتش کے دوسرے بادی کے تیسرے آبی کے۔ چوتھے خاکی کے۔ اب یہاں چار قسم کے

جواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔ قسم اول ان اعداد کے حروف جتنے ہوں ۲۳ ہیں اس کے حرف ہتے (م۔ ر) اسی طرح چاروں لائنوں کے حروف لکھ کر ان حروف کو مرکب کرو بحکم خدا لے تو ان جواب کو یاد ہو گا۔ یہ یاد رکھو کہ حروف مرکب کرنے میں تمام یا بعض ان اختیارات کا استعمال کر سکتے ہو جو دیے گئے ہیں اور اس طریق پر اکثر و بیشتر جواب حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ قاعدہ نہایت مستند و مستحکم ہے اور ایک ایسا سطح ہے جو نہایت پاک و صاف ہے اور جواب بھی مفصل برآمد ہوتا ہے ہاں بعض دفعہ جملہ ہی برآمد ہوتا ہے۔ بہر حال متصل یا جملہ جواب ضرور برآمد ہو گا۔ لیکن بعض دفعہ باوجود سنی و کوشش اور استعمال اختیارات کے بعد بھی جواب برآمد نہیں ہوتا۔ جواب نہ برآمد نہ ہونے کی دو وجوہات ہوتی ہیں۔ اول تو کارکنان قضا و قدر کو منظور نہیں۔ جواب نہ پیدا ہونے میں کوئی حکمت خداوندی ہے دوم کسی جگہ حساب میں غلطی ہوئی ہے۔ خیر؟ وجہ کوئی ہو مگر جواب حاصل نہیں ہو تا تو قاعدہ دوم سے حساب کرو جواب برآمد ہو گا۔ قاعدہ دوم کا بیان یہ ہے کہ تمام حروف (چاروں عناصر کے) کو مطلق کر لو اور مطلق کا آخر حرف لکھتے جاؤ اور ان حروف کو مرکب کرو اور اگر ضرورت پڑے تو بعض مقام اختیارات کو استعمال کرو انشاء اللہ تعالیٰ جواب پیدا ہو گا۔ مطلق یعنی ہر حرف کو اس طرح لکھنا جس طرح بولا جاتا ہے۔ مثلاً کاف۔ جیم۔ وال۔ ہا۔ خا۔ اور آخری حرف کون ہو۔ کاف میں ف جیم میں (م) وال میں (ل) یا میں (ا) حام میں (ا) اسی طرح تمام حروف کو مطلق کر کے اور مطلق کا آخر حرف لے کر عبارت بنانا اور اگر ضرورت پڑے تو کسی ایک اختیار یا تمام اختیارات کو استعمال کرو بحکم ایزدی جواب برآمد ہو گا اگر باوجود سنی و کوشش کے اس قاعدے سے جواب برآمد نہیں ہو تا تو اس طرح کرو کہ حروف سے حرفی کا درمیان کا حرف اور حروف دو حرفی کا آخر لکھ کر مرکب کرو واضح ہو کہ ابجد میں دو قسم کے حروف ہیں ایک وہ مطلق علی ہوتے ہیں۔ دو حروف بنتے ہیں۔ جیسے با۔ تا۔ ظ۔ حا۔ خا وغیرہ اور دوسری قسم وہ ہے کہ مطلق علی ہونے میں تین حرف پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے الف کاف جیم۔ بس حروف سے حرفی کا درمیان



کاحرف لو۔ یعنی الف کلام کاف کالف جیم کی بی اور طوقی کا آخری حرف جواب گویا ہو گا۔



### قاعدہ سوم

ہر دو قواعد مذکورہ بالا سے باوجود سنی مبلغ اور سنی حکیم کے جواب برآمد نہیں ہو سکتے تمام حروف کو بسط عددی عربی کر دیا اور ان حرف سے جواب حاصل کرو۔ جواب گویا ہو گا (دیکھو ارواح الجفر صفحہ ۵۳) لیکن یاد رکھو کہ عددی عربی کا حرف لو۔ مثلاً الف کا عددی عربی احد ہے۔ بس الف کی جگہ دال لینا امید ہے کہ ان قواعد کے ماتحت آپ اپنے سوال کا جواب مکمل پائیں گے۔ آپ کہیں گے کہ شفق نے چند در چند قواعد بیان کر دیئے ہیں۔ اور اقتیارات کو بھی انتہا پر پہنچا دیا۔ اگر اس طرح سے سوال کا جواب نکل بھی آیا تو جرم اہل دانش میں کوئی دقیع نہیں۔ کسی نہ کسی قاعدہ سے ایسے الفاظ جمع ہو جانا مشکل نہیں جن سے کوئی بامعنی جملہ پیدا ہو جائے اس کے متعلق گزارش ہے کہ بحیثیت ایک مبالغہ کے مجھے تمام قواعد بیان کرنا ہیں اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ تمام قواعد کو ایک سوال پر خرچ کریں قواعد سب صحیح ہیں اور جس قاعدے سے آپ مشتق بہم پہنچائیں گے اس سے جواب برآمد ہو گا۔ آپ کتب طب میں دیکھیں تو ایک مرض کے واسطے دس دس 'دس' ہیں 'دس' دس نسخے پائیں گے۔ کشتہ کرنے کی بے شمار ترکیبیں ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ہر طب میں کسی ایک مرض کے دس نسخے لکھے ہیں تو بیک وقت آپ سب نسخہ جات کا استعمال شروع کر دیں۔ یا کسی دھات کا کشتہ کرنے کے لئے آپ وہ تمام تر ایک خرچ کر دیں جو کشتہ کرنے میں بلکہ وہ نسخے اس لئے لکھ دیئے جاتے ہیں کہ یہ تمام نسخہ جات فلاں مرض میں صحت مند ہیں۔ طبیب کی رائے اور تشخیص پر منحصر ہے کہ وہ حسب موقع و حسب محل استعمال کسی ایک نسخہ کا استعمال کرے اسی طرح میں نے وہ تمام قواعد لکھ دیئے اور لکھوں گا جن سے جواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اب یہ مجیب کی عقل و دانش پر موقوف ہے کہ وہ

محل استعمال کو جانچ سکے اور یہ قوت فیصلہ اسی شخص میں ہو سکتی ہے جو علم جفر اور حساب سیارگان سے واقف ہو۔ جو شخص قواعد علم جفر اور حساب سیارگان سے بہرہ نہیں رکھتا اس کو واقعی اس قواعد میں ٹھوکریں کھانا چاہیں گی اور وہ کئی قواعد کے استعمال کے بعد جواب حاصل کر سکیں گے اور جو شخص قواعد علم جفر اور علم سیارگان پر عبور رکھتا ہے وہ ان چند قواعد میں سے صرف وہی قاعدہ انتخاب کر لے گا جو اس سوال اور اس ساعت سے مناسب ہے اور جب آپ مشتق کر لیں گے تو اس مجموعہ قوانین سے ایک خاص قانون پر آپ حاوی ہو جائیں گے اور اسی قاعدے سے جب چاہیں گے جواب نکال لیا کریں گے یہ آپ کی مشق ہے مظهر ہے۔

اس موقع پر میں ایک خاص مگر بلف بحث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ رمل نجوم "اسرار السقا" اسرار الحروف یا کوئی علم ہو جس سوال کا جواب ان علوم میں سے کسی علم سے نکالا جائے اس جواب کی حقیقت اور نوعیت کیا ہے کیا یہ جواب نوشتہ تقدیر اور علم اور غیب ہے جس کی صداقت اور حقیقت میں کوئی شبہ اور شک نہیں ہے۔ یعنی ایسا ہی ہو گا جیسا کہ جواب برآمد ہوا ہے یا اس میں بھی شک و شبہ کی گنجائش ہے اور ممکن ہے کہ اس کے خلاف بھی ہو جائے۔ میں اس بارے میں اپنا مذہب مبارک اور اپنی تحقیق اور اپنا قلم و آدیش کرنا ہوں۔ جن اصحاب کو میری تحقیق میرے مذہب مسلک سے اتفاق ہو وہ میری طرف راہی کریں۔ جن کو مجھ سے اختلاف ہو وہ اپنی تحقیق پر عمل کریں لکم دیسکم و لی دیس میری تحقیق اس بارے میں یہ ہے کہ عالم الغیب حقیقی وعدہ کا شریک اور اس کے عطا کردہ علم سے اس کا رسول امی افندہ الہی و الہی ہے۔ یہ تمام علوم قیاسی و ظنی ہیں۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو جیسا جواب برآمد ہوا ہے اور ممکن ہے کہ اس کے خلاف تصور پذیر ہو۔ یہ علوم حدود و لیمات سے نکل کر بوجہ تحقیق تک نہیں پہنچتے۔ میں اس قسم کے سوال و جواب کو ایک مشورہ سمجھتا ہوں جس طرح ہم اکثر امور میں دو سروں سے مشورہ کرتے ہیں مشورہ صحیح بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی۔ میں کسی



نبوی کو ربانی کو 'جبار' کو نفوذ باللہ عالم الغیب نہیں جانتا جس طرح نبی کی رفتار اور جست سے حکیم 'دل' جگر 'اسماء' دماغ اور اندرونی حالت معلوم کر سکتا ہے حالانکہ اس کے سامنے نہ دل ہے نہ جگر نہ اسماء ہیں نہ دماغ۔ محض ایک علمی تحقیق ہے اسی طرح یہ بھی ایک علم ہیں جن سے سیاروں کی چال سے کچھ حالات معلوم کئے جاسکتے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح نبی کی چال سے طبیعت کی اندرونی کیفیت معلوم کرتے ہیں حقیقی طور پر قل کیا ہونے والا ہے اور فلاں کام کا انجام کیا ہوگا۔ جاننے والا وہی خدا ہے قدوس یا اس کا رسول محترم ہے۔ بعض وقت جواب کے مطابق ہی واقعات پیش ہوتے ہیں۔ بعض اوقات اس کے خلاف بھی ہو جاتے ہیں۔ ان تمام علوم مروجہ میں سے کوئی علم بھی ایسا نہیں ہے جس کو علم غیب کہا جائے یا اس سے مستخرج جواب پوشہ نظر پر مان لیا جائے۔ اسلام نے تو ذہبا ان علوم پر یقین کرنے کو منع کیا ہے مگر یہ ان کی زیادتی ہے جس طرح ان علوم کو محض دھوکہ کھدینا خلاف عقل ہے اسی طرح ان کو سب کچھ جان لینا بھی خلاف عقل ہے۔ آپ کہیں گے کہ شفق نے امتحان میں ڈال دیا۔ کسی علم میں جواب حاصل کرنے سے قبل جو حالت تذبذب کی تھی وہ جواب حاصل کرنے کے بعد بھی باقی رہی۔ اس کے متعلق گزارش ہے کہ جواب برآمد ہوا ہے۔ وہ تو صحیح ہے اس کی صحت میں شبہ نہیں۔ ہاں خدا نے تو انا کو اختیار ہے کہ وہ اس کے خلاف صادر کرے۔ میری غرض یہ ہے کہ ان علوم سے مستخرج جوابات کو جف القلم بما ہو کالمن (قلم خشک ہو گیا اور جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا) کے ماتحت تصور نہ کرو بلکہ **یفعل اللہ ما یشاء** و **یحکم ما یرید** (کرتا ہے اللہ جو چاہتا ہے اور حکم دیتا ہے جو چاہتا ہے) کے ماتحت صدقہ دو۔ دعا عمل سے اس کے برعکس ہو سکتا ہے۔ واضح ہو کہ تضاد و قسم کی ہوتی ہے۔ ایک کا نام قضا ہے مبرم ہے دوسری کا نام قضا ہے مطلق ہے۔ قضا مبرم میں ناقابل تبدیل ہے۔ صدقہ کے عمل سے۔ دعا سے۔ سعی سے۔ کوشش سے۔ غرض

کوئی قوت اسے تبدیل نہیں کر سکتی۔ مگر قضاے مطلق تبدیل ہو سکتی ہے۔ لہذا ان علوم سے حاصل کردہ جواب قضاے مبرم نہیں بلکہ قضاے مطلق ہے جب کسی سوال کا جواب خلاف فضا اور خلاف کامیابی حاصل ہو تو قرین دانش یہ ہے کہ اسے قضاے مطلق تصور کرتے ہوئے صدقہ۔ دعا۔ عمل۔ جدوجہد۔ سعی و کوشش سے تبدیل کرنے کی کوشش کر اور اکثر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعا اور کوشش کو قبول فرما کر حسب مشاء کامیابی عطا فرماتا ہے۔



### قاعدہ چہارم

یہ قاعدہ ذرا پیچیدہ اور طویل ہے۔ لیکن نہایت معتبر اور مجرب ہے اور اس قاعدے سے اکثر جواب صحیح اور منسلک برآمد ہوتا ہے اور یہ بھی اس قاعدے میں صفت ہے کہ مستحکم کی طرح سے جواب سوال سے منطبق ہوتا ہے اور حقیقت میں یہ ایک مستحکم ہے۔ ایک قاعدہ صفحہ ۸ سے میں نے شروع کر کے کئی صفحوں تک بیان کیا ہے یہ قاعدہ اسی سے ملتا جلتا ہے لیکن اس قاعدے کو سمجھنے کے لئے آپ کو صفحہ ۷ پر نظر ڈالنی چاہئے۔ ہر حرف کے نقطوں کی تعداد جو میں نے بتائی ہے وہ ۳-۴-۵-۶-۷-۸ پر مبنی ہے۔ یعنی صرف چھ بھارت سے ہی اس علم میں کام لیا گیا ہے۔ اگر آپ اس قاعدے کو ایسی طرح سمجھ گئے تو اس کے صحیح معنی یہ ہیں کہ آپ نے ہر مستحکم پالیا۔ سوال قائم کرنے کے لئے اس تمام قاعدے کو استعمال کرو جو صفحہ ۲۸ پر درج ہے یعنی سوال کو مفرد حرف میں لکھو۔ سوال سے مراد وہ تمام ترتیب ہے جو صفحہ ۲۸ پر درج ہے۔ یعنی سوال۔ اپنا نام 'ستارے کی ساعت' نام 'دن' جس دن سے سوال کا جواب حاصل کر رہے ہو۔ چاند کی تاریخ 'سال' ان سب کو مفرد کر کے لکھو۔ اب ہر حرف پر غور کرو اور صفحہ ۷ اپنے سامنے رکھ لو ہر حرف کے تحت میں وہ ہندسہ تحریر کرو جو صفحہ ۷ پر نقشہ میں ہر حرف کے لئے مقرر ہے۔ اب ہر حرف کی تعداد کو فی ضرب دے کر اس کے حرف بتاتے جاؤ۔



فی غنہ ضرب دینا یعنی جو عدد ہے اس عدد کو اسی عدد میں ضرب دینا مثلاً تین کا ہندسہ ہے ۳ کو ۳ میں ضرب دینا (۳ × ۳ = ۹) اور چار کا ہندسہ ہے تو چار میں ضرب دینا (۳ × ۳ = ۹) اسی طرح تمام حروف کو فی غنہ ضرب دیتے ہوئے میزان سے حروف بناتے جاؤ (مثلاً ۳ × ۳ = ۹) نو کا حرف ط ہے۔ اب ان حروف کو تخلیص کرو یعنی مکررات خارج کر دو۔ خالص سے عبارت بنائو۔ بعون اللہ تعالیٰ جواب صاف برآمد ہو گا۔ جواب حاصل کرنے کے لئے ان تمام اختیارات اور قواعد کو استعمال کرو (اگر ضرورت ہو تو تفصیل جو اس سے قبل والے صفحوں میں تحریر کر آیا ہوں دیکھو۔



### قاعدہ پنجم

اگر آپ نے علم الجفر کا مطالعہ کیا ہے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ چند ہندو طریقوں سے مستحصل بیان کیا گیا ہے۔ مستحصل کوئی ایک قسم خاص نہیں۔ بارہ طریقوں سے زمانہ تو اوروہ کی کتاب مفتاح الخیر میں ہی لکھے ہیں۔ اگرچہ ان میں سے ایک بھی کارآمد بلکہ صحیح نہیں۔ میری یہ فٹانیں کہ مصنف مرحوم کو مستحصل نہیں آتا تھا۔ ان کو آتا ہو گا۔ مگر جس طریق پر مرحوم نے بیان کیا ہے وہ طریق ایسا ہے کہ جس سے کوئی مستحصل حل نہیں کر سکتا اور اس وقت جو مفتاح الخیر بازار میں فروخت ہو رہی ہے وہ تو اس قدر غلط ہے کہ کوئی عقلی اور کسی نقش کے اعداد غلطی سے خالی نہیں ہیں۔ کتابوں نے جی کھول کر یہ حوالہ اسی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اسی طرح دنیا کا ہر علم تنوعات پر حاوی ہوتا ہے۔ جو قواعد اس وقت تک میرے تجربے میں آچکے ہیں وہ میں یہاں بیان کر رہا ہوں۔ ممکن ہے کہ الہی نظر اس میں اور بھی قواعد مستنبط کر سکیں۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کیا راز ہے کہ کسی وقت ان قواعد میں سے کسی ایک قاعدے سے فصیح و بلیغ اور صاف جواب برآمد ہوتا ہے اور بعض وقت اسی قاعدے سے باوجود محنت اور دماغ پاشی کے جواب برآمد نہیں ہوتا میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان علوم کا سلسلہ مرکز علم غیب اضافی سے ملا ہوا ہے۔ جب خدا کی عنایت

شامل حال ہوتی ہے تو جواب صاف برآمد ہو جاتا ہے اور جب حضور خدا نہیں ہوتا تو سامنے کا حرف نگاہوں سے ایسا پوشیدہ ہو جاتا ہے کہ نظری نہیں آتا مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک جطر کے قاعدے سے سوال کا جواب نکال رہا تھا۔ میرے ایک دوست جو تاریخ کہنے میں بہت مشاق ہیں۔ اتفاق سے تشریف لے آئے۔ میں ایک حرف کے لئے اس قدر پریشان تھا کہ بڑی دیر سوچتے سوچتے ہو گئی تھی۔ مگر وہ جملہ حرف کے نہیں بناتا تھا اور وہ حرف اس عبارت میں نہ تھا جب مجھے بہت سی سراسر دیکھا تو کہا کہ بات کیا ہے۔ میں نے کہا کہ ان حروف سے کھان حرف پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ مگر یہ نہیں ہوتا اور میں کئی محنت سے پریشان ہوں۔ انہوں نے فوراً ہی جواب دیا کہ وہ حرف تو یہ ہے اب جو میں نے دیکھا تو واقعی وہ حرف موجود تھا۔ میں نے اپنی بددماغی اور مسلسل بیعت پر ہزار ہزار نظریں کیں۔ مگر یہ کچھ قدرتی راز ہے۔ بعض وقت حرف سامنے رکھا ہوتا ہے اور قدرتی راز سے آنکھوں پر پڑ جاتے ہیں اور سامنے کا حرف نظر نہیں آتا کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ میں کسی سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے اپنی کوششیں ختم کر دیتا ہوں اور جواب حاصل نہیں ہوتا اور میں عاجز ہو کر اس پر زائل دیتا ہوں۔ مگر دوسرے وقت جب اسی مسودہ پر نظر ڈالتا ہوں تو جواب سامنے رکھا ہوتا ہے۔ اور ایک اشارے میں حل ہو جاتا ہے۔ میں یہ واقعات اس واسطے بیان کر رہا ہوں کہ آپ کو بھی ان ہی مرحلوں سے گزرنا ہو گا اور بعض وقت آپ پریشان ہو جایا کریں گے اور بعض اوقات اس آسانی سے جواب نکل آیا کرے گا کہ آپ حیران ہو جائیں گے۔ جب بالکل آسانی سے جواب نکل آئے تو یہ قیاس نہ کر لیں کہ بیش اسی طرح آسانی سے جواب نکل آئے گا۔ اچھا ہے قاعدہ وہی ہو اور بعض وقت آپ حق اور پریشان خاطر ہو جائیں گے اور جواب برآمد نہ ہو گا۔ یہ سب رحمت نہیں اور وقت پر موقوف ہے اب قاعدہ پنجم پر غور کریں اپنا سوال معہ تمام جزئیات کے تحریر کرو۔ یعنی سوال 'نام' 'دن' 'ساعت' وغیرہ وغیرہ۔ حروف وسطیٰ میں یعنی علیحدہ علیحدہ حروف میں اور ہر حرف کے تحت میں خلا سجدہ تحریر کرو (دیکھو مسئلہ ۱)



اب اس قاعدہ کو جمع کرو۔ جس قدر تعداد ہو ان کو آٹھ گنا کر لو۔ یعنی ۸ میں ضرب  
 دے کر جو تعداد حاصل ہو اسی تعداد کے مطابق پڑے قاعدہ جتنے نقطہ ڈالو۔ کسی ترتیب یا  
 نشان کی ضرورت نہیں۔ پہلے آٹھ نقطہ کاٹو اور بجائے اس کا کاف لکھ دو پھر سات نقطہ کاٹو  
 اور اس کی جگہ جاج لکھ دو۔ پھر چار نقطہ کاٹو اور بجائے اس کے ہا اب لکھ دو۔ پھر تین  
 نقطہ کاٹو اور بجائے اس کے وال لکھو۔ پھر چار نقطہ کاٹو اور بجائے اس کے ذ (ذ) لکھو۔ پھر  
 پانچ نقطہ کاٹو اور بجائے اس کے طا (ط) لکھو۔ پھر چھ نقطہ کاٹو اور بجائے اس کے لام (ل)  
 لکھو۔ پھر سات نقطہ کاٹو اور بجائے اس کے قاف (ق) لکھو۔ پھر آٹھ نقطہ کاٹو اور بجائے  
 اس کے شین (ش) لکھو۔ اس کو خوب غور کرو پہلی مرتبہ اعلیٰ سے اسفل کی طرف آؤ اور  
 دوسری مرتبہ اسفل سے اعلیٰ کی طرف جاؤ۔ اب جو بقایا نقاط رہیں۔ ان کو صرف تین اور  
 پانچ سے قطع کرو اور جو حروف تین اور پانچ کے باقی رہے ہوں۔ وہ لیتے جاؤ جب سب نقاط  
 ختم ہو جائیں تو تمام حروف کو جمع کرو اور ان کو ترتیب دو۔ بعون اللہ تعالیٰ جو اب برآمد  
 ہو گا۔ اگر جواب برآمد نہ ہو تو تھیلیں کرو۔ حروف کو مقدم و موخر کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ  
 جو اب صاف برآمد ہو گا۔



## قاعدہ ششم

آپ کو واضح رہے کہ آج دنیا میں جس قدر حیرت انگیز صنعتیں پھیلی جا رہی ہیں۔  
 ان تمام صنعتوں کے موجد مسلمان تھے اور جو اصحاب تاریخ پر عبور رکھتے ہیں۔ وہ اس  
 حقیقت سے واقف ہیں لیکن واقعات کچھ ایسے تھے کہ مسلمان اپنے ہنر کو پوشیدہ رکھتے  
 تھے۔ آج جب یورپ کے ہاتھ مسلمان بزرگوں کا سرمایہ آیا تو اہل یورپ نے اسے عام کر  
 دیا۔ آپ مسلمانوں کو ہدف ملامت بنائیں گے کہ ان لوگوں نے اس راز کو اپنے سینہ میں  
 ہی پوشیدہ رکھا اور آج فیروں نے اسے اپنا کر بازار عام میں لے آئے۔ لیکن حقیقت میں  
 یہ ملامت کی بات نہیں بلکہ اپنی اپنی نظر ہے مسلمان ان ہنروں کو سرمایہ تجارت بنانا نہیں

چاہتے تھے اور ہاتھوں کی نگاہ سے اپنے ہنر کو پوشیدہ رکھنا ہی صحیح سمجھتے تھے۔ اس کو اہل  
 طبع نہ تھی۔ دولت کا لالچ نہ تھا۔ بلکہ ہنر اور عزت چاہتے تھے۔ وہ اپنے رازوں کو قدر  
 و ان اور اہل اصحاب کو بتاتے۔ علاوہ ازیں اس زمانے میں چھاپے خانے نہ تھے نہ کتابیں  
 آج بازاروں میں چند عیسویں کی مل جاتی ہیں بلکہ رومی کے کام آتی ہیں۔ وہ کتاب لکھ  
 زمانے میں اسیوں اور شہزادوں سے مشکل سے ملتی تھی۔ اب ایک طرف چھاپے کی  
 ایجاد نے کتابوں کی بہتات بلکہ پختہ روی کی۔ دوسرے علم کو سرمایہ تجارت بنایا گیا۔ اب  
 بازاروں ہنر اور علم کتب و بیانی طرح دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن علم ہنر اب بھی سینہ  
 انبیاء سے پاک ہے۔ نہ یورپ کا دست آڑ ہنر کے دامن تک پہنچا اور نہ رومی کی کتابیں  
 فروخت ہوتی ہیں اور وہ کتب اس وقت موجود ہیں ان کا عدم وجود ہر امر ہے۔ اس کی خاص  
 وجہ یہ ہے کہ پہلے بزرگ علم ہنر کو کتاب میں مدون کرتے تھے۔ لیکن کبھی صنعت و ہنر  
 زمین کبھی اہل و اثبات میں اور کبھی وحیہ و عبارت میں جب چھاپے خانہ ان کتابوں کو  
 بازار تجارت میں لایا تو بعض نے من گھڑت تفسیر سے بعض مقامات حل کر دیے اور بعض  
 عبارتوں کی توں و بنے دی فرض یہ ہے کہ علم ہنر اب بھی علم سینہ نہیں بلکہ علم سینہ  
 ہی ہے۔ اگر کوئی کتابوں ہی سمجھتا ہے تو ہرگز نہیں سمجھ سکتا۔ اس کی تعلیم کے لئے اب  
 بھی کسی دلی اللہ اور عالم رہائی کے سینہ کی ضرورت ہے مگر میں نے اس قسم کے مسائل کی  
 من گھڑت تفسیر کی اور نہ کسی مسئلہ کو ہوں کاٹوں رہنے دیا بلکہ جو مقام اللہ سے حل ہو گیا وہ  
 ہی کتاب میں درج کر دیا اب تک حل نہیں ہوا اور اپنی کتابوں میں درج نہیں کیا۔ میں  
 نے اپنی کتابوں میں وہی قواعد اور مسائل بیان کئے ہیں جو اللہ سے حل ہو چکے ہیں اور میں  
 کا تجربہ میں نے کر لیا ہاں یہ ضرور ہے کہ بعض جگہ میرے فضا اور میری فرض کو کوئی نہ  
 سمجھ سکے۔ بظاہر قلم میرے ہاتھ میں ہے لیکن حقیقتاً میرا ہاتھ دست قدرت میں ہے اور وہ  
 میں لکھتا چاہوں وہ نہیں لکھ سکتا جو خدا چاہتا ہے وہی لکھا جاتا ہے۔ اب میں قاعدہ ششم  
 بیان کرتا ہوں اس قاعدہ میں صرف تین اجزاء سے کام لیا جاتا ہے یعنی سوال نامہ مسائل



ستارے کی سماعت باقی اجزاء حذف کر دیئے جاتے ہیں۔ سوال کو بھٹ کر کے لکھو۔ اسی طرح تمام اور ستارے کو بھٹ کر کے لکھو۔ بعد ازاں ہر حرف کو بھٹ کر لکھو۔ اور اس کی میزان حاصل کر کے اس کے حروف ملفوظی بناؤ۔ ان ملفوظی حروف کے ذریعہ بنیات سے کام لو۔ کبھی زیر سے کبھی بنیات سے۔ یعنی اول زیر کے حرف لکھو اور بعد ازاں دوسری سطر میں بنیات کے حروف لکھو۔ اور جس حرف کے جس قدر نقاط مقرر ہیں ان کو شمار کر کے نقاط لکھتے جاؤ۔ (دیکھو گے صفحہ ۷۱) زیر کے جس قدر حرف ہوں اور ان کے جس قدر نقطے ہوں ان کو آٹھ لائنوں میں تقسیم کر دو۔ یہ تقسیم کامل ہو یعنی سب نقاط کو آٹھ پر تقسیم کر دو۔ جس قدر سطر حصہ میں آئے اسی قدر ہر سطر میں رکھ دو اگر تقسیم کامل نہیں ہو سکتا تو تمام ہے تو آٹھویں سطر میں اس کی کور رکھ دو۔ یعنی سات سطر میں تو کامل ہوں آٹھویں سطر کم ہو۔ (بشرطیکہ تقسیم کامل ہو) اب پہلی سطر کو تین سے کاٹتے جاؤ جو باقی رہیں ان سے حرف بناؤ۔ (باقی ایک رہے گا یا دو اور دوسری سطر کو چار سے کاٹو۔ تیسری کو پانچ سے۔ چوتھی کو چھ سے۔ پانچویں کو سات سے۔ چھٹی کو آٹھ سے۔ ساتویں کو پھر پانچ سے۔ آٹھویں کو پھر آٹھ سے۔ ہر تقسیم کے بعد جو نقطے باقی رہتے جائیں ان کے حرف بناتے جاؤ۔ جب سب تیار ہو جائیں تو ان کو مرکب کر دو۔ جو اب صاف برآمد ہو گا۔ ایک مقام حل کرنے کے قابل سطر سب کٹ جائے تو کیا ہو گا مثلاً ہم پانچویں سطر کو سات سات نقاط سے کاٹ رہے ہیں اور اتفاق سے آخر میں کوئی نقطہ باقی نہ رہا۔ اس کی دو صورتیں ہیں خوب غور کیجئے جب سطر برابر کٹ جائے اس صورت میں کاف یا شین جو مناسب ہو اور جس کی عبارت میں ضرورت ہو رکھ لیں۔ اگر جواب میں کو تابی ہے تو اختیارات کو استعمال کر دو جو اب حاصل کرنے کے لئے مجیب کو دیئے گئے ہیں۔ اگر یہاں جواب برآمد نہیں ہوتا تو بنیات کے حروف سے اسی قاعدے سے کام لو بحکم خدا جواب برآمد ہو گا۔ ان دو قواعد میں سے بعون اللہ تعالیٰ ضروری جواب برآمد ہوتا ہے۔ الا ماشاء اللہ

## قاعدہ ہفتم



آپ سلسلہ کتابت پر نظر فرمائیے تو معلوم ہو گا کہ مطرین اور دانش مند اصحاب نے قدرت کے کس قدر پردوں کو اٹھایا ہے۔ دنیا میں بے شمار پھل پھول پتے اور نباتات ہیں۔ پھر حکمائے کس قدر تجرہ کیا۔ ایک ایک پتے کے خواص، حجاج افعال، بدل، تحقیق کر کے لکھ دیا۔ آج ہم ان جڑی بوٹیوں سے کام لیتے ہیں۔ سائنس دانوں نے کس طرح غزوات و ہجرات کے خواص معلوم کئے اور آج ان سے جسم جسم کی مدد کاریاں ظاہر ہو رہی ہیں۔ ہم نے تمام زندگی میں ایک پتی اور ایک شاخ اور ایک پتھر کے بھی خواص معلوم نہیں کئے۔ لیکن آپ یہ نہ سمجھیں کہ موجودوں نے اس کو آسانی سے معلوم کر لیا۔ بلکہ انہوں نے بیگنوں، درختوں، کوہوں اور ہزاروں دونوں کو رات کیا ہے تب کسی شے کی حقیقت ان کو معلوم ہوئی ہے۔ علم الحقائق علم الجفر نہیں اس کا ایک حصہ ہے اور علم جفر ظہیروں اور لامہوں کا علم ہے یہ علم قلبی اور راحت پسندی سے نہیں آتا۔ میں صرف ایک رہنما ہوں۔ صرف اس قدر رہتا ہوں کہ حذل مقصود کا یہ راستہ ہے۔ بتائے ہوئے راستہ پر سیدھے چلا جانا آپ کا کام ہے آپ سیدھے چلے جائیں گے تو حذل مقصود پہنچ جائیں گے۔ رہنا کا یہ کام نہیں آپ کا ہاتھ پکڑ کر حذل تک پہنچا دے۔ یا بجائے آپ کے خود وہاں ہو آئے۔ راستہ قطع کرنا آپ کو پڑے گا راستہ کی تکالیف آپ کو سہنا ہوں گی۔ تب حذل مقصود ہاتھ آئے گی۔ ایک بہت اہم اور ضروری بات معلوم ہونی چاہئے۔ راستہ میں اگر کوئی خدق ہے۔ وہ یا ہے پہاڑ ہے یا کوئی خطرہ ہے تو اس کو ہی راستے سے آپ ہی راستہ سے ہٹائیں گے۔ آپ کو دہلی جانا ہے راستہ معلوم نہیں۔ آپ نے کسی سے دریافت کیا کہ یہ راستہ دہلی کو جا رہا ہے۔ راستہ بتائے والے کو یہ معلوم نہیں کہ دوران سفر میں کیا کیا مصیبتیں اور صعوبتیں آئیں گی۔ کن کن حادثات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ یہ سب موافقات دور کرنا اور راستہ کو صاف کرتے ہوئے میں حذل مقصود



پہنچا یہ سب آپ کے فرائض میں شامل ہوتی ہے۔ لہذا آپ اپنے علم اپنی سعی اپنی کاوش طبع سے بھی کام لیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ جو اب حاصل کرنے میں ناکام نہیں ہوں گے۔ اب میں ساتواں قاعدہ بیان کرتا ہوں اور اسی پر علم النقطہ ختم کرتا ہوں۔ جو مجھے معلوم تھا وہ بیان کر چکا۔ آگے خود مجھے معلوم نہیں کیا ہے۔ بات کو بات سکھاتی ہے ممکن ہے کہ آپ کا تجربہ آپ کی کوشش کچھ اور رہنمائی کرے اور آپ کوئی جدید قانون معلوم کر سکیں۔ اس قاعدے میں صرف سوال سے ہی کام لیا جاتا ہے۔ سوال کو وسط کر کے لکھو جو حرف سوال میں ہیں ہر حرف کو اس کے برابر والے حرف سے تبدیل کر لو۔ مثلاً جیم کو وال سے سین کو یمن سے تے کو پت سے۔ یعنی ہر حرف جو سوال میں ہے۔ اس کی جگہ اس کا برابر والا حرف لکھ دو۔ یہ یاد رکھو اگر سوال میں یمن ہے تو یمن کی جگہ الف لیا جائے گا۔ ان مستخرجہ حروف کے تحت میں وہ تعداد لکھو جو ہر حرف کے لئے علم النقطہ میں مقرر ہے (دیکھو صفحہ ۱۷) ان تمام حروف کی تعداد کو جمع کر کے پہلے تین پر تقسیم کرو جو باقی بچے اس کا حرف بنا کر لکھو۔ پھر چار سے۔ پھر پانچ سے۔ پھر چھ سے۔ پھر سات سے۔ پھر آٹھ سے تقسیم کرو۔ ہر مرتبہ بقایا جات سے حرف بناتے جاؤ۔ یہ یاد رکھو کہ جو بھی تقسیم لال ہو جائے اس کی جگہ کاف یا تین لکھ لو ان حروف کو مرکب کرو۔ مقدم موخر کرو۔ بحکم خدا جواب برآمد ہو گا اگر جواب نہیں برآمد ہو تا تو ان حروف کو ملو علی کرو۔ ملو علی نقاط اسی طرح تقسیم کرو جواب گویا ہو گا اگر اب بھی جواب گویا نہیں ہوتا۔ تو ہر حرف ملو علی سے مکتوبی اور سروری جدا کرو اور ہر ایک کے نقاط اسی طرح تقسیم کرو جواب گویا ہو گا۔ ہر مرتبہ حروف کو ایک سطر میں لکھ کر اس کے تحت میں اس حرف کے معینہ نقاط لکھ کر اور جمع کر کے تقسیم کیا کرو۔ اگر اب بھی جواب برآمد نہیں ہوتا تو ایک خاص مگر مجرب قاعدہ بیان کئے دیتا ہوں اور یہ قاعدہ اس تمام علم کی جان ہے اور بنصرت علام الغیوب فیصدی جواب برآمد ہوتا ہے۔ ہاں اگر قدرت کو منظور نہیں اور آنکھ اور عقل پر پردہ پڑ جائے تو اور بات ہے۔ ان حروف کو وسط عربی کرو۔ اب دو قسم کے اسم ہوں گے ایک طاق جفت

ایک طاق۔ مثلاً خم۔ یہ طاق ہے۔ اربعہ جفت ہے۔ بس جو اسم طاق ہیں۔ ان کا درمیانی حرف لے لو اور جو جفت ہیں ان کے اول و آخر حرف چھوڑ کر درمیانی حرف لے لو مثلاً خم۔ میں سے اول کی ٹے (خ) اور آخر کی ہے (ه) خارج کر کے درمیان کے میم اور سین لے لو اور اربعہ میں سے صرف درمیان کا حرف (ب) لے لو۔ ان حروف کے نقاط جمع کر کے ص ب قاعدہ بجا تقسیم کرو۔ جواب برآمد ہو گا۔ **واللہ المستعان و علیہ التکلیل**

آخر میں گذارش ہے کہ سوال کبھی خلاف قانون شریعت نہ کرو یعنی حرام سوال نہ کرو ورنہ جواب برآمد نہ ہو گا۔ یہ علم حدس ہے۔ حرام سوال کا جواب نہیں دیا کرتا۔ اور حرام سوال کا جواب لینے والا مکلف گار ہے۔ کوئی سوال اس قسم کا نہ کرو جس سے قدرت کے اسرار معلوم ہو سکیں۔ مثلاً خدا کہاں ہے۔ جبریل اس وقت کہاں ہے۔ اس قسم کے سوال ہرگز نہ کرو کوئی سوال اس قسم کا نہ کرو جس سے کسی دوسرے کا راز اور غیر حالات معلوم ہو سکیں۔ مثلاً یہ اس وقت کہاں ہے۔ یہ اس وقت کیا کر رہا ہے یہ کی زوجہ کا کیا نام ہے اس میں ایک غیر آدمی کا پردہ فاش ہوتا ہے اس کے اندر روئی حالات معلوم ہوتے ہیں اس قسم کا سوال نہ کرو۔ جواب ہرگز برآمد نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سنا رہا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ کسی کا پردہ فاش ہو۔ غرض ایسا سوال جس کی زد۔ جس کا اثر دوسروں پر پڑتا ہو۔ ہرگز نہ کریں اور اسی میں شامل ہے۔ خزان اور دفائن کا معلوم کرنا۔ خزان و دفائن بھی خدا کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہیں۔ ان کو جستجو نہ کرو خدا تعالیٰ استغناء۔ دل لگی کے لئے کوئی سوال حل نہ کرو۔ بزرگوں کے علوم سے استہرام کرنا خلاف ادب ہے۔ اپنے ضروری اور دنیوی کاموں کے حلقہ سوال کیا کرو۔ سوال بھوک پاکی اور طهارت میں کیا کرو۔ اگر بلا وضو کرو تو اور بھی اچھا ہے۔ قبلہ طرف رخ ہو کر نماز استغفار اور خلوص سے سوال حل کیا کرو۔ سوال کرنے سے قبل اپنے دل سے خدا سے دعا کر لیا کرو کہ اے اے تو عالم الغیب ہے اور رحیم و کریم ہے۔ میں کم عقل اور نادان اس



معاملہ میں مشوش اور پریشان خاطر ہوں۔ اپنے فضل و کرم سے میری دیکھیری اور رہنمائی فرما۔ اسی طرح سٹ اور گھوڑ دوڑ کے نمبر معلوم نہ کیا کرو کہ امتحان کے پرچوں میں کیا کیا سوال آئیں گے۔ ہاں یہ معلوم کر سکتے ہو کہ میں لیل ہوں گا یا پاس۔ غرض کہ خلاف اصل خلاف ادب خلاف نظام دنیا کوئی سوال نہ کرو۔



### قاعدہ ہشتم

میں قیمت عمر کا بہترین حصہ حصول علم میں صرف کرنے والے اور تکمیل شوق کے لئے اپنی ہستی کو فراموش کر دینے والے اب دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ عتوفاً و لا نکل الخیرات نے پچھتیس سال کامل دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھر کر یہ سرمایہ فراہم کیا ہے جس کا نام دلائل الخیرات ہے اب کوئی شخص کسی عمل یا نقش کی تلاش میں دس کوس چلنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ سب تیار کھانا چاہتے ہیں بعض احباب تو اس قدر ستم ظریف واقع ہوئے ہیں کہ فرمادیتے ہیں کہ پکا کر اور لقمہ بنا کر ہمارے منہ میں دے دیجئے۔ سات قواعد جو میں بیان کر چکا وہ مکمل علم النقطہ تھا۔ یہ آٹھواں قاعدہ خارج بھی ہے اور داخل بھی ہے۔ یہ کارم و باکارم بچوں بہ حساب اندر "گو یہ قاعدہ قواعد علم النقطہ میں شامل نہیں مگر بطور ضمیمہ بیان کرنا ضرور ہے۔ اس قاعدے میں حرف سوال سے کام لیا جاتا ہے کسی ساعت کی وقت کی ستارے کی دن کی تاریخ کی قید نہیں جس قدر ممکن ہو سوال کو مختصر کرو۔ جس سے ہی مختصر سوال میں سب ضروری حرف ہوں۔ سوال کو وسط کرو اور ہر حرف کے مطابق خدا کا نام لکھو۔ یعنی خدا کے نام کا پہلا حرف اس حرف سے مطابق ہو اگر حرف مکرر ہے تو تلاش کرو کہ خدا کا دوسرا نام مل جائے۔ ایک حرف کے کئی کئی نام خدا کے ہوتے ہیں۔ مثلاً سوال میں پہلا حرف کاف ہے تو خدا کے نام یہ ملیں گے۔ کریم، کفیل، کامل وغیرہ وغیرہ جب ہر حرف سے خدا کا نام پیدا کر چکو تو سب ناموں کو ایک جگہ لکھ لو۔ اب ایک نام کو اس کو وسط کرو اور ہر حرف کے تحت میں وہ نقطہ لکھو جو اس حرف کے لئے قانون علم

النقطہ میں معین ہیں (دیکھو صفحہ ۱) ان تمام خطا کو ایک لائن میں لکھو اور جس قدر حرف اس نام میں ہیں اس پر اس مجموعہ کو تقسیم کرو۔ جو تعداد بچے اس سے حرف ابجد سے پیدا کرو۔ اسی طرح ہر نام کے علیحدہ علیحدہ حساب میں لے آؤ۔ ان ابجد سے پیدا شدہ حرف کو باب مرکب کرو گے۔ جواب برآمد ہو گا۔ میں ایک سوال کے ایک حرف سے مثال دے کر فہم سے قریب تر کرتا ہوں۔ مثلاً آپ کے سوال میں پہلا حرف کاف ہے۔ کاف کے مطابق خدا کا نام کریم ہے آپ نے کریم کو وسط کیا تو یہ ہوا۔ ک ز ر ی م ا ب ہر حرف کے تحت میں علم النقطہ کے قواعد کے نقطہ لکھو (دیکھو صفحہ ۱) نیز ان ۲۳ یعنی ۲۳ نقطہ ہوئے۔ اب کریم میں چار حرف ہیں۔ بس ۲۳ کو چار پر تقسیم کرو۔ باقی تین۔ ابجد میں تین عدد جنیم کے ہیں ان میں چارے کریم کے انجیل لکھو۔ بس اسی طرح سوال کے ہر حرف سے نام خدا پیدا کرو اور اسم اعظم سے اس طرح ایک حرف پیدا کرو۔ جب سب حرف پیدا ہو چکیں تو ان کو مرکب کرو۔ ضرورتاً مقدم ہو کر کرو۔ غرض کہ ان تمام القیارات کو استعمال کرو جو آپ کو دے گئے ہیں۔ جواب پیدا ہو گا اور یہ ایک آسان مگر عجیب قاعدہ ہے کہ سوال کا جواب پیدا ہوا ہے اور نہایت صحیح میں یہ دعویٰ تو نہیں کر سکتا کہ یہ جواب نوشتہ قیب ہوتا ہے مگر میں نے تو کبھی بھی اس سے حاصل کروا جواب کو خدا نہیں پایا۔ اگر کبھی کچھ لکھی ہوئی تو وہ میرے حساب اور فہم و دانش ہی کی لکھی تھی

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین  
سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت  
العلیم الحکیم۔

کسی اللہ کے بندے کو ہاتھ میں اور کسی کے زیر نظر یہ کتاب اس وقت بھی ہوگی جب فقیر گناہ گار اور ذلیل ترین مخلوق شفق زمین میں دب کر خاک بھی ہو چکا ہو گا۔ اور اس کا نام و نشان بھی دنیا سے مٹ چکا ہو گا۔ گورو سیاہ شفق آپ کے کسی کام نہیں آسکتا۔ کیوں کہ اب وہ خاک ہو گیا۔ مگر آپ کے دست کرم کا وہ اب بھی ممکن ہے۔ اسے باخبر



اسے اس کتاب کے پڑھنے والے اللہ کے واسطے دعا کر کہ الہی کمزور ضعیف اور عاصی غافل  
شخص پر رحم فرما اور اس کے گناہوں کو معفو کر دے آمین ثم آمین۔  
علم انتظام فہم کر چکا اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے ایضاً فرمایا گا۔ اب میں اسرار  
الحروف کی تشریح توضیح کرتا ہوں خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے آپ کے لئے اسے  
سفید بنائے۔ آمین۔



## اسرار الحروف

دنیا جس قدر ترقی کی طرف بڑھتی گئی اسی قدر قدرت کے پوشیدہ خزانے ظاہر ہوئے  
گئے۔ جب دنیا کی ابتدا تھی تو لکڑیاں جلا کر اسی سے چراغ کا کام لیتے تھے۔ بعد ازاں  
اس وقت سرسوں السی تل اور وہ تھم موجود تھے جن کے روغن سے بعد میں روشنی کا کام لیا  
گیا۔ مگر انسانی تحقیق ان تک پہنچی اور آزمانے کے بعد وہ تھم دریافت ہو گئے۔ اور اب  
تیل سے روشنی اور دیگر ضروریات پوری ہونے لگیں۔ جب دنیا میں سرسوں السی کا  
تیل اور موسمی شمعیں جلتی تھیں۔ مٹی کا تیل اس وقت بھی پاڑوں کی تہ میں موجود تھا  
لیکن انسانی تحقیق کا ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچا۔ اب تقریباً ایک صدی کا زمانہ گزر رہا ہے کہ  
یہ ایک مٹی کا تیل انسانی کوشش نے پایا اور اب سرسوں اور السی کا تیل قابل قدرت رہا۔  
اب قسم قسم کے یسپ ایجاد ہوئے اور مٹی کے تیل نے دنیا کو جھنڈا نور بنایا۔ جب مٹی کا تیل  
جلتا تھا اس وقت بھی تانبے اور چیل میں بجلی کی قوت موجود تھی مگر انسانی دماغوں نے اسے  
نہیں پایا تھا۔ اب انسان کا ہاتھ بجلی تک پہنچا اور اس وقت دنیا بجلی کے نور سے جلی ڈارینی  
ہوئی ہے اور نہیں کہا جاسکتا کہ ابھی دنیا میں کس قدر قدرت کے خزانے بند ہیں اور کیا  
عجب ہے کہ کل کوئی اور ایسی شے دریافت ہو جائے جو بجلی کی روشنی کو بھی سیاسی میں  
تبدیل کر دے۔ اسی طرح ہر علم و فن کا حال ہے۔ دنیا جس قدر ترقی کرتی جاتی ہے اور  
جس قدر انسان علوم و فنون سے واقف ہوتے جاتے ہیں اسی قدر پہلی تحقیق گلدستہ طاق

نسیاں بنتی جاتی ہے۔ یہی حال علم طب کا ہے۔ آج ہر چند سال کے بعد طب ایک نئے  
لباس میں ہمارے سامنے آ رہی ہے۔ اور پرانی طب معدوم ہوتی جاتی ہے۔ یہی حال ہر  
درمل نجوم کا ہے۔ اس وقت ہر علوم ہمارے سامنے ہیں یہ ہزاروں سال کے تحقیق شدہ  
ہیں اور اسی پرانی لکیر کو اب تک لوگ پھینے جاتے ہیں۔ وہی حمل 'نور' 'نور' لیا سیکھ 'نور' کہ  
نہیں 'چلے آتے ہیں۔ وہی مستحکم کی رت ہے اور وہی قبض الخارج اور طریق کی  
کر، ان سے مگر کوئی اور قائل ہو یا نہ ہو میری کمزور تحقیق یہ ہے کہ آپ میدان میں بھی  
اور علوم کی طرح ابھی قدرت کے خزانے بند ہیں۔ مگر ان علوم کا تعلق جو تک جو تفسیروں  
اور زمانوں تک محدود ہے اور دنیا میں ان کو فقیر سے زیادہ وقعت حاصل نہیں ہے۔ اس لئے  
ان علوم کی کسی نے اہمیت سوزی نہیں کی۔ ابھی ایسے علوم باقی ہیں جن کو ہاتھ تک نہیں لگایا  
گیا۔ اور کیا عجب ہے کہ وہ تحقیق سے ایسے ثابت ہوں جن کو رمل اور نجوم پر فوقیت  
حاصل ہو شاید بعض علوم تو ایسے ہوں جن کی ابھی تک تحقیق ہی نہ ہو سکی۔ اس کا علم تو  
نہ اسے عالم الغیب کو ہی ہے۔ مگر بعض علوم ایسے ہیں کہ جو دریافت ہوئے۔ مگر زمانے  
نے ان کی قدر و اہمیت نہیں کی۔ یا کھل تحقیق نہ ہو سکی اور وہ پیدا ہو کر گویا فکا ہو چکے بعض  
کتبوں میں بہت بہت ان کا پتہ تو چلتا ہے لیکن وہ معدوم نہیں ہوئے اور رمل و جفر کی طرح  
ان کی قدرت نہیں ہوئی۔ یہاں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ علوم تحقیق میں صحیح ثابت نہیں  
ہوئے اس لئے ان کو ان کے ان کو ترک کر دیا۔ اگر ان میں کوئی واقعیت ہوتی تو یقیناً وہ ترقی  
کرتے مگر میں اس کا قائل نہیں ہوں۔ اس لئے کہ وہ علوم بالکل اوصور سے پائے گئے اور  
جب تحقیق ہی کامل نہ ہو سکی تو پھر ان پر نااہلیت کا اطلاق صحیح نہیں۔ اگر وہ کامل کو پھر نااہل  
ثابت ہوتے تو یہ اعتراض صحیح تھا۔ مثلاً ازاں ایک علم الحروف بھی ہے۔ جس کو اہل علم  
نے ایسا بھلا دیا ہے۔ گویا وہ دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ میں نے بعض کتابوں میں اس علم کی  
جھلک پائی تو مجھے تحقیق کا شوق ہوا۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ اس قسم کے کام سلاطین وقت  
کی امداد سے ہوتے ہیں۔ اول تو روپے کی ضرورت ہے۔ بعد ازاں ایسے رسوخ کی



ضرورت ہے جس سے پرانے کتب خانوں تک رسائی حاصل ہو اور فقیر شفق کے پاس نہ  
دولت ہے کتابیں جمع کر سکے نہ اتنی ہی قوت ہے کہ وہ کتب خانوں تک رسائی حاصل کر  
سکے۔ بہر حال چونکہ شوق تھا اس لئے مجھ کو تاہ دست کی جہاں تک دست درازی ممکن  
تھی اس علم کو پیدا کیا۔ کچھ کتابوں سے نکالا کچھ اپنے اجتہاد اور اختراع سے کام لیا اور ایک  
علم کی صورت میں آپ کے سامنے پیش کر دیا۔ چونکہ دنیا میں یہ پہلی تصنیف ہے اور پہلی  
تحقیق ہے یقیناً اس میں بعض خامیاں بھی ہوں گی۔ لیکن کوئی علم کسی ایک شخص کی وجہ  
سے معراج کمال پر نہیں پہنچا بلکہ بمصداق ہر کہ آمد عمارت نو ساخت دنیا میں صاحب طبع  
پیدا ہوتے گئے اور اس علم میں افروز کرتے گئے۔ یہاں تک کہ وہ علم کامل ہو گیا بہت ممکن  
ہے کہ کوئی اور اللہ کا بندہ اس علم کو ترقی دے اور یہ علم بھی مخلوق کو مفید ہو۔ میری تحقیق  
کے دوران میں برادران ہندو کے یہاں مجھے اس علم کی ایک جھلک معلوم ہوئی اس کا نام  
علم کیرل ہے۔ اور گو ہندوؤں کے یہاں بھی کوئی بسیط اور مفصل بحث علم کیرل پر نہیں  
ملتی۔ تاہم بعض چھوٹے چھوٹے رسالے ضرور ملے۔ ان رسائل کے مؤلفین جو ہندو  
اصحاب ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ یہ علم پراچین علموں سے ہے۔ چونکہ میں پراچین علوم سے  
واقف نہیں ہوں اس لئے کہ وہ میری زبان اور میرا علم نہیں ہے۔ اس لئے دعویٰ کی  
تصدیق یا تکذیب نہیں کر سکا۔ لیکن اس قدر عرض کروں گا کہ یہ علم بھی اہل ہندو کے  
یہاں متروک ہے اور کوئی اس سے کام نہیں لیتا۔ مگر اسلامی کتب خانے میں بھی ایک علم کا  
وجود پایا جاتا ہے۔ جس کا نام علم الاعداد ہے اور اس فن میں کئی مقالے کتابوں میں ملتے  
ہیں۔ ہاں مدون نہیں اور تمام و کمال علمی صورت میں آج تک پیش نہیں ہوا۔ میں نہیں  
کہہ سکتا کہ علم کیرل اور علم الاعداد ایک دو شے ہوں گے ان دونوں کی صورتیں تقریباً ملتی  
جلتی ہیں۔ اگرچہ قواعد و ضوابط میں فرق ضرور ہے۔ اگر علم کیرل اور علم الاعداد ایک ہی  
شے ہیں تو پھر یہ تحقیق دشوار ہے کہ آیا ہندوؤں کے اسلاف نے اس علم کا چرچہ لوڑا کہ  
اسے علم کیرل سے منسوب کیا۔ یا اسلاف اسلام نے علم کیرل کی تصحیح کرتے ہوئے علم

الاعداد کی بنیاد رکھی واللہ اعلم بحقیقۃ حالہ بہر حال علم الاعداد  
ایک خاص علم ہے اور علم جفر کے مستند کی برابر اس کا پایہ ہے۔ چونکہ یہ علم اب تک  
مدون نہیں ہوا تھا۔ اس لئے کئی جگہ مجھے اپنے اجتہاد سے کام لینا پڑا اور علم الاعداد کو مدون  
کرنے میں جس جگہ ضرورت پڑی میں نے اپنی تحقیق اور اجتہاد سے اس کو مکمل کیا چونکہ  
میں ایک ناکارہ انسان ہوں اور لفظی لازمہ انسانیت ہے اگر کسی اہل علم اور صاحب فن  
کو کوئی لفظی معلوم ہو تو یقیناً اصلاح کریں و عاتو فیقی الا باللہ میں نے  
اس علم کا نام بھی علم الاعداد رکھا ہے۔ میں سب سے پہلے اس علم کے اصول بیان کرتا  
ہوں بعد ان اسعد کذا اللہ تعالیٰ فی الدارین جب اس علم سے

سوال حل کرو تو پہلے پانچ روپیہ کی شیرینی و فاتحہ شریف دے کر اس کا ثواب پہلے نذر اللہ کر دو پھر  
انبیاء اولیاء و علالہ کے اور عاتو المسلمین کو پہنچا کر بچوں پر تقسیم کر دو۔ بدون فاتحہ کے  
کوئی سوال حل نہ کرو۔ اگر ایک نشست میں اس سوال مختلف دیکھنا ہیں تو ہر سوال کے لئے پانچ  
روپیہ کی شیرینی اور فاتحہ ہے۔ اگر بغیر فاتحہ کے سوال حل کریں گے تو جواب برآمد نہ ہو گا اور  
اگر جواب برآمد ہو بھی گیا تو صحیح نہ ہو گا۔ ہاں جو صاحب بطور مشق و تحصیل علم سوال حل کریں  
ان پر فاتحہ ضروری نہیں۔ اگر ایسا موقع ہے کہ شیرینی اس جگہ نہیں مل سکتی تو پانچ روپیہ یہ نیت  
فاتحہ الگ رکھ دو اور پھر اس کی شیرینی سکا کر فاتحہ دلا دو۔ یہ پیسے سوال کرنے والے سے پہلے  
لو۔ اگر مسائل اپنی طرف سے زیادہ پیسے دیوے تو وہ مسئلہ کا حق ہے۔ اگر ان پانچ پیسے میں کل  
یا جزء سوال حل کرنے والا اپنے صرف میں لائے گا تو وہ خائن اور گناہ گار ہے اور اس کا خطہ  
کر دو جو اب بھی صحیح نہ ہو گا۔ آپ کو واضح رہے کہ بے زکوٰۃ اس کے کوئی عمل کام نہیں رہتا۔  
اس علم کی زکوٰۃ فی سوال پانچ روپیہ ہے۔ اگر یہ پیسے بجائے شیرینی کے کسی غریب سستی کر دے  
دیکھ جائیں تو جائز ہے۔ یہاں تک کہ اگر سوال حل کرنے والا خود ہی محتاج ہے تو اپنے صرف  
میں لا سکتا ہے۔ نمبر دوم۔ عامل خود کو غیب میں نہ کہے بلکہ اپنے دل سے اقرار کرے کہ عالم  
غیب حقیقی خدا ہے اور اس کے حکم کردہ علم سے اس کا رسول و حق ہے۔ خدا اسے علم



نے اپنے بعدوں کی آگاہی اور آسانی کے لئے یہ علم اپنے خاص بعدوں کو عطا فرمایا ہے  
 بالکل اسی طرح جس طرح طب اور حکمت عطا فرمائی ہے۔ یہ علم بھی ماتحت حکمت ہے  
 ومن یوت الحکمہ فقد اوتی خیرا کثیرا نمبر سوم مال کا  
 پاک و صاف ہونا ضروری ہے۔ اگر مسئول مسلمان ہے تو وضو شرط ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ  
 سوال حل کرنے سے قبل دو رکعت نماز نفل بہ نیت استحارہ پڑھ کر پھر سوال حل کرے  
 چونکہ جواب صاف برآمد ہو گا۔ نمبر چارم سوال حل کرتے وقت رو بہ قبلہ ہو  
 اور بیٹھ سوال کو زعفران سے سفید کاغذ پر حل کیا کرے۔ ہاں اگر کسی جگہ زعفران یا سفید  
 کاغذ میسر نہیں تو پھر جس طرح ممکن ہو سوال حل کرے۔ بہر حال پاکیزگی اور طہارت کا  
 لحاظ رکھے۔

اس علم کے قواعد بیان کرنے سے قبل ایک ضروری مقدمہ بیان کرنا ہے۔ عربی  
 زبان ۲۸ حروف سے مکمل ہے اور فارسی زبان میں چار حرف یعنی پ، ت، ج، ڈ، گ زیادہ  
 ہیں اور ث، ذ، ژ میں حرف اردو میں آتے ہیں۔ فارسی زبان میں بھی نہیں آتے۔ چونکہ  
 زبان اردو تمام زبانوں سے مخلوط ہے اور اس میں بکثرت ایسے الفاظ مستعمل ہیں جو فارسی  
 اور عربی میں نہیں۔ جیسے ٹاٹ، نین، بنوا، ہڈی، ڈال، ڈعا، ریز، دیوڑی وغیرہ لفظ البجہ  
 میں ان کے واسطے کوئی اعداد نہیں اور اس کے بدل میں خود محققین کا اختلاف ہے۔ مثلاً  
 کوئی صاحب گاف کو گاف سمجھ کر گاف کے بیس عدد لیتے ہیں۔ اسی طرح اور کوئی صاحب  
 گیلان اور جیلان پر منطبق کرتے ہوئے گاف کو جیم سمجھ کر تین عدد لیتے ہیں۔ اسی طرح  
 بیل کو بیل سمجھ کر یا کے عدد انٹی لیتے ہیں اور بعض پ کو ب تصور کرتے ہوئے دو عدد لیتے  
 ہیں۔ غرض کہ یہ اختلافات ہیں جو عالمین میں باہمی چلے آتے ہیں لیکن ہمارے پاس کوئی  
 معیار نہیں ہے جس سے ہم صحیح اندازہ لگا سکیں کہ پ کے اسی عدد صحیح ہیں یا دو۔ اکثر  
 ناموں کے عدد نکالنے میں یہ مسئلہ پیش آتا ہے اور جس طرح جی چاہے عدد لے لے۔ یہ  
 کوئی میزان تو ہے نہیں کہ صحیح یا غلط معلوم ہو۔ لیکن علم الاسرار ایک میزان ہے۔ اس

میں صحیح اور غلط کا اندازہ ہوتا ہے۔ مگر مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ بعض جگہ پ کے عدد لیتے  
 ہیں جو اب صحیح آیا۔ بعض جگہ پ کے ۲ عدد لیتے ہیں جو اب صحیح آیا۔ بعض جگہ ۳ عدد  
 کام آتا ہے۔ ۸۰۔ یہ ایک ایسی مشکل تھی جس نے مجھے میحوں پریشان رکھا کسی کتاب  
 میں میں نے اس موضوع پر کوئی بحث نہیں دیکھی۔ جو جس کے دل میں آتا ہے وہ عدد لے  
 جاتا ہے۔ کسی نے ہمت ہی بڑی دلیل پیش کی تو عربی کا کوئی اسم پیش کر دیا جس میں اس کا  
 بدل لیا گیا تھا۔ مگر یہ ایک ایسی بحث ہے جو طول طویل ہے۔ آخر کار مجبور ہو کر میں نے  
 اپنے تجربہ سے ایک خاص نقش تیار کیا اور اسکے عدد معین کئے۔ میں یہ واضح کر دیتا چاہتا  
 ہوں کہ یہ اعداد جو ان حروف کے میں نے لئے ہیں یہ اس علم کے ساتھ مخصوص ہیں اور  
 دوسری جگہ تعلیمات میں اسے نہیں لیا جاسکتا اور اگر کوئی صاحب پس تو ان کی رائے ہے  
 اور کوئی صاحب یہ بھی دریافت نہ کریں کہ یہ اعداد ان حروف کے کس حساب سے لئے  
 ہیں۔ ہاں علم الاسرار میں ان حروف سے کام لے کر دیکھیں اور تجربہ کریں بکلم خدا یہ ہی  
 عدد کام دیں گے۔ اگر بالعرض کسی جگہ کوئی عدد کام نہ دے اور کسی کی تحقیق میں اور کوئی  
 عدد مستحکم کام دیتا ہو تو بے شک وہ میرے عدد کو خارج کر کے اپنا جوڑو اور محققہ عدد رکھ  
 سکتے ہیں لیکن میرے تجربہ سے یہ عدد اس وقت صحیح ہیں۔ اس نقش کو ثوب ذہن نشیں  
 رکھ لے علی اللہ میں اس میں جگہ جگہ کام دیں گے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

یہ اعداد میری مدت کی کاوش طبع کا نتیجہ ہیں اور جیسا کہ میں نے عرض کیا جس وقت



آپ اس علم پر عبور حاصل کر لینگے اس وقت معلوم ہو گا کہ اس علم میں انہی اعداد کی ضرورت ہے اور بغیر ان اعداد کا اور کوئی چارہ کار نہیں اور بغیر ان اعداد کے لئے چارہ کار نہیں ہے اور جیسا کہ میں نے سابق میں عرض کیا ہے یہ اعداد مخصوص ہیں علم الاسرار سے لیکن حروف کے جو اعداد مشہور ہیں۔ وہ ابجد کشی اور قمری ہیں چوں کہ علم الاسرار میں ابجد کے مشہور اور معینہ اعداد سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کا اندراج ضروری ہے لیکن جو اعداد کے عربی حروف سے باہر ہیں اور ان کے تحت میں بھی وہی اعداد ہیں وہ عربی میں اس حرف کے لئے مقرر ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ عرب اور ایران کی ہمسائیگی اور قرب اس بات کا متقاضی ہے کہ فارسی الفاظ کو اہل عرب معرب کریں اور عربی الفاظ کو اہل فارس مغرب کریں۔ کیونکہ دونوں اقوام دوش بدوش ہیں اور باہمی تجارت اور آمد و رفت اور سلسلہ ملاقات رہتا ہے اسی طرح سیاسی میل جول نے مجبور کیا کہ وہ انگریزی "جرمنی" فرانسیسی وغیرہ کی تعریب کریں لیکن اردو اور ہندی سے اہل عرب کو نہ سیاسی تعلق ہے نہ تمدنی۔ اس لئے اردو اور ہندی کی تعریب ہوئی کیوں کہ کوئی خاص تعلق معرب کرنے کا نہیں ہے۔ مثلاً "دو" "چھ" "گازی" "واضحی" "چو کھٹ" "کھٹ" "گرت" اردو میں مستقل ہیں۔ اگر بدقت "دال" "کابل" "دال" اور "ڑے" "کابل" "دال" "مان" ہیں تو پھر تحقیق و شواہد ہے کہ تجاریم حضرت موت "بجہ" "مصر" "فلسطین" "شام" "عراق" "سب" جگہ یہ بدل تسلیم ہے۔ اہل دانش پر مخفی نہیں کہ ہر چند سال کے بعد زبان میں نئے نئے الفاظ بنتے اور تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور پھر یہ بھی مسلم ہے کہ ہر صوبہ کی زبان میں فرق ہوتا ہے اور صوبہ پر موقوف نہیں۔ ایک شہر سے دوسرے شہر کی زبان میں فرق ہوتا ہے بلکہ ہر شہر میں کئی قسم کی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہر پیشے کی اصطلاحات جدا گانہ ہوتی ہیں۔ اس اختلاف کا یہ اثر ہوا کہ عالمین میں بھی اختلاف پیدا ہوا۔ کوئی کاف کو کاف مان کر کاف کے ہیں عدد لیتے ہیں اور کسی نے کاف کو جیم مان کر تین عدد لئے ہیں۔ اسی طرح (ج) جیم مان کر بعض نے تین عدد لئے ہیں اور بعض نے بقاعدہ عربی ج کو صاد مان کر نوے عدد لئے ہیں۔ کیونکہ ج کا

بدل عربی میں سادہ جیسے ہیں، لیکن ان تمام اختلافات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے نو مذہب اختیار کیا وہ ذیل سے معلوم کریں۔ اگر بالخصوص آپ کو کوئی اختلاف ہو تو آپ اس اختلاف کو دوسری جگہ استعمال کریں۔ علم الاسرار میں یہ عددی سیاق اور یہ سمجھ لو کہ مندرجہ ذیل اعداد میں جس جگہ اختلاف ہے اس کا اثر علم الاسرار پر نہ ہو گا۔ کیونکہ میری عرصہ کی تحقیق سے ثابت ہو گیا ہے کہ علم الاسرار میں یہی عدد کام میں آئے۔



ایکچھ شمش

ا	ب	پ	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش
ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و
ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ
ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک
گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز
س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و
ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه
ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و
ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز
ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح
ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج
ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ
ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د
ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ
ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر
گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز
ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س
ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش
و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض
و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط
ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ
ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع
ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف
خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک
ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ
ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن
ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی
س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و
ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه
ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و
ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز
ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح
ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج
ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ
ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د
ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ
ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر
گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز
ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س
ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش
و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض
و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط
ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ
ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع
ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف
خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک
ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ
ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن
ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی
س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و
ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه
ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و
ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز
ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح
ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج
ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ
ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د
ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ
ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر
گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز
ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س
ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش
و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض
و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط
ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ
ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع
ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف
خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک
ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ
ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن
ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی
س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و
ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه
ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و
ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز
ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح
ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج
ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ
ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د
ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ
ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر
گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز
ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س
ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش
و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض
و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط
ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ
ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع
ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف
خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک
ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ
ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن
ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی
س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و
ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه
ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و
ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز
ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح
ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج
ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ
ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د
ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ
ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر
گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز
ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س
ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش
و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض
و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط
ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ
ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع
ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف
خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک
ذ	ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ
ر	ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن
ز	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی
س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و
ش	ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه
ص	ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و
ض	ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز
ط	ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح
ظ	ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج
ع	ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ
ف	ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د
ق	ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ
ک	گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر
گ	ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز
ن	ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س
ی	و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش
و	ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
ه	و	ز	ح	ج	خ	د	ذ	ر	ز				

ایچہ قمری

مف	ا	ب	ج	د	هـ	و	ز	ح	ط	ق
قیمت	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
	ک	ل	م	ن	ی	ع	ف	ص	ق	ر
	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰
	ش	ت	ث	خ	ا	ط	ک	ج	هـ	ز
	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰	۱۱۰۰	۱۲۰۰



اب تین قسم کے اعداد آپ کے سامنے ہیں اور ان ہی اعداد پر علم الاسرار کا دار و مدار ہے۔ علم الاسرار ایک خاص علم ہے آپ کو معلوم ہو کہ نجوم ہو یا رمل، علم الہیہ ہو یا علم النفس یا کوئی علم ہو نہ وہ علم غیب ہے نہ اس کے حاصل کردہ جواب نوشتہ تقدیر ہیں۔ نہ رمانی اور نجومی اور جفار عالم الغیب ہیں۔ یہ علوم ظنی ہیں اور ظن یقین نہیں ہو سکتا۔ جفر بھی علم ریاضی کا ایک شعبہ ہے اور جو شخص علم ریاضی کا واقف ہو گا وہ جفر اور مستحصلہ میں کچھ نہ کچھ حاصل کرے گا۔ میں اس بات کا قائل نہیں کہ علم جفر اور ان شیعہ کے ساتھ مخصوص ہے جیسا کہ اہل تشیع کا خیال ہے میں اسے علم ہی سمجھتا ہوں جو کوشش کرے گا لالہ انسان الامامعی ○ رہا امداد نہیں کا سوال تو یہ مانی ہوئی بات ہے کہ کوئی علم اور کوئی کام بے مدد نبی کے درست نہیں ہوتا۔ ہاں علم جفر میں اس قدر خصوصیت زیادہ ہے کہ اس میں خدا سے عالم الغیب کی خاص امداد کی ضرورت ہے اور جب تک فضل ربانی شامل حال نہ ہو علم و فضل کام نہیں دیتا۔ لیکن طلب صارت ہو تو امداد غیبی بھی بخل نہیں کرتی۔ تاہم یہ کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ جو اب بطریق مستحصلہ علم جفر سے حاصل کیا جائے۔ وہ حکم خدا یا نوشتہ تقدیر ہے بلکہ ظن کا پہلو اس میں بھی ہے۔ ہاں بہ نسبت اور علوم کے اس میں صداقت کا پہلو زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ علم الاسرار بظاہر ایک مخصوص علم ہے جس کو رمل نجوم جفر سے کوئی تعلق نہیں مگر اندک تامل اور غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ علم الاسرار علم جفر کا ایک باب ہے اور اس سے حاصل کردہ جواب مستحصلہ کی ایک شاخ ہے۔ اور جب علم الاسرار علم جفری نوع اور اس سے اخذ کردہ جواب مستحصلہ کا ایک باب ہے تو ظاہر ہے یہ دشوار اور مشکل بھی ہے۔ میں حتی الوسع اس کو نہایت سلیس اور عام فہم اردو میں بیان کر رہا ہوں اور جگہ جگہ مثال بھی دے رہا ہوں۔ لیکن پھر بھی کسی علم کا سمجھ لینا اور پڑھ لینا اور بات ہے اور اس کام کو کرنا اور بات ہے یہ غلط ہے کہ جس شے کی ترکیب معلوم ہو جائے ہم اسے کر سکتے ہیں۔ ایک مویجی جوتے جیتا اور پیوند لگاتا ہے۔ اس کے اجزاء اور ترکیب آپ سے پوشیدہ نہیں

مگر آپ جوتی میں پیوند نہیں لگا سکتے چاہے عربی اور فارسی کے فاضل ہیں۔ اجزاء اور ترکیب کے معلوم ہونے سے کسی شے کا پتہ نہیں آتا ہم کو معلوم ہے رمل آگ اور پانی سے چلتی ہے اور لوہے کا انجن ہے مگر ہم انجن نہیں بنا سکتے اور نہ آگ اور پانی سے متحرک کر سکتے ہیں۔ اسی طرح صرف عمل کی ترکیب معلوم ہونے یا عمل معلوم ہو جانے سے کوئی شخص عمل میں قوت پیدا نہیں کر سکتا کیوں کہ یہ ایک ہی علم ہے اس مقالہ سے صرف یہی فرض ہے کہ علم الاسرار کے قواعد پڑھ کر بھی اگر آپ سے کوئی سوال ابتداء میں حل نہ ہو سکے اور جواب بد آئے تو آپ بد دل نہ ہوں بلکہ محنت اور کوشش کریں بلکہ خدا آپ پر سوال کا جواب صاف صاف نکال لیا کریں گے۔ ابتدا میں ہر علم سے کام لینے میں دشواری ہوتی ہے اور جب اس فن میں مہارت پیدا ہو جاتی ہے تو وہ کام آسان ہو جاتے ہیں اب انکی ترکیب خود سے معلوم کریں۔ اپنے سوال کو مختصر کر کے عبارت میں لکھیں۔ مگر سوال جس قدر مختصر ہو سکتا ہو اس قدر مختصر کریں۔ آپ کو زیادہ زحمت نہ ہو اور حساب لمبا چوڑا نہ ہو جائے۔ اگر سوال طویل ہو گا تو وہ اس قدر وسیع ہو جائے گا کہ اس کا کھتہ اور حساب لگانا مشکل ہو جائے گا۔ ہاں جب تمام قوانین پر عبور ہو جائے اور تمام حقائق آپ غالب آجائیں تو پھر جس قدر طویلانی اور لمبا چوڑا سوال آپ اس سے نکالیں گے۔ لیکن یہ قانون واضح رہے کہ اگر آپ کا اپنا سوال ہے تو یکسوئی کے ساتھ اندہ کا نام لے سوال قائم کریں۔ جس جو الفاظ سوال کے قدرت سے آپ کے دل میں پیدا ہوں۔ وہ سبہ تریم اور تنسیخ اور کی بیشی کے آپ لکھ لیں۔ اگر مسائل کوئی دوسرا ہے تو اس سے کہہ دیجئے گا اپنے سوال کو مختصر کر کے کہیں جو سوال اس کے حصے سے نکلے وہ ہی لکھ لو اس میں کمی بیشی نہ کرو۔ اب سوال آپ نے لکھ لیا اس سوال کے حروف جدا جدا (مکتوبی حالت میں) یعنی علیحدہ علیحدہ حروف ہیں۔ مثلاً سوال ہے؟ سفر کروں یا نہیں؟ اس کو بسط کیا تو یہ حالت ہوئی س ف ر ک ر ت و ن ی ن ا ن تھ می ت جب حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھ لیا تو ہر حرف کے تحت میں پہلے ابجد حشی کے عدد لکھو اور اس حرف



کے ابجد شمسی میں معین ہیں مثلاً س 'ف' 'ر' 'ک' 'ر' 'و' 'ن' 'ی' 'ا' 'ن' 'ہ' 'ی' 'ن' 'بعد ازاں ان حروف کے تحت میں اعداد ابجد قمری سے لکھو (جو عدد ان حروف کے لئے ابجد قمری میں مقرر ہیں) مثلاً س 'ف' 'ر' 'ک' 'ر' 'و' 'ن' 'ی' 'ا' 'ن' 'ہ' 'ی' 'ن' اب ہر دو اعداد کو باہمی ضرب (x) دے کر اعداد کی تیسری سطریار کرو۔ مثلاً سوال میں پہلا حرف سین (س) ہے۔ اس کے اعداد ابجد شمسی سے ۳۰ ہیں اور ابجد قمری سے ۶۰ ہیں۔ دونوں کو باہمی ضرب دیا ۱۸۰۰-۶۰x۳۰۔ دوسرا حرف فے (ف) ہے۔ اس کے اعداد ابجد شمسی سے ۲۰۰ ہیں اور ابجد قمری سے ۸۰ ہیں۔ دونوں کو باہمی ضرب دیا ۱۶۰۰۰-۸۰x۲۰۰۔ تیسرا حرف رے (ر) ہے اس کے اعداد ابجد شمسی سے ۱۰ ہیں اور ابجد قمری ۲۰۰ ہیں۔ دونوں کو باہمی ضرب دیا ۲۰۰۰-۲۰۰x۱۰۔ چوتھا حرف کاف (ک) ہے۔ اس کے اعداد ابجد شمسی سے ۳۰۰ ہیں۔ اور ابجد قمری سے ۲۰ ہیں۔ دونوں کو باہمی ضرب دیا ۶۰۰۰-۲۰x۳۰۰۔ پانچواں حرف رے (ر) ہے (دیکھو حرف نمبر ۳ یعنی ۲۰۰۰) چھٹا حرف واو (و) ہے۔ اس کے اعداد ابجد شمسی سے ۸۰۰ ہیں اور ابجد قمری سے ۶ ہیں۔ دونوں کو باہمی ضرب دیا ۴۸۰۰-۶x۸۰۰۔ ساتواں حرف نون (ن) ہے۔ اس کے اعداد ابجد شمسی سے ۷۰۰ ہیں اور ابجد قمری سے ۵۰ ہیں۔ دونوں کو باہمی ضرب دیا ۳۵۰۰-۵۰x۷۰۰۔ آٹھواں حرف یا (ی) ہے۔ اس کے اعداد ابجد شمسی سے ۱۰۰۰ ہیں اور ابجد قمری سے ۱۰ ہیں۔ دونوں کو باہمی ضرب دیا ۱۰۰۰۰-۱۰x۱۰۰۰۔ نوں حرف الف (ا) ہے۔ اس کے اعداد دونوں ابجدوں میں ایک ہیں۔ لہذا ۱x۱-۱۔ دسواں حرف نون ہے (دیکھو حرف ۷ یعنی ۳۵۰۰۰) گیارہواں حرف ہا (ہ)۔ اس اعداد ابجد شمسی سے ۹۰۰ ہیں اور ابجد قمری میں ۵ دونوں کو باہمی ضرب دیا ۴۵۰۰-۵x۹۰۰۔ بارہواں حرف یا (ی) ہے (دیکھو حرف ۸ یعنی ۱۰۰۰۰) تیرہواں حرف نون (ن) ہے (دیکھو حرف ۷ و حرف ۱۰ یعنی ۳۵۰۰۰) اب تیسرا اعداد ان تمام حروف کا جو باہمی ضرب دیئے سے پیدا ہوا یہ ہے۔ ۱۸۰۰۰-۱۶۰۰۰-۲۰۰۰۰-۳۵۰۰۰-۲۸۰۰۰-۲۰۰۰۰-۱۰۰۰۰-۳۵۰۰۰-۱-۱۰۰۰۰-۳۵۰۰۰-۲۸۰۰۰-۲۰۰۰۰-۱۰۰۰۰







ہو اب یہ ہو جاتا ہے لیکن بعض دفعہ جواب میں وجہ کی پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا المبرہم کا  
 اختیار ہے کہ آپ حروف زائد کو بھی علاوہ تکررات کے کر سکتے ہیں یعنی آپ کے جواب  
 کے لئے جس قدر حروف کی ضرورت ہے تو آپ قشاپہ حروف کو بدل سکتے ہیں۔ مثلاً ب  
 ت سے ج کو ج سے۔ ب پ ت ث باہم قشاپہ ہیں۔ ج ج ج ج باہم قشاپہ ہیں۔ و و و  
 باہم قشاپہ ہیں علی ہذا القیاس۔ س ش ض ط ظ ع غ وغیرہ بس ان چار اختیارات کے  
 استعمال سے آپ جواب حاصل کر سکیں گے۔ بعون اللہ تعالیٰ ہرگز کوں نے فرمایا ہے کہ یک  
 من علم را وہ من عقل باید اور یہ علوم علم ریاضی کا ایک شعبہ ہیں اور بعض اوقات ایسے  
 پیچ در پیچ ہو جاتے ہیں کہ عقل کام نہیں کرتی اگرچہ میں نے نہایت بسط و شرح سے  
 آسان اور عام فہم عبارت میں سب طریقہ بیان کر دیا ہے۔ لیکن اب بھی آپ کو مانع پاشی  
 اور فکر بلیغ کی ضرورت ہے۔ صرف میری تحریر سے کام نہ چلے گا میں تو ایک رہنما ہوں۔  
 راستہ پر چلنا آپ کو ہی ہو گا۔ علاوہ ازیں یہ علوم نعوذ باللہ علم غیب تو ہیں نہیں کہ ہر مرتبہ  
 تیرے نشانے پر بیٹھے۔ اگر سو سوالوں میں سے دو سوالوں کا جواب ناظر نہ ہو تو قابل اعتراض  
 نہیں۔ نہ تعجب اور نہ رت ہے۔ آخر ایک انسانی حساب ہے سو فیصدی تو احکام خداوندی  
 ہیں انسانی کام ننانوے فیصدی ہوتے ہیں۔ اگر انسان کا علم بھی سو فیصدی ہو جائے تو پھر علم  
 خداوندی اور علم انسانی میں تفاوت نہ رہے گا۔ جمالت انسان کی فطرت ہے ان الا  
 نسان کان ظلوماً جھولاً (تحقیق انسان ظالم اور جاہل ہے) ہو میرے  
 تجربہ اور تحقیق میں تمہا میں نے بیان کر دیا۔ اب آپ کو نفع پہنچانا اور تجربے کے بعد صحیح  
 ہو نایہ قدرت کے زبردست اختیار میں ہے میں خود کم گشت کوئے جمالت ہوں من  
 خویشتن گم ام کرار ہیری کنم جو قدرت نے لکھوایا لکھ دیا۔ اب جو قدرت  
 آپ سے لکھوائے گی آپ لکھیں گے۔ بظاہر قلم میرے ہاتھ میں اور آپ کے ہاتھ میں  
 ہے مگر حقیقتاً وہ خود نہیں چل رہا ہے نہ ہمارے اختیار میں ہے۔ اس قدرت والے رب  
 کے اختیار میں ہے بعض وقت ہم فاش غلطی کر جاتے ہیں اور ہماری نگاہوں پر پردہ چڑھ جاتا

ہے ہم اپنی غلطی کو نہیں بکڑھتے اور قاعدہ کو غلط کر دیتے ہیں کم از کم میرا تجربہ تو یہی ہے  
 کہ بعض وقت میں فاش غلطی کر جاتا ہوں اور مجھے اپنی غلطی نہیں دکھائی دیتی اور جواب دے  
 کر آدہ نہیں ہوتا یا غلط برآمد ہوتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ سوال اور جواب صرف حروف کا  
 تبدیل ہے۔ جب حروف کے پیدا کرنے میں غلطی ہوگی تو جواب کس طرح صحیح برآمد  
 ہو گا۔ کیوں کہ حرف صحیح بنیاد ہیں اور کوئی جملہ حروف سے ہی بنتا ہے اور سب سے سچی ہوتا  
 ہے۔ جب حروف میں غلطی ہوگی تو جواب میں ضرور غلطی ہوگی ہر حال خدا آپ کی مدد  
 کرے اور علم کا سرور آپ کے جملہ مقاصد میں کام آئے و ما توفیقی الا  
 باللہ



مقدمہ

ہر اور ان علوم کا یہ دعویٰ صحیح نہیں کہ علم نجوم ان کی ہی قوت دماغی کا نتیجہ ہے بلکہ  
 اہل عرب اپنے زمانہ ترقی میں اس قدر اس علم میں ترقی کی ہے کہ جس کو دیکھ کر حیرت ہو  
 جاتی ہے۔ اتفاق سے حضور علیہ السلام کی بعض احادیث ایسی ملتی ہیں جن سے کائنات کی  
 بات چینی کرنے کی ممانعت ہے لیکن مدخبر اسلام کی ممانعت صرف اتنی بات کے لئے  
 ہے کہ آپ کسی کائنات کی بات نہ کر سکیں یا نہ شہادت نہ سمجھ لیں بلکہ عالم الغیب خدا کو ہی  
 تصور کریں اور ان علوم کو غیبات کی حد سے آگے نہ بڑھایا یہ ایک حساب ہے اور اس کا  
 تعلق طب اور علم ریاضی سے ہے۔ آپ اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ ایک طبیب طاق  
 نبض پر ہاتھ رکھ کر جسم کی تمام اندرونی حالت معلوم کر لیتا ہے حالانکہ وہ نہ جگر چیرتا ہے نہ  
 ہیٹ پھاڑتا ہے۔ مگر یہ ایک علم ہے اور نبض کی حرکت اور ہیٹ سے تمام اندرونی کیفیت  
 طبیب پر عیاں ہو جاتی ہے۔ فی زمانہ آپ کے سامنے گراموں فون ہے۔ جب گانے والا  
 کوئی نغمہ گاتا ہے تو اس کا تمام زیر و بم سیاہ پلیٹ پر محفوظ ہو جاتا ہے اور جب سولی ان  
 نقوش پر سے گذرتی ہے تو تمام نغمہ کو دوبارہ اڑتی ہے۔ ادنیٰ تغیر اور اندک خلوت سطر



کے نعر اور سوئی کے نعرہ میں نہیں ہوتا۔ بس یہ ہی حال سیارگاں کا ہے۔ انسان سیاہ پلیٹ ہے اور قدرت یا قسمت نعرہ ہے اور سیارگاں کی گردش سوئی ہے۔ جب سیارگاں کی گردش انسان پر اثر کرتی ہیں تو وہ حالات عیاں ہوتے جاتے ہیں جو قدرت نے لکھے دیے ہیں۔ اب اعتراض یہ باقی رہ جاتا ہے کہ ہم صرف پلیٹ کو دیکھ کر نہیں بتا سکتے کہ اس میں کون سا گیت بھرا ہے تاوقت کہ وہ گایا نہ جائے۔ جب انسان پر کوئی حال وارد ہو جائے تو اب ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ فلاں حالت ہے۔ قبل از وقت وارد حال معلوم کرنا ایسا ہی مشکل ہے جس طرح صرف پلیٹ دیکھ کر کوئی نعرہ معلوم کر لے (گانے سے قبل) لیکن آپ اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ واقعی آپ صرف پلیٹ دیکھ کر نہیں بتا سکتے کہ کون سا نعرہ اس میں بھرا ہے اور کس طرح پلیٹ میں وہ سب نعرہ بند ہے جو مغنی نے گایا ہے لیکن گراموفون کا موجد اور کارخانہ کا مہجران تمام رازوں سے واقف ہے۔ بس جو شخص اس علم سے واقف ہے وہ جانتا ہے کہ اس سیارے کی گردش کا کیا نتیجہ ہو گا۔ ریل گاڑی چٹاوار سے گزرتے کو پٹی۔ ایک نو وارد جس نے پہلی مرتبہ سفر کیا ہے نہیں بتا سکتا کہ راستہ میں کس کس جگہ گاڑی ٹھہرے گی۔ کس کس جگہ دریا کے پل آئیں گے۔ کس کس جگہ پہاڑوں کے درے سے گزرنا ہو گا۔ کس جگہ چڑھائی آئے گی اور کس جگہ اتار گرا لیں اور انچور اور گارڈ کے سامنے پشاور سے گزرتے کلب نقشہ ہے۔ وہ انچ انچ بھرا زمین سے واقف ہے۔ اس کی نگاہ پشاور سے گزرتے تک سب دیکھ رہی ہے اور اس سفر کا تمام نتیجہ اسے معلوم ہے۔ پس اسی طرح لمبے چوڑے سمندر اقطاب نما بتا رہا ہے کہ ہم کس سمت جا رہے ہیں۔ اسی طرح سیاروں کی رفتار سے انسانی زندگی گالی کا پتہ چلا یا جاسکتا ہے اور سائنس نے آج اس قدر محیر العقول کارنامے پیش کر دیے ہیں کہ ان کے سامنے علم نجوم سے پیشین گوئی کوئی وقعت ہی نہیں رہتی۔ باقی سیارگاں کے اثر سے کوئی ایسی ہوش انکار نہیں کر سکتا۔ موسم کی تبدیلی، دن رات کا تغیر، پھلوں اور پھولوں پر رنگ و روغن، بیمار و تندرست سیارگاں کا ہی اثر ہے۔ طب کا تحقیق کردہ مسئلہ ہے کہ ہوائی چاندنی میں زیادہ ہو جاتا ہے

اسی طرح بخار بھی چاندنی میں تیز ہو جاتا ہے۔ میں اپنے رسالہ روحانی عالم میں سائنس سال سے ہر ماہ علم نجوم پر بحث کر رہا ہوں اور ۱۹۳۲ء سے آج ۱۹۳۱ء تک کی مدت میں بے شمار سبق اور نکتے بیان کر چکا ہوں اور اگر حیات مستعار باقی رہی تو آئندہ اسی طرح بحث کروں گا۔ لیکن بعض اسباق ایسے ہیں کہ جو مخلص ہونے کے سبب سے ایک اشاعت میں درج نہیں ہو سکتے اور مجبوراً مجھے اس مضمون کے ٹکڑے کرنا پڑتے ہیں اور ٹکڑے کرنے میں وہ لطف نہیں آتا۔ میں نجوم کا ایک حصہ جلد اول میں بیان کر چکا ہوں اور ایک ضروری حصہ اب درج کر رہا ہوں۔ استخراج سیارگاں کا حساب اکثر احباب تلاش کرتے ہیں۔ یعنی حساب سے معلوم کر لیا جائے کہ اس وقت آفتاب کس برج میں کتنے درجہ پر ہے۔ چاند "زہرہ" مشتری "میں" کس درجہ پر ہے اور کس درجہ سے ہیں۔ میں اپنے رسالہ تاریخ وارتا لکچر دیا کر رہا ہوں جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں سیارہ فلاں برج میں ہے اور تقریباً ہر جہت میں یہ زائچہ ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ حساب کہ کون سا ستارہ کس برج میں ہے معلوم کرنا ہے تو اس کے لئے میں ایک معمولی قاعدہ پہلے بیان کر رہا ہوں جو بغیر کسی حساب کہ ہر شخص ہر ستارہ کو معلوم کر سکتا ہے۔ پہلے ستارے کی مدت معلوم کرو یعنی کون سا ستارہ کس برج میں کتنے دن قیام کر رہا ہے اور ستارے کا نام ہے اور پہلے مدت تحریر ہے۔ زحل، شمس، قمر، مریخ، عطارد، زہرہ، مشتری یعنی زحل، عطارد، مریخ، ایک برج میں رہتا ہے۔ عطارد، مریخ، شمس، قمر، مشتری ایک قاعدہ آپ لکھ کر لیں کہ آج چاند کس برج میں ہے۔ تیسرے دن صبح کے وقت میں اسے ایک برج اس کے بعد چاند میں۔ مثلاً یکم ۱۹۳۱ء کو چاند برج ثور میں تھا تو ۳ جنوری ۱۹۳۱ء کو صبح ۹ بجے برج جوزا میں ہو گا۔ اسی طرح اگر یکم جنوری ۱۹۳۱ء کو مشتری برج ثور میں تھا تو ۱۹ جنوری ۱۹۳۲ء میں برج جوزا میں ہو گا۔ اس طرح اس مدت کے بعد آپ ستارہ کا افکار برج تبدیل کر دیں۔ اس سولے حساب سے وہاں معلوم نہیں ہو سکتا اور نہ صحت سیکھ کا حل معلوم ہو سکتا ہے۔ تمام برج میں سیارگاں کا افکار معلوم ہو سکتا ہے لیکن میں بعد مثال بیان کر رہا ہوں واضح ہو کہ آسمان پر ہر برج فرض کے لئے ہے۔



دائرہ کی صورت میں ہیں اسے منطقة البروج کہتے ہیں۔ قرآن پاک میں صرف بروج  
 ۱۰ نے کو تسلیم کیا گیا ہے مثلاً والسماء ذات البروج O دوسری جگہ  
 قرآن پاک میں سال کے ۱۲ مہینے بھی معین کئے گئے ہیں۔ اسی بنا پر اہل نجوم نے سال کے  
 مہینوں کے مطابق بارہ برج معین کر لئے ہیں اور جس طرح سیارہ گاہ حرکت کرتے ہیں اسی  
 طرح منطقة البروج بھی حرکت کرتا ہے مگر یہ حرکت ایک سال میں ایک گھڑی ہوتی ہے۔  
 واضح رہے کہ یہ مدت جو حساب میں آتی ہے ایک ایسی مدت ہے جس کے لئے ہم کوئی  
 وقت اور زمانہ مقرر نہیں کر سکتے دیکھو ذوالحجۃ گھڑی کا ٹھنڈ اور ۲۳ منٹ کی ایک گھڑی۔  
 ۲۳ پل کا ایک منٹ۔ ساٹھ پل کا ایک پل۔ ساٹھ پل کا ایک پل اور ۶۰ پل کا ایک پل  
 ہوتا ہے۔ اب پل ایک ایسی مدت ہے جو لکھنے میں تو آتی ہے۔ مگر ہم اس عرصہ کا تعین  
 نہیں کر سکتے۔ آپ سمجھ لیں کہ جب ایک سیکنڈ کے سیکڑوں ٹکڑے کر دیئے جائیں تو اس  
 مدت کا تعین ہم کس طرح کر سکتے ہیں۔ ہمارے یہاں جلد سے جلد زمانہ آتا ہے وہ پلک  
 مارنے کا ہے اور یہ ایک ایسی مدت ہے کہ ہم کسی کو ایک پلک مار کر بتا سکتے ہیں۔ مگر کوئی  
 ادنیٰ سے ادنیٰ کام نہیں کر سکتے اور جب اس پلک مارنے کو بھی ساٹھ حصہ کر دیئے جائیں تو  
 اس کو کس طرح سمجھا سکیں۔ مگر یہ حساب سورج کی رفتار پر جو تقسیم ہوتا ہے تو ایک اپ  
 پل میں بھی آفتاب ہزاروں میل نکل جاتا ہے ہندوستان کے نجومی منطقة البروج کی  
 حرکت کو بھی اپنے حساب میں شامل کر لیتے ہیں اور یونانی منطقة البروج کی حرکت کو ایک  
 علاوہ حساب سمجھ کر گردش سیارہ گاہ میں محسوب نہیں کرتے۔ اس فرق کا اثر یہ ہوا کہ  
 اس کتاب کی تالیف کے وقت سنہ یونانی ۱۸۶۳ ہے اور سنہ بکری ۱۹۹۷ ہے (سنہ عیسوی  
 ۱۹۳۱ اور سنہ ہجری ۱۳۶۰ ہے) یہاں یہ معلوم کرو کہ سنہ ۳۳۳ یونانی مطابق سبت ۵۷۹  
 بکری میں دونوں حساب برابر تھے۔ چونکہ منطقة البروج کی سالانہ ایک گھڑی حرکت بکری  
 والے حساب میں شامل کرتے گئے اور یونانی والے چھوڑتے گئے تو آج ۱۸۶۳ یونانی اور  
 سبت ۱۹۹۷ بکری یعنی ۱۵۵۳ سال کے بعد ۱۵۵۳ گھڑی کا فرق پڑ گیا۔ ۲۱ مارچ ۱۹۳۱ء کو

آفتاب برج حمل میں یونان کے حساب سے آیا اور ۱۳ مارچ ۱۹۳۱ء کو ہندی حساب سے  
 آفتاب برج حوت میں آیا۔ سلطان اہل عجم اکثر یونان کا ہی متبع کرتے ہیں لیکن عام  
 طریقہ ہندوستان کے اثر سے جنتیوں اور حسابوں میں ہندی حساب میں ہی آتا ہے اب  
 یہ ایسا کہ دونوں میں حساب کوں صحیح ہے۔ یہ فیصلہ میں نہیں کر سکتا۔ میرا عمل در آمد یہ  
 ہے کہ میں نجوم کے حساب میں مثلاً کنڈلی بناتے وقت یا کسی کے حالات لکھتے وقت تو ہندی  
 حساب کا متبع کرتا ہوں۔ لیکن تعلیمات میں یونان کا متبع کرتا ہوں اور باہمی مطابقت کرنا  
 بھی کوئی دشوار نہیں۔ اہل فراست میری تحقیق بلا سے دونوں کا مقابل کر سکتے ہیں۔ یہ  
 فرق یونان اور سبت کا گڑبڑ ہمارے گا۔ یہاں تک کہ وہ دو ہزار ایک سو پچاس سال کے  
 بعد یونانی اور بکری میں پورے ایک سال کا فرق پڑ جائے گا۔ اس وقت انگریزی حکومت  
 ہونے کی وجہ سے ہمارے تمام حساب کتاب اور کل کام کاج انگریزی حساب سے ہی چلتے  
 ہیں۔ چاند کی تاریخوں میں فرق بھی پڑتا رہتا ہے چونکہ اسلامی تاریخوں سے بہت کم کام لیا  
 جاتا ہے۔ اس لئے تاریخ کی صحیح تحقیق بھی نہیں کرتے۔ انگریزی کا حساب معین ہے۔  
 اس لئے میں انگریز کا حساب ہی اورج کرتا ہوں اور سب سے پہلے استخراج خمس کا حال  
 قرار کرتا ہوں۔ جب آپ کو یہ معلوم کرنا ہو آج آفتاب کس برج میں ہے اور کتنے  
 درجے طے کر چکا ہے تو اس کے واسطے پہلے اس جدول پر نظر ڈالو۔

سید	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری	اموری
-----	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------



جدا کو ہدی سے ان کے معینہ دن دیتے چلے جاؤ۔ جس برج پر مستحکم ہوں اس برج میں آفتاب ہے اور جو باقی رہے وہ درجات ہیں مثال ۶ جولائی کو آفتاب کس برج میں ہے۔ اب جنوری سے شمار کرو۔ جنوری 'فروری' 'مارچ' 'اپریل' 'مئی' 'جون' 'جولائی' 'اگست' 'ستمبر' 'اکتوبر' 'نومبر'۔ اب ۶ جولائی کو آفتاب سب برج جو زا کے ۲۵ درجہ پر ہے امید ہے کہ آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے۔ دوسری مثال ۱۳ نومبر کو آفتاب کس برج میں تھے درجہ پر ہے۔ جنوری 'فروری' 'مارچ' 'اپریل' 'مئی' 'جون' 'جولائی' 'اگست' 'ستمبر' 'اکتوبر' 'نومبر'۔ میزان گیارہ عدد قانون کے خارج کئے باقی ۳۰۔ اب جدی کو دے 'دلو' کو دے 'موت' کو دے 'حمل' کو دے 'ثور' کو دے 'جوزا' کو دے 'سرطان' کو دے 'اسد' کو دے 'سنبلہ' کو دے 'میزان' کو دے۔ کل میزان باقی ایک۔ بس آفتاب برج عقرب کے ایک درجہ پر ہے۔ ان ہر دو مثالوں سے اب آپ استخراج آفتاب مع درجات کر سکیں گے۔ اب میں قمر کے استخراج کا حال بیان کرتا ہوں۔ قمر کا قاعدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ قمر۔ دن میں ہر برج کو طے کرتا ہے اور جب آفتاب سے ساتویں برج پر ہوتا ہے تو بدر کمال ہوتا ہے اور جب بارہویں برج پر ہوتا ہے تو تمام چھپ جاتا ہے اور جب شمس و قمر ایک برج میں ہوتے ہیں تو تحت الشعاع ہوتا ہے۔ غرض کہ قمر کا حال معلوم کرنے کا یہ قاعدہ ہے کہ اس کا حساب اسلامی مہینہ سے صحیح ہوتا ہے۔ اسلامی یعنی قمری مہینہ کی جس تاریخ کو معلوم کرنا ہو تو اس تاریخ کو تیرہ میں ضرب دو حاصل ضرب پر چھبیس عدد قانون کے زیادہ کرو۔ اب یہ معلوم کرو کہ آفتاب کس برج میں ہے۔ بس جس برج میں آفتاب ہو اس برج سے ہر برج کو ۳۰ دیتے جاؤ۔ جو باقی رہے وہ درجہ ہے اور جس پر قمر ختم ہو اس برج میں چاند ہے (چاند کا حساب معلوم کرنے کے لئے پہلے آفتاب کا حال معلوم کرلو۔ جب تک آفتاب کا برج معین نہ ہو گا اس وقت تک چاند کا حساب معلوم نہ ہو گا۔ دوسری بات یہ بھی یاد رکھو کہ ہر

برج کو تہیں عدد دی دیئے جائیں گے۔ جس طرح نقشہ میں کوئی مہینہ ۳۰ کا ہے کوئی ۲۹ کا۔ اس طرح تقسیم نہ ہو گا بلکہ ہر برج کو ۳۰-۳۰ مساوی دے دیئے جائیں گے (مثلاً ہم کو معلوم کرنا ہے کہ ۲۱ رمضان کی چاند کس برج میں ہے۔ ۲۱- کو ۱۳ میں ضرب دیا۔ ۲۷۳۔ چھبیس عدد قانون کے زیادہ کئے ۲۹۹۔ اب آفتاب برج اسد میں ہے۔ اسد 'سنبلہ' 'میزان' 'عقرب' 'قوس' 'جدی' 'دلو' 'موت' حمل باقی بس معلوم ہو گا کہ چاند کس برج میں ہے ۲۱ کو ۱۳ میں ضرب دیا ۲۷۳ چھبیس عدد قانون کے زیادہ کئے ۲۹۹۔ اب آفتاب برج اسد میں ہے۔ اسد 'سنبلہ' 'میزان' 'عقرب' 'قوس' 'جدی' 'دلو' 'موت' حمل۔ باقی بس معلوم ہو گا کہ چاند کس برج میں ہے ۲۹ کو ۱۳ میں ضرب دیا ۳۷۷۔ اس مثال سے آپ استخراج قمر میں عاجز نہ ہوں گے۔ میں نہایت آسان طریقہ سے بیان کر رہا ہوں تاکہ ہر شخص کی سمجھ میں آسکے۔ میں نے فن میں جس قدر کتابیں اب تک دیکھی ہیں ان میں اکثر مسائل کو ایسی دقیق عبارت میں بیان کیا ہے کہ جس سے توجہ اخذ کرنا صاحب فہم و ذکا کا ہی کام ہے۔ جبکہ کوئی قاعدہ اس سے نہیں نکال سکتے۔ مگر میں نے اس قاعدہ کو پسند نہیں کیا اور جہاں تک میرا امکان ہے میں آسان طریقہ سے بیان کر رہا ہوں اور کروں گا اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کسی قانون کو ہم اس کتاب میں ہے ایسا نہ پائیں گے جس کا حل ہو نا دشوار ہو۔

شمس و قمر دو سیارے جو مستقیم رہتے ہیں اور ان کو بھی رجعت نہیں ہوتی۔ باقی پانچ ستارے بھی سیدھی چال چلتے ہیں اور کبھی انہی چال چلتے ہیں۔ ہندی میں اسی بکری اور مار کی کہتے ہیں یعنی سیدھی رفتار کو مار کی اور انہی رفتار کو بکری کہتے ہیں اور عربی میں اسے رجعت اور استقامت کہتے ہیں یعنی سیدھی رفتار کو استقامت (مار کی) اور انہی رفتار کو رجعت (بکری) کہتے ہیں۔ لیکن ہر سیارے کی رجعت و استقامت ایک خاص قانون کے اندر ہوتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ جب سیارگان چاہیں انہی چال چلتے لگیں اور جب چاہیں سیدھی چال چلتے لگیں۔ رجعت کے یہ سہی ہیں کہ جب ایک خاص مقام پر آئے ہیں تو



آفتاب کے بالکل مقابل آجاتے ہیں۔ لہذا آفتاب کی تیز شعاعیں یا آفتاب کی جسامت کے باعث یہ آگے نہیں بڑھ سکتے اور پیچھے کو لوٹ جاتے ہیں۔ اس لئے یہ رجعت و استقامت ایک خاص اور مقرر کردہ قانون کے اندر ہوتی ہے مثلاً عطارد ہر سال میں تین بار رجعت کرتا ہے۔ لیکن جس عنصر میں پہلی مرتبہ رجعت کی ہے وہ سری اور تیسری مرتبہ بھی اسی عنصر میں رجعت کرے گا۔ مثلاً سال میں پہلی مرتبہ برج حمل میں رجعت ہوتی ہے تو دو سری مرتبہ اسد میں اور تیسری مرتبہ قوس میں ہوگی اسی طرح ہر سال تین مرتبہ رجعت کرتا ہے اور پھر رجعت بھی علی الترتیب ہوتی ہے یعنی آتش، ہوا، آبی، خاکی ایسا نہیں ہے کہ اس سال برج آتش میں رجعت کی ہے تو دو سری سال ہوا کو چھوڑ کر آبی یا خاکی میں رجعت کرے۔ قاعدہ یہ ہے کہ عطارد آفتاب کے ساتھ رہتا ہے یعنی اس کے پس و پیش رہتا ہے اور جب ۲۷ درجہ آفتاب سے متفاوت ہوتا ہے تو رجعت کرتا ہے اور مربع السیر ہو کر ۱۹ دن میں برج طے کرتا ہے اور ۲۲ دن تک رجعت سے پیچھے رہتا ہے اور جب آفتاب سے ۴ درجہ ۴۴ دقیقہ متفاوت ہوتا ہے تو مستقیم ہو جاتا ہے اور جس برج میں رجعت کرتا ہے اس میں ۶۳ دن رہتا ہے۔ قاعدہ اس کے استخراج کا بذریعہ یونانی اور ہندی دو طرح پر ہے۔ یونانی طریقہ استخراج بہت سیدھا اور آسان ہے اور ہندی طریقہ ایسا پیچیدہ ہے کہ بے استاد کے سمجھ میں مشکل سے آتا ہے اور یہ آسانی اور دشواری محض منسلک البروج کی حرکت سے پیدا ہوئی۔ یونانیوں نے اس حساب کو آسان کیا اور ہندوؤں نے مشکل سے مشکل تر بنا دیا میں دونوں قسم کی ترکیب لکھے دیتا ہوں۔ اور یہ گزارش کروں گا کہ جب عملیات کے لئے آپ کو استخراج سیارگاں کی ضرورت ہو تو آپ یونانی طریق پر استخراج کریں اور جب بطریق نجوم کسی کا حال دریافت کرنا یا کسی سوال کا جواب حاصل کرنا ہے تو بطریق ہندی استخراج کریں میرا عمل در آمد اسی پر ہے۔ تاہم میں اس پر زور نہیں دیتا کہ خواہ مخواہ میری تحقیق کی پابندی کی جائے۔ جو میرا مذہب اور میری تحقیق تھی وہ لکھ دی۔ ہندی طریق استخراج عطارد کا یہ ہے کہ جس مہینہ کی جس تاریخ کو معلوم

کرنا ہو کہ اس وقت عطارد کس برج میں ہے اور کس درجہ پر ہے تو شروع سال شماری سے تاریخ مطلوب تک کے ایام جمع کرو۔ اس جمع میں سے ۳۳۷ قانون کے خارج کر دو اور جس برج میں رجعت کی ہے اس کو ۶۳ سے کر دیا کو بھی تقسیم کر دو۔ جو باقی رہے وہ درجہ ہے اور جس برج کو ۶۳ دیتے ہیں اس سے دو سرے برج عطارد ہے۔ چونکہ یہ عہادت ۱۱۱۱ بھی ہوتی ہے اس لئے میں دو سرے طریق صاف اور آسان بیان کرتا ہوں۔ شروع شماری سے تاریخ مطلوب تک جمع کرو اور اس میں سے ۷۷۷ خارج کر دو اور برج بدی سے برج بدی کو ۱۱۱ دیتے پلے جاؤ۔ جس پر عدد ختمی ہوں اس برج میں عطارد ہے اور جو باقی رہے وہ درجہ ہے اور جس برج کو ۶۳ دیتے ہیں اس سے دو سرے برج میں عطارد ہے چونکہ یہ عہادت ۱۱۱۱ بھی ہوتی ہے اس لئے میں دو سرے طریق صاف اور آسان بیان کرتا ہوں۔ شروع شماری سے تاریخ مطلوب تک جمع کرو اور اس میں سے ۷۷۷ خارج کر دو اور برج بدی سے برج بدی کو ۱۱۱ دیتے پلے جاؤ جس پر عدد ختمی ہوں اس برج میں عطارد ہے۔ اور جو باقی رہے وہ درجہ ہے اگر اعداد جمع ایسے ہوں جس میں سے ۷۷۷ خارج نہیں ہو سکتے تو ۶۳ عدد کو حتمی کر دو۔ صرف ۳۳۷ قانون کے خارج کر کے لگایا کو برج بدی سے ۱۱۱ دیتے پلے جاؤ۔ اس قسم کے حساب غور طلب اور دماغ سوز ہوتے ہیں اسباب کہتے ہیں کتاب ایسی لکھی جائے کہ جو تمام مطالب اور مقاصد عاوانی ہو اور ایسی عام فہم ہو کہ کوئی بات دریافت طلب نہ ہو کیا میرے دوست بتا سکتے ہیں کہ آخر کتابیں پڑھی کیوں جاتی ہیں اور جب ایک کتاب ایک مقصد کے لئے کافی ہو سکتی تھی تو دنیا میں ایک فن پر سیکڑوں کتابیں کیوں لکھی گئیں۔ پس ایک کتاب ایک فن پر ہوتی۔ مگر آپ جس فن پر تلاش کریں گے سیکڑوں کتابیں ملیں گی۔ صرف ایک کتاب پڑھ لینے سے کوئی فن تمام و کمال نہیں آسکتا اور پھر ہر کتاب جب تک کسی سے پڑھیں نہیں تب تک مطلب حل نہیں ہو سکتا۔ جائے استاد خالی است کتاب پڑھنے سے آتی ہے۔ خصوصاً ایسے مشکل فن جو عمر کے بڑے حصہ میں آسکتے ہوں ایک کتاب سے آجانا مشکل ہیں پڑھنے والا چھوٹے اور



پڑھانے والا پڑھائے اور ایک عرصہ تک اس فن کی دیگر کتب دیکھتا رہے تب وہ فن آتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہر علم کے حاصل کرنے میں سالہا سال خرچ ہوتے ہیں۔ اگر آپ انگریزی پڑھنا چاہیں تو ہزاروں روپے خرچ کرنے اور عمر کا بیش بہا حصہ صرف کرنے کے بعد اس میں مہارت حاصل کر سکیں گے اسی طرح عربی، فارسی اور ہر علم میں کہ کوئی ہزاروں کوئی پیشہ بغیر دماغ سوزی اور محنت شاقہ کے نہیں آتا۔ پھر یہ علوم جو حقیقتاً مشکل ہیں کس طرح صرف ایک کتاب کے پڑھنے سے یہ تمام و کمال آسکتے ہیں۔ ہاں اس قدر ضرور عرض کروں گا کہ اگر آپ سعی کریں اور دماغی کاوش سے کام لیں تو ایک یہ کتاب دس کتابوں کے برابر آپ میں قوت پیدا کرے گی اور آپ بہت سے لگات اور اسرار پر عبور حاصل سکیں گے۔ اب یونانی حساب سے عطار د کا حال معلوم کرو۔ جس ماہ آپ عطار د کا حال معلوم کرنا چاہتے ہیں تو حمل سے ماہ مطلوب تک کے دن شمار کرو اور اس مجموعہ سے حمل ہی سے ہر برج کو تیس تیس دیتے چلے جاؤ۔ جس پر ختمی ہوں اس میں عطار د ہے اس کے واسطے انگریزی یا ہندی مہینہ کا حساب نہیں بلکہ یونانی مہینوں کا ہی حساب ہے۔ مثلاً آپ ماہ جوزا میں معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ عطار د کس برج میں ہے۔ اب حمل سے ایام شمار کرو حمل کے ۳۱ یوم، ثور کے ۳۱ یوم کل ۶۲ یوم حمل کو دیئے ۳۰ ثور کو دیئے ۳۰۔ باقی ۲ بس جو اب یہ ہے کہ عطار د اس وقت برج جوزا میں ہے۔ اب ذہرہ کا حال معلوم کرو یونانی حساب یہ ہے کہ حمل سے روز ہائے گذشتہ کا حساب کر کے حملی سے ہر برج کو ۲۴ دیتے چلے جاؤ جس برج پر عدد منتہی ہوں اس میں ذہرہ ہے اور جو باقی ہے وہ درجہ ہیں۔

دافع ہو کہ شمس اور ذہرہ کا دورہ مساوی ہے۔ جس وقت ذہرہ مستقیم اور سرسبز ہوتی ہے تو ۴۵ درجہ شمس سے آگے نہیں جاتی اور ایک سال مستقیم اور ایک سال رجعت کرتی ہے اور جس سال میں ذہرہ رجعت کرتی ہے اس سال میں ۱۲ برج کو ۳۰ دن میں طے کرتی ہے اور حالت استقامت میں ۳۲۳ دن میں قطع کرتی ہے۔ مذکورہ بالا

حساب یونانی کامیں نے لکھا وہ مختصر ہے ال علم کے لئے تو اشارہ کافی ہے۔ مگر جن احباب کو اس سے تعلق نہیں ہے ان کے لئے اور تفصیل کی ضرورت ہے۔ اس لئے تفصیل یہ ہے جس وقت یہ معلوم کرنا چاہے کہ اس وقت ذہرہ کس برج میں ہے تو یکم جنوری سے تاریخ مطلوب تک دن شمار کرے اس برج پر ۳۲ قانون کے زیادہ کرے اور شروع تقسیم برج جدی سے کرے اور ہر برج کو ۲۷۔۷۷ دینا چاہئے اور جس برج میں رجعت کی ہے اس برج کو ۹۰۔۹۰ دن دے جس برج میں لحد او ختمی ہوں اس برج میں ذہرہ ہو گی اپنے حساب میں ۳۳ برج کو دیئے ہیں اور اس حساب میں ہر برج کو ۲۷ دیئے ہیں۔ یہ قانون ۳۲ عدد قانون کے زیادہ کرنے اور برج حمل سے ابتداء کے جب سے ہو۔ مگر تجربہ و توفیق کا ایک ہو گا مثلاً ۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ کو ذہرہ کس برج میں ہو گی۔ جنوری "فروری" مارچ "اپریل" مئی "جون" "جولائی" "اگست" "ستمبر" "اکتوبر" "نومبر" "دسمبر"۔ میزان کل یوم ۳۳۹۔ اس پر ۳۲ عدد قانون کے زیادہ کر کے کل جمع ۳۹۱۔ جدی "دلو" "حوت" "حمل" "ثور" "جوزا" "سرطان" "اسد" "سنبلہ" "میزان" "عقرب" "قوس" "قل" ۳۲۳ یا ۶۔ اب پھر جدی کو ۲۷ "دلو" کو ۲۷۔ باقی ۱۳ بس جو اب یہ ہے کہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ کو ذہرہ برج حوت کے ۱۳ درجہ پر ہو گی۔ یہ حساب ۱۱ مان کا تھا۔ اور ہندی حساب یہ ہے کہ دن سابق کی طرح جمع کرے۔ لیکن قانون کے ۷۰ زیادہ کرے۔ (دیکھو یونانی میں ۳۲ عدد قانون کے تھے) برج جدی سے اس طرح ۲۷۔۷۷ تقسیم کرنا چاہئے تو ہندی حساب معلوم ہو گا۔ مثلاً کل دن ۳۳۹۔ ۱۱ عدد قانون کے کل ۳۶۰ جدی سے تقسیم کیا تو ۳۳۳ باقی ۳۶ اب پھر جدی کو دیئے ۲۷ باقی ۹ جو اب یہ ہے کہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۱ کو ذہرہ ہندی حساب سے برج دلو کے ۹ درجہ پر ہے۔

استخراج مرتج۔ مرتج منطقت البروج کو ۱۸۸۱ میں طے کرتا ہے اور ایک برج کو ۴۵ دن قطع کرتا ہے۔ لیکن جس برج میں رجعت کرتا ہے اس برج کو ۴۵ دن میں طے کرتا ہے لیکن جب بطی السیر ہو تا ہے تو ۵۵ روز سیر کے ہیں اور جب قریب انقلاب یا زجر شعاع ہو تا



ہے تو ۴۵ دن کی سیر مقرر ہے بطلی السیر اور سراج السیر کا حساب معلوم کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے مریخ کو معلوم کرے کہ کس برج میں ہے پھر آفتاب کو معلوم کرے کہ کس برج میں ہے اگر مریخ آفتاب کے عقب میں ہے (دو برج فیمابین) یا تحت الشعاع ہے تو ۳۵ روز کی سیر ہوگی اگر آگے ہے تو ۵۵ روز کی سیر ہوگی اور رجعت و استقامت معلوم کرنے کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر آفتاب برج حمل میں ہے اور مریخ برج اسد میں ہے (یعنی بین آتش اول میں شمس ہے اور برج آتش دوم میں مریخ ہے) تو مستقیم ہو گا اگر برج قوس میں ہے (اور میان ایک برج کے) تو ۱۲۰ درجہ میں رجعت کرے گا اور ایک سو درجہ پر آفتاب سے جا کر مستقیم ہو گا اور جب رجعت میں ہوتا ہے تو ۶۵ روز کے عرصہ میں ۱۲ درجہ اٹا چلتا ہے اور جب شمس کے نزدیک ہوتا ہے تو ایک درجہ دن میں اور دو درجہ تین دن میں طے کرتا ہے۔ اب یہ معلوم کرنا ہے کہ مریخ کس برج میں ہے۔ اس کا حساب یہ ہے۔

قاعدہ دوم یکم ماہ جنوری سے تاریخ مطلوب تک دن جمع کرو اور اس میں ۳۶۵ دن سال کے بڑھا کر اس مجموعہ سے ۹۳ منہا کر دو۔ اب جس برج میں رجعت کی ہے اس کو ۱۸۷ اور جس میں بطلی السیر ہوا ہے اس کو ۵۵ عدد دے کر بعد ازاں ہر برج کو ۳۵ دیتے جاؤ۔ جس برج پر اعداد ختمی ہوں اس میں مریخ ہے اور جو باقی ہے۔ وہ درجات ہیں۔ قاعدہ سوم جنوری سے تاریخ مطلوب تک کے دن جمع کر کے اس میں ۳۶۵ کا اضافہ کر کے ۱۲۶ کم کرے۔ پہلے برج کو ۱۸۷۔ دوسرے کو ۵۵ پھر ہر برج کو ۳۵ دیتا جائے جس جگہ اعداد ختمی ہوں اس میں مریخ ہے۔ اگر وقت دریافت کرنے کے رجعت میں ہے تو حسب حصہ روز کم کر کے معلوم کرے۔ یہ آخری قاعدہ ہندی کا تھا۔ یعنی ۳۷ جمع تھی۔ اس میں سے ۱۲۶ کم کئے۔ باقی ۳۵۰ اس میں سے ۱۸۷ برج جدی کو دیئے۔ ۵۵ برج دلو کو دیئے۔ کل ۲۳۲ باقی ۸۔ ۱۰ حوت کو ۳۵۔ حمل کو ۳۵ باقی ۱۸۔ بس جواب یہ ہے کہ مریخ

برج ثور کے ۱۸ ویں درجہ پر ہے (۹۶ فرضی اعداد ہیں) مریخ ایک سال رجعت کرتا ہے اور ایک سال مستقیم رہتا ہے۔



## استخراج مشتری

مشتری کے استخراج کے قواعد یہ ہیں قاعدہ اول جبری سنہ پرچہ میں عدد زیادہ کرو (جس سنہ میں آپ استخراج کر رہے ہوں) پھر برج دلو سے بارہ بارہ ہر برج کو دیتے چلے جاؤ۔ جس برج پر اعداد ختمی ہوں اس برج میں مشتری ہو گا۔ جس قدر عدد ۱۲ سے کم رہے ہوں۔ وہ درجات ہوں گے۔ قاعدہ دوم حساب ہندی سال عیسوی ناقص لکھو (ناقص کی تاریخ پہلے کرچکا ہوں) اس میں سے چار سال چار ماہ کم کرو۔ چار ماہ کم کرنے سے سال کے آٹھ مہینہ باقی رہیں گے اور باقی سال مکمل ہوں گے۔ ان آٹھ ماہ کو علیحدہ علیحدہ محفوظ رکھو اور سال کامل کو چار ماہ کم کرنے سے جو باقی رہے ہوں (تیرہ پر تقسیم کرو۔ جو باقی رہے اس کو ۱۲ میں ضرب دو۔ حاصل ضرب میں وہ آٹھ ماہ جمع کرو۔ جو محفوظ ہیں اور اس مجموعہ کو پھر تیرہ پر تقسیم کرو۔ جو باقی بچے اس کو تین میں ضرب دو۔ حاصل ضرب میں وہ مجموعہ کو ۱۳ پر تقسیم کرو جو باقی دن جمع کرو جس تاریخ میں حساب رکھ رہے ہوں اور اس مجموعہ کو ۱۳ پر تقسیم کرو جو باقی بچے اس کو ۶۰ ساتھ میں ضرب دو اور تیرہ پر تقسیم کرو۔ اس میں ۱۳ ماہ کا برج اور تیرہ روز کا درجہ اور تیرہ گھنٹی کا وقتہ مثال قاعدہ اول ۱۳۶۲ھ میں مشتری کس برج میں ہو گا۔ ۱۳۶۲۔ اس میں ۲۳ عدد کا اضافہ کر دو۔ ۱۳۶۲ اور ۲۳ کل ۱۳۸۶ برج دلو سے ہر برج کو بارہ بارہ دیتے۔ ہر دور میں ۱۲۳ ختم ہو گئے۔ (یعنی ۱۳۸۶ کو ۱۲ پر تقسیم کر دو) باقی ۶ دلو سے چھٹا برج سرطان ہے بس جواب یہ ہے کہ ۱۳۶۲ھ میں مشتری برج سرطان میں ہو گا۔ قاعدہ دوم کی مثال ۱۵ اپریل ۱۹۳۵ء کو مشتری کس برج میں ہو گا۔ چونکہ ۱۹۳۵ء بھی ناقص ہے اور ۱۹۳۳ء کامل ہو چکا ہے۔ ۱۹۳۵ء کے کامل ہونے میں ابھی آٹھ ماہ باقی ہیں۔ لہذا ۱۹۳۳ء میں سے ۳ سال کم کر دیئے ۱۹۳۰ء سال آٹھ ماہ رہے۔ ان آٹھ ماہ کو محفوظ رکھا



اور ۱۹۳۰ کو ۱۳ پر تقسیم کیا۔ باقی ۳۔ اس کو ۱۲ میں ضرب دیا۔  $3 \times 12 = 36$  اس میں وہ  
آٹھ ماہ گھنٹہ کے شامل کئے۔  $36 + 8 = 44$  کو ۱۳ پر تقسیم کیا۔ باقی ۵ بھایا ۵ کو ۳۰  
سے  $30 \times 5 = 150$ ۔ چونکہ ہم ۱۵ اپریل کو حساب دیکھ رہے ہیں لہذا ۱۵ میں ۱۵ کا اضافہ کر  
دیا  $150 + 15 = 165$ ۔ اب ۱۶۵ کو ۱۳ پر تقسیم کیا۔ باقی ۹۔ اب ۹ کو ساٹھ میں ضرب دیا ۹  
۶۰۔ ۵۳۰۔ اس کو ۱۳ پر تقسیم کیا۔ باقی ۷۔ جواب نکلا کہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۵ء کو مشتری برج  
جو زائیں ۹ درجہ ۷ دقیقہ پر ہوگی۔ کلیہ یہ ہے کہ مشتری ۱۳ سال میں برج دو بار وہ گاہ کو  
طے کرتا ہے۔ یعنی ایک برج میں ۱۳ ماہ رہتا ہے اور جب آفتاب سے ایک سو بیس درجہ  
پچھے ہوتا ہے تو رجعت کرتا ہے اور جب آفتاب سے ایک سو بیس درجہ آگے ہوتا ہے تو  
مستقیم ہو جاتا ہے۔ مشتری کی رجعت چار ماہ کی ہوتی ہے۔ باقی آٹھ مہینہ مستقیم رہتا ہے۔  
حالت رجعت میں ۱۲ درجہ تک پچھے کو ہٹ آتا ہے اور جب آفتاب سے تین برج تک  
آگے ہوتی ہے تو دس دقیقہ تک کی سیر ہر روز ہوتی ہے اور جس قدر آفتاب سے قریب  
ہوتی جاتی ہے وہ سیر ایک روز زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ تحت اشعار کی حالت  
میں ۱۳ دقیقہ کی سیر ہو جاتی ہے اور جب آفتاب کے پچھے تین برج رہتے ہیں تو پانچ دقیقہ کی  
سیر ہو جاتی ہے اور اس میں کمی ہو جاتی ہے۔

استخراج زحل زحل کے استخراج کے قواعد مشتری سے ملتے جلتے ہیں زحل نہایت بلی  
السیر سیارہ ہے۔ یعنی ایک برج کو اڑھائی سال میں طے کرتا ہے اور دائرہ منقطع البروج کو تیس  
سال طے کرتا ہے۔ اسی طرح رجعت و استقامت کی مدت اڑھائی سال ہے۔ زحل جب آفتاب  
سے قریب ہوتا ہے تو سیر السیر ہو جاتا ہے اور جب زیر شعاع ہوتا ہے تو ایک دن میں ۸ دقیقہ  
سیر کرتا اور جب آفتاب سے تین برجوں کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو ایک دن میں ۳۵ درجہ تین دقیقہ  
سیر کرتا ہے جب چار برجوں کا فاصلہ ہو تو ایک دقیقہ کی سیر ہر روز کی جاتی ہے جب ایک سو بیس  
درجہ پچھے رہتا تو رجعت ہوتی ہے اور جب ایک سو بیس درجہ آگے ہوتا ہے تو مستقیم ہو جاتا  
ہے (مثل مشتری کے) اور ہر سال چار ماہ رجعت کرتا ہے ۸ ماہ مستقیم رہتا ہے (مثل مشتری)

قاعدہ اس کے استخراج کا یہ ہے قاعدہ اول سنہ کامل اور الفاصلے اور ہر ماہ اور دن مطلوب  
ہے۔ وہ مہینہ اور دن کے بعد اس سنہ میں جمع کرے۔ مثلاً ۱۵ اپریل ۱۹۳۵ء کو زحل کس  
برج میں ہو گا۔ سنہ کامل ۱۹۳۳ میں ماہ کامل گذر چکے اور اپریل کے ۱۵ دن گذرے  
۔ ۱۹۳۳۔ ۳۔ ۱۵ کل ۱۹۹۲۔ اس مجموعہ میں سے نو عدد قانون کے خارج کرو۔ بھایا کو برج  
ہندی سے اڑھائی سال دیتے چلے جاؤ۔ اگر حساب ہندی کرنا ہے تو ۲۲ درجہ حساب یونان  
سے کم کر دے تو ہندی حساب معلوم ہو گا اور ہندی کی تفصیل بھی یہ ہے کہ سال ناقص  
الفاصلہ اور اس میں سے ۴ عدد قانون کے خارج کرو اور بھایا کو تیس پر تقسیم کرو جو باقی رہے  
اس کو اڑھائی سال کی طرح اڑھائی میں سے اڑھائی اڑھائی کم کرو (جب عدد اڑھائی سے  
کم رہ جائے تو اس ۱۳ میں ضرب دو اور دو روز سا بقا اس حاصل ضرب میں ملا دو اور تیس  
پر تقسیم کرو۔ کل حال معلوم ہو گا آپ کو کئی جگہ کے بیان سے معلوم ہو چکا کہ یونان اور  
ہندوستان میں استخراج اور سیر سیارہ گاہ میں تفاوت ہے اور آفتاب کے دورہ پر تمام  
سیارہ گاہ کی سیر کا دورہ ہوتا ہے وہ دونوں طرف کے ٹکرائیں اپنی جگہ اپنا حساب صحیح سمجھتے  
ہیں۔ یہ واضح رہے کہ کوئی کلیہ تو اس گاہے نہیں ایک حساب ہے مثلاً ہندی کے حساب سے  
مطابق رجعت زحل میں ہے اور یونان کے حساب سے برج ثور میں ہے تو چند درجات کا فرق  
معلوم کرنا کہ کون سا صحیح ہے۔ کوئی قول ٹاپ ٹاپ پاس نہیں نکلیات میں سے نجوم کے  
پاس ایک کلیہ اصول کسوف گاہے لیکن وہ ایک معینہ قانون ہے اور علم ریاضی سے بھی  
اس کا کرا تعلق ہے۔ ہر حال وہ ایک نکلا ہوا حساب ہے اور معینہ رفتار سے سالہا سال کا  
حساب گرہن کا لگایا جاسکتا ہے اور لگایا جاتا ہے نجوم کی کتابیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے  
کہ راجہ بکر ماجیت بادشاہ ہندوستان کے عہد میں رصد گاہ بنائی گیا تھا۔ ہندوستانیوں میں سے  
اور کسی راجہ نے رصد گاہ تیار نہیں کرایا۔ لیکن مسلمان بادشاہوں نے اپنے اپنے زمانے  
میں اکثر رصد گاہیں تیار کروائیں۔ چنانچہ آخر زمانے میں محمد شاہ بادشاہ دہلی نے اس علم  
۱۸۳۱ء میں رصد گاہ تیار کرایا تھا اور مسلمان پیشو بانی حساب کا متبع کرتے چلے آئے



ہیں۔ چونکہ یہ کتاب علم نجوم سے متعلق نہیں ہے۔ اس لئے میں اس بحث کو طول دینا نہیں چاہتا۔ چونکہ شرف عروج، زوال، ہبوط، طلوع، غروب، رجعت، استقامت، تثلیث، ترجیع اس قسم کے قوانین میں جس کا تعلق عملیات سے ہے۔ لہذا میں ان ہی قوانین کو بیان کروں گا۔ گو میں ارواح الجہ حصہ اول میں اس کی مختصر بحث کر چکا ہوں۔ ہر ستارہ اپنے گھر میں عروج پاتا ہے اور اپنے گھر کا مالک ہے جب کوئی ستارہ اپنے گھر میں ہوتا ہے تو اس کی خاصیت یہ تمام دکھائی دیتی ہے۔ مثلاً شمس۔ اس میں قوت تمام کا مالک ہے اور قمر برج سرطان میں قوت تمام کا مالک ہے علیٰ ہذا القیاس عروج کے بعد شرف ہے۔ شرف کے یہ معنی ہیں کہ قوت تمام پیدا ہو چکی عروج اس کیفیت کو کہتے ہیں جس کے بعد عروج کی قوت باقی رہے اور شرف اس حالت کا نام ہے جس کے بعد عروج کی قوت ختم ہو کر زوال کا نمبر آجائے۔ مثلاً آفتاب صبح کے وقت طلوع ہوا۔ یہ کیفیت عروجی ہے۔ یعنی مہدم عروج پر آتا جائے گا۔ لیکن ٹھیک ۱۲ بجے شرف ہے کیوں کہ اس کے بعد عروجی حالت ختم ہو کر زوال شروع ہو جائے گا۔ لہذا زوال سے قبل حالت عروجی ہے اور شرف کے بھی یہ معنی ہیں یعنی وہ حالت کہ جس کے بعد زوال شروع ہو جائے اور یہ ہی کیفیت ہبوط کی ہے۔ اس مسئلہ کو اس طرح سمجھئے کہ ہر شمس کی ابتدا اور انتہا ہوتی ہے بس عروج کی ابتدائی حالت کا نام عروج اور انتہائی حالت کا نام شرف ہے اور زوال کی ابتدائی حالت کا نام زوال اور انتہائی حالت کا نام ہبوط ہے لیکن علمی قانون میں سیارگان کے مناظر سے عروج و زوال بیان کیا گیا ہے۔ ورنہ بظاہر تو روزانہ آفتاب کو عروج بھی ہے۔ شرف بھی ہے۔ زوال بھی ہے ہبوط بھی ہے مگر قانون نجوم میں آفتاب کو شرف برج حمل کے انیسواں درجہ پر ہوتا ہے۔ لیکن یہ ظاہری شرف و زوال جو روزمرہ ہوتا ہے اس شرف سے اور برج حمل کے انیسواں درجہ پر شرف سے ایک خاص فرق ہے۔ بظاہر تو جس طرح آفتاب روزانہ ہوتا ہے۔ اسی طرح برج حمل کے انیسواں درجہ پر ہو گا۔ نہ اس دن روشنی زیادہ ہوگی نہ کوئی خاص رنگ اور علامت ہوگی لیکن یہ بات اس وقت بخوبی

سمجھ میں آجائے گی جب آپ منطقہ البروج میں آفتاب کی سیر معلوم کریں اور دیگر سیارگان کی حالت معلوم ہو اور بروج کا مزاج اور سیارگان کی دوستی اور دشمنی کا حال معلوم ہو۔ چونکہ یہ اس کتاب کے موضوع سے خارج ہے۔ اس لئے میں اسے ختم کرتا ہوں صرف عروجی اور ہبوطی کیفیت بیان کرتا ہوں کیونکہ ان حالتوں کا تعلق عملیات سے بہت گہرا ہے۔ میں ہر ستارے کی حالت یعنی کس برج میں شرف اور زوال ہوتا ہے وہ جلد اول میں بیان کر چکا ہوں۔ یہاں اس قدر تفصیل بیان کرتا ہوں کہ جب ستارہ اپنے خلاف برج میں آتا ہے تو وہاں ہوتا ہے۔ مثلاً ستارے کا مزاج گرم ہے اور برج کا مزاج سرد ہے تو جب یہ گرم مزاج والا ستارہ سرد مزاج والے برج میں آئے گا وہاں ہو گا یعنی آتش ستارہ برج آبی میں آئے گا اس کی تحصیل یہ ہے کہ شمس کو برج دلو میں دہال ہوتا ہے اور سقوط برج میزان میں سقوط سے مراد ہے کہ ستارہ اپنے خانہ شرف سے مقابل خانہ میں ہو (یہ بات منطقہ البروج کے نقشہ سے صاف سمجھ میں آجائے گی) اور وہاں اسے کہتے ہیں کہ ستارہ اپنے خانہ اصلی سے مقابل برج میں ہو۔ اس حساب سے زحل کا وہاں سرطان میں مشتری کا وہاں میزان اور زہرہ کا مقرب میں عطارد کا قوس میں قمر کا جدی میں وہاں ہے۔ لہذا جو عمل جس مناسبت سے ہو اس مناسبت سے سیارگان کا خیال رکھئے اگر سیارگان حمل کے مزاج کے خلاف ہوں گے تو کوئی اثر نہ ہو گا۔ چاہے عمل کتنا ہی زبردست اور پر تاثیر ہو اور یہ ہی وجہ ہے کہ لوگ عمل کرتے ہیں اور ناکام رہتے ہیں۔ عامل کے لئے سیارگان کی حالت معلوم کرنا ضروری ہے۔ سیارگان کی حالت اور عمل کی حالت میں قلبی تعلق ہے۔ لیکن عام اصحاب نجوم سے قطعی ناواقف ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ عمل میں تاخیر پیدا کرنے سے عاجز رہتے ہیں۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ اگر آپ آگ جلائیں اور دوسرا شخص اس پر پانی ڈالتا جائے اور جب آگ کا شعلہ بلند ہو تو وہ شخص پانی کی دھار اس پر چھوڑ دے تو ظاہر ہے کہ وہ آگ کبھی بھی ملتہب نہ ہوگی اور جب پانی کی موج کو مٹی سے پاٹ دیا جائے تو پانی کی روانی رک جائے گی۔ بس یہی مثال عمل کی ہے جب خلاف







سطروں سے برابر ہے۔ بلکہ وہ ضرب یعنی کتابی آسان ہے اور شیکہ کی ضرب پیچیدہ ہے۔ اگر ہم کو حرف بنانا ہیں تو ضرب عام سے بنا سکتے ہیں۔ مگر اس میں عام اصحاب کے لئے ذرا پیچیدگی ہے اور شیکہ میں آسانی ہے۔ بہر حال عالمان جفر نے شیکہ کو اس واسطے ایجاد کیا ہے کہ اس سے حرف بنانے میں آسانی ہوتی ہے شیکہ جفر نے شیکہ کے خاص الخامس باب یعنی مستحصلہ میں کام آتا ہے اور اس سے جواب حاصل ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی علم آثار یعنی عملیات میں بھی بڑے کام کی شے ہے۔ اس سے جو طلسم تیار کیا جائے وہ بہت جلد اپنا خاص اثر دکھاتا ہے۔ لیکن اس سے قبل کہ میں مستحصلہ بیان کروں یا طلسم بنانے کا طریقہ بتاؤں کروں ایک خاص حل آپ کے سامنے پیش کر دوں۔ سب سے پہلے تو یہ بات آپ معلوم کریں کہ جس کسی نے شیکہ کایا اس کو ایسا موہوم بیان کیا کہ عام اصحاب کو اس کا سمجھنا دشوار ہے یعنی کسی نے اسکی توضیح اور تشریح نہیں کی۔ بس شیکہ لکھ دیا۔ جس وضاحت اور تفصیل کے ساتھ میں نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے اس تفصیل سے کسی نے بیان نہیں کیا۔ تاہم ایک اہم بات جو اس میں چھوڑ دی گئی۔ وہ یہ ہے کہ جب اعداد کم و بیش ہوں تو کیا کیا جائے۔ اگرچہ ریاضی دان اور صاحب فہم و ذکاوت کے نزدیک کوئی خاص بات نہیں بالکل معمولی بات ہے مگر ناواقف اصحاب تو اس میں الجھیں گے اور کتاب بیکار اس قاعدے پر لکھنا چاہئے کہ اس سے جہاں ارباب علم و عمل قاعدہ پاسکیں وہاں عام اصحاب بھی مستفیض اور مستفید ہو سکیں۔ اگر اعداد مضروب و مضروب فیہ کے مراتب عددی میں برابر ہیں (قیمت سے یہاں بحث نہیں) جیسے مثال (۵۷۲) ان دونوں عددوں کی قیمت میں ۱۲ کا فرق ہے مگر مراتب عددی مساوی ہیں یعنی دونوں کے چار چار مرتبہ ہیں لہذا شیکہ مربع بنایا گیا اگر اعداد ایسے ہیں کہ مضروب اور مضروب فیہ کے مراتب میں فرق ہے تو ایسی حالت میں عرضا تو خانوں کی تعداد مضروب کے مطابق ہوگی اور طولاً مضروب فیہ کے مطابق مثلاً ۵۷۲ کو ۱۲ میں ضرب دینا ہے۔ پہلی مثال میں بڑا عدد پیشانی پر تھا اور چھوٹا عدد یعنی ۱۲ پہلو میں رکھیں تو میزان یعنی حاصل ضرب شیکہ بڑی مشکل سے آئے گی اور بڑی

ترمیم کرنا پڑے گی۔ مثلاً ۵۷۲ اب اس کا شیکہ بنایا۔ اگر شیکہ میں حسب قاعدہ اولیٰ بڑا عدد پیشانی پر رکھ کر حسب ضرب دیں تو یہ صورت پیدا ہوگی۔

			۵۷۲	
۳	۰	۲	۰	۳
۰	۰	۰	۰	۰
۱	۰	۵	۱	۰

			۱۲	
۵	۰	۵	۱	۰
۰	۰	۰	۰	۰
۲	۰	۲	۰	۳

شیکہ کی اس میزان سے ۶۸۶۳ پیدا نہیں ہوتے لیکن ریاضی دان اصحاب دیگر طریقہ سے یہ عدد اس شیکہ سے پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن جب قاعدہ اولیٰ کے خلاف چھوٹا عدد پیشانی پر اور بڑا عدد پہلو میں رکھیں تو پھر کسی ریاضی اور قاعدہ کی ضرورت نہیں ری صاف جواب حاصل ہوتا ہے مثلاً ہمیں لیکن مثال بالا میں اگر ہم چھوٹا عدد پیشانی پر رکھیں اور بڑا عدد پہلو پر تو وہاں تقسیم میں فرق آتا ہے۔ اگر یہاں بڑا عدد پیشانی پر رکھیں اور چھوٹا عدد پہلو پر رکھیں تو یہاں وہ میزان نہیں آتی۔ اگر باطن میں کسی ریاضی قاعدے کے ماتحت آجی جائے تو پھر بھی یہ مشکل نظر آتی ہے کہ وہاں بڑا عدد پیشانی پر رکھنے سے اور چھوٹا عدد پہلو پر رکھنے سے کسی قانون کی ضرورت نہیں ری صاف میزان برآمد ہوتی ہے اور یہاں چھوٹا عدد پیشانی پر رکھنے سے میزان اصلی میں پیچیدگی پیدا ہوتی ہے اس لئے میں عرض کروں گا کہ پہلے وہ عدد دونوں کو ضرب کتابی دے لیا کریں جب حاصل ضرب صاف نکل آیا کرے تو پھر شیکہ میں ضرب دیا کریں۔ اس سے معلوم ہو جایا کرے گا کہ کونسا عدد ہم پیشانی پر رکھیں اور کونسا عدد پہلو میں لیکن ہر اصحاب علم ریاضی سے واقف ہیں ان کے واسطے اس القام اور تقسیم کی ضرورت نہیں۔ وہ بہر حال شیکہ میں میزان نکال سکتے ہیں شیکہ کی ضرب میں صرف اس قدر ضرورت ہے کہ ہم ہر خانے کے اعداد حاصل کر سکتے ہیں اور یہ اعداد اخبار اور آثار دونوں میں کام آتے ہیں جیسا کہ تقریب میں تمام حالات بیان کروں گا شیکہ سے مستحصلہ حاصل کرنا خوب غور کرو اور اپنے ذہن و ساسے کام لو میں بار بار اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ کسی کا علم ہر دماغ ذہن و فکر تحقیق اور دماغ سوزی



سے کام نہیں رہتی جب تک لکھی اور شامل حال نہ ہو طیب کی شخصیات اور بعد واتی سب  
مستعمل ہو جاتی ہے جب کسی کے واسطے پیغام اہل آجاتا ہے۔ ہر سطر اور وکیل کے کام  
لغت بیکار ہو جاتے ہیں جب سوکل کی قدر میں ناکامی لکھی ہوتی ہے۔ جب تدویر اور علم  
کے ساتھ لکھی اور شامل ہوتی ہے تو وہ علم راہ راست پر لے جا کر کامیابی تک پہنچا دیتا ہے  
اور جب عنایت ایزدی شامل حال نہ ہو تو عقل ماری جاتی ہے اور انسان ہی غلطی کر جاتا  
ہے کہ ہونا ممکن تھی آپ کو معلوم ہے کہ مستعملہ میں صرف حروف کا تھیل ہے اگر آپ  
کے عدد مستخرج صحیح ہیں تو جواب صاف اور صحیح برآمد ہونا کوئی مشکل کام نہیں۔ اگر کہیں  
غلطی ہوگی تو جواب بھی غلط ملط ہو گا۔ اب میں مثال دیتا ہوں اور مثال میں جگہ جگہ قواعد  
بیان کرتا جاؤں گا۔ ایک شخص محمد علی نے سوال کیا۔ میں امتحان میں پاس ہوں گا یا نہیں۔  
اب سوال کو مفرد کیا 'م' 'ی' 'ن' 'ا' 'م' 'ت' 'ح' 'ا' 'ن' 'م' 'ی' 'ن' 'پ' 'ا' 'س' 'ہ' 'و' 'ن' 'گ' 'ا' '؟'  
ی 'ا' 'ن' 'ہ' 'ی' 'ن' 'پ' کی جگہ ب کے عدد نو اور گ کی جگہ ک کے عدد نو۔ ان تمام  
حروف کی میزان ۱۹۷ اس میزان کو علیحدہ رکھو۔ اب معلوم کرو کہ اس وقت آفتاب کس  
برج میں کس درجہ پر تھا (اس کا قاعدہ اس کتاب میں اس بیان سے قبل بوضاحت تمام لکھ  
چکا ہوں) جس وقت محمد علی نے سوال کیا تو آفتاب برج اسد میں ۲۲ درجے طے کر چکا تھا۔  
(یہ واضح رہے کہ درجہ ناقص چھوڑ دیا جائے گا) درجہ کامل لیا جائے گا۔ مثلاً جب ۲۲ درجہ  
طے کر کے ۲۳ واں درجہ طے کر رہا تھا تو ہم حساب میں ۲۲ لیں گے ۲۳ واں درجہ ابھی  
ناقص تھا۔ اس لئے چھوڑ دیا گیا اور قمر برج میزان میں گیارہ درجہ طے کر چکا تھا برج اسد کا  
پانچواں نمبر ہے لہذا پانچ اور ۲۲ لکھا اور قمر ساتویں برج میں گیارہ درجہ طے کر چکا تھا اس لئے ۷  
اور ۱۱ لکھا اور اگست کی ۲۲ تاریخ تھی اگست آٹھواں مہینہ ہے اس لیے ۸۔ ۲۲ لکھا اور سن  
۱۹۳۱ء تھا اس لئے ۱۹۳۱ لکھا اور دن جمعہ کا تھا۔ اس کے عدد ہوئے ۱۱۸ مطالع وقت زہرہ۔  
اس کے عدد ہوئے ۲۱۔ ساکل کا نام محمد علی اس عدد ہوئے ۲۰۲ اب ان تمام اعداد کو جمع  
کیا (۵-۲۲-۷-۱۱-۸-۲۲-۱۹۳۱-۱۱۸-۲۱-۲۰۲) تو میزان آتی ۲۵۵۳۔ اب اس

کہ جبکہ میں ضرب دیا (سوال کی میرا ان اے ۹) اب آپ نے ضرب جبکہ کو ملاحظہ کر لیا اور غالباً آپ ضرب جبکہ کو اچھی طرح سمجھ چکے اور یہ بھی معلوم کر چکے کہ پچھو ماعدہ وراثی ہے اور بڑا عدد جبکہ کے پہلو میں ہے۔ پتی پتی کی میرا ان سے حاصل ضرب وہی آیا کہ ضرب کتابی کا ہو گا ہے۔ ہاں یہ فرق ضرور ہو گا کہ اس میں تمام عدد سوں کے اجزا ہو گئے۔ اب ہر ۲ کے حرف بنائے تو یہ حرف پیدا ہو گئے اس جبکہ میں ۱۲ خانے ہیں اور جب ہر خانہ کے ۲ کے ۲۴ خانے ہو گئے۔

$q \leq 1$   

$r$	$1$	$\wedge$	$1$	$r$	$\cdot$	$r$
$\partial$	$r$	$\partial$	$r$	$\partial$	$\cdot$	$\partial$
$\partial$	$r$	$\partial$	$r$	$\partial$	$\cdot$	$\partial$
$r$	$r$	$\leq$	$r$	$1$	$\cdot$	$r$

 $r r \leq \wedge q r$



ا	ب	ل	ف	ی	م	ز	ط	ع
ق	ح	س	ج	خ	ظ	ض	ش	ت

دیکھو نظرو سے یہ حروف برآمد ہوئے 'ف' 'س' 'ق' 'ع' 'ص' 'ج' 'خ' 'ظ' 'ض' 'ش' 'ت'۔ یہ مستعمل صغیر ہے۔ مستعمل صغیر میں سابق میں بیان کردہ کچھ مستعمل کبیر اس کی کیس گے کہ جب حروف مستخرجہ کو عربی میں تبدیل کر لیں (بہر حال اول مستعمل صغیر سے میں مثال پیش کر رہا ہوں۔ حرف آخر جو گیارہ (ف' 'س' وغیرہ) برآمد کئے ہیں ان کو اس جدول سے بدل لو۔ یعنی چوتھا حرف لکھتے جاؤ۔ دیکھو پہلے 'ف' ہے۔ جدول سے چوتھا میں ہے۔ پھر 'س' ہے 'س' سے چوتھا حرف جدول میں 'ص' ہے۔ لہذا اس کا تیسرا حرف 'ق' ہے 'ق' سے چوتھا حرف 'خ' ہے۔ لہذا 'خ' لکھ لیا۔ چوتھا حرف 'ع' ہے 'ع' سے چوتھا حرف جدول میں 'ق' ہے۔ لہذا قاف لکھ لیا۔ اسی ترتیب سے ہر حرف سے چوتھا حرف جدول سے الگ کرتے جاؤ۔ تو یہ حرف پیدا ہوئے۔

د	ح	ص	ق	ع	س	ف
و	ظ	ب	ض	ش	ت	ر
ح	ظ	ب	ض	ش	ت	ر

اب آپ نے یہ حرف پیدا کر لئے۔ ان حروف کے اعداد ابجد سے پیدا کرو اور قاف کو دور کر کے جو عدد رہے اس کو فی نصف ضرب دے کر اس کے حروف پیدا کرو دیکھو۔ ان حروف کو مساوات 'ترفع' 'تنزل' 'ترقی' سے تبدیل کرو۔ جو اب صاف برآمد ہو گا۔ آپ غور کریں تحقیق کریں اور دماغ سے کام لیں۔ بحکم خدا جو اب صاف برآمد ہو گا شاید آپ یہ کہیں گے کہ آپ نے جو اب برآمد کر کے نہیں دکھایا میں عرض کروں گا کہ تمام بزرگوں نے ذرا سا پردہ رکھا ہے۔ مجھ سے بھی میرے استاد نے پردہ رکھ لیا اور جس قدر مجھے حاصل ہوا تھا میں نے پیش کر دیا۔ اس سے زیادہ مجھے بھی معلوم نہیں مگر اس

قدر عرض کروں گا کہ مستعمل اور جواب ان ہی حروف میں پوشیدہ ہے اور بالکل قریب ہے آپ تلاش کریں۔



اصل حروف	لکھتے جاؤ	مترتب	حرف بنا	ط	ی	ع
ر	۲	۲	د	ف	ل	ط
ص	۹	۸۱	۱-ف	ا	ی	ع
ق	۳	۱۶	و-ی	م	ی	ع
خ	۱	۱	ا	د	ل	ط
ع	۶	۳۶	د-م	ا	ی	ع
س	۹	۸۱	۱-ف	ا	ی	ع
ف	۲	۲	د	و	ل	ط
ج	۳	۹	ط	ف	ل	ط
ح	۶	۳۶	و-م	ا	ی	ع
ظ	۷	۴۹	ط-م	ا	ی	ع

### قاعدہ

ایک خاص قاعدہ مستعمل نمایان کرنا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جس قدر اور قریب انہیں میں لکھ رہا ہوں شاید آپ کو وہ سری جگہ ملے ایک دنیا مستعمل کے لیے پریشان ہے جس قدر اور جہاں تک میں بیان کر رہا ہوں اس قدر بھی دو سری جگہ آپ کو بڑی مشکل سے ملے گا۔ لیکن اگر آپ یہ چاہیں کہ کوئی شریعت لکھو نہ بنا کر آپ کے حلق میں اتار دے تو یہ محال ہے۔ یہ قوت تو خدا کے عظیم ہی میں ہے۔ اس نے اپنے نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم اولین و آخرین سکھایا اور آپ کا سینہ کو کھل دیا۔ الم نشرح لکھ کر کہ جس قدر میں بیان کر رہا ہوں اس قدر بھی انسانی قوت سے کچھ باہر ہے۔ آگے آپ کی عقل رسوا اور ذہن ہلکا کی ضرورت کا یہ ہے کہ وہ







جو اب پر آمد ہو گا۔ اس سے زیادہ تفصیل کی جرات نہیں ہے۔

اور یہی آئینہ طوطی مستقیم و اشتداد

علم الآثار۔ یہاں تک جو میں نے بیان کیا شک کے ماتحت علم الاخبار تھا۔ کہ مجھے تسلیم ہے کہ بیان بے بیان اور زبان بے زبان ہے۔ مگر مجبور ہوں اس سے زیادہ بیان کرنے کی نہ اجازت ہے نہ طاقت۔ اس لئے اب علم الآثار میں شک کی کیا حیثیت ہے۔ اس کو اس قدر سمجھ لیجئے کہ یہ خاص ظلم ہے جو اپنے خواص و اثرات اور افعال میں لیل ضیہ ہو تا اس کا فعل لیل ہونے سے برابر ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ دنیا کے کاموں کی کوئی حد نہیں۔ نیز انسان کے مقاصد علیحدہ ہیں اور ظلم کا یہ قاعدہ ہے کہ ہر مقصد کے واسطے اس کا قانون جدا گانہ ہے۔ اب میں ہر مقصد کے قواعد جدا جدا بیان کروں تو اس سے کتاب کو بہت طول ہو جائے گا اور میں خود اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ تمام دنیا کے قواعد خود مجھے معلوم نہیں جو مجھے معلوم ہے اس میں سے صرف تین قواعد سے بیان کرتا ہوں اول ظلم حب دوم ظلم بغض سوم ظلم ترقی ملازمت اور اسے قرض وغیرہ۔ خوب غور کرو اور یہ یقین کرو کہ یہ ظلم جو میں بیان کر رہا ہوں ایسے نہیں ہیں کہ جس طرح عام بازاری کتابوں میں لکھے ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ قواعد ایسے نفل ہیں کہ ان کا اثر یقینی ہوتا ہے الا ماشاء اللہ

ظلم حب۔ نام مطلوب مع والدہ اور نام طالب مع والدہ کے اعداد ابجد قمری سے حاصل کرو اگر مطلوب کی ماں کا نام معلوم نہ ہو سکے تو صرف مطلوب کے نام کے اعداد اول لیکن یہ معلوم کرو کہ طالب کے نام کے اعداد بائیں طرف اور مطلوب کے نام کے اعداد مات اور الوقت میں ہوں۔ ان اعداد کو ۲۸۹۸ میں بطریق شک ضرب دے اور شک کے ہر خانہ میں داہنی طرف رکھو یعنی مطلوب کے اعداد اعداد اور عشرات میں ہوں تو طالب کے نام کے اعداد مات اور الوقت میں ہوں جو عدد ہے اس سے حرف بنائے جس قدر حروف پیدا ہوں ان کو احتیاط سے رکھو۔ مضروب۔ مضروب فیہ۔ میزان۔ ان اعداد کو چھوڑ دو صرف ان ہی اعداد کے حرف بنانا جو شک میں ہیں یعنی خانوں میں۔ ان حروف کے تین حصہ برابر کرو۔ اگر تین حصہ برابر نہ

ہوں تو آخر میں ایک حرف کی کمی بیشی کرو۔ مثلاً حروف سے اپنے قواعد پانچ پانچ حروف کے ہوں گے اور ایک حصہ آخر کلمات حروف کا ہو گا۔ اگر کیا رہ حروف بنے تو وہ حصہ چار چار کے ہوں گے اور ایک حصہ تین حروف کا ہو گا۔ ہر حال آخری حصہ میں کمی بیشی حرف کرو۔ پہلے حرف کے بعد میں جملہ اشیل یا حاکر نام سو کل پیدا کرو۔ دوسرے حروف میں جملہ طیش یا حاکر نام طیف پیدا کرو تیسرے حروف میں جملہ یح یا حاکر نام جن پیدا کرو۔ اب تین نام آپ کے اس ہیں۔ یہاں ایک خاص بات کی تشریح ضروری ہے کہ حروف کی ترتیب کس طرح ہوگی میں شک کے خانوں سے کس طرح حروف پیدا کئے جائیں یعنی عرضا یا طوطا اور سے نیچے کو یا نیچے سے اوپر کو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ شک کے اسی طرف کے خانہ اول کے حروف سے نیچے سے اوپر طرف بنائے جائیں۔ دیکھو مسئلہ صحت۔ داہنی طرف کی پٹی میں پہلے خانہ میں ۸ ہے پھر ۳ ہے پھر ۸ ہے پھر ۷ ہے۔ فقہا حروف بننے کے یہ نام ہیں۔ اب دوسرے خانہ میں پہلے ایک ہے پھر ۶ پھر ایک پھر ۵ اس کے حرف بنے اور اب آپ نے اس قاعدہ کے تحت شک سے حروف پیدا کر کے ان سے ہر نام بنائے اب مضروب۔ مضروب فیہ۔ میزان ان ہر۔ اعداد کو جمع کرو۔ یعنی وہ عدد جو شک کی مثال میں ہیں اور وہ وہ عدد شک کی بائیں طرف ہیں اور پھر میزان شک کو جمع کر کے شکش آتش پال میں پیدا کرو۔ شکش کے خانہ اول میں اعداد کے نیچے نام سو کل تحریر کرو اور خانہ دوم میں اعداد کے نیچے نام طیف تحریر کرو اور خانہ تیسرے میں اعداد کے نیچے نام جن تحریر کرو اور نقش کے نیچے یہ عبارت تحریر کرو یا یہاں النفس المطمئنة فلاں فلاں بن فلاں انام مطلوب مع والدہ اور جمعہ الی ربک فلاں بن فلاں انام طالب مع والدہ و احبہ مرضیہ بحق کہی بعض حم عسقی بن نقش تیار ہے۔ آپ نے نقش تیار کر لیا اب اس کا قاعدہ یہ ہے کہ چاند دیکھئے یہ چاند چاند آئے اس دن طلوع آفتاب کے وقت اس نقش کو موسم کی تختی بنا کر اس پر قلم لکائی سے کندہ کر کے اقلیم کو ہے کا نہ ہو موسم کی تختی ذرا دبیز یعنی موٹی بناؤ تاکہ حروف اچھی طرح گہرے کندہ ہو سکیں۔ اس تختی کا عرض و طول پس اس قدر کافی ہے کہ شکش اور عبارت آہستہ۔ اس شکش کو مربع



رنگ کے کاند یا سرخ رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھیں اور قدرت خداوندی کا مظاہرہ کریں کہ کس طرح مطلوب مقرر ہو جاتا ہے۔

اب رہا ظلم بغض اور ظلم ترقی بنانے کا قاعدہ (قاعدہ شکہ) حقیقت یہ ہے کہ شکہ کا طریقہ دو امور کے واسطے ہی ایجاد کیا گیا ہے۔ ایک مستحکم کے واسطے دوسرا بغض اور باہمی تفریق کے واسطے دیگر کام جو شکہ سے لئے جاتے ہیں وہ فروغ ہیں مگر اصولاً ان دو امور کے واسطے شکہ خاص ہے اس سے جو عمل تفریق نمائیں کا تیار کیا جائے وہ ایک ہے بناوٹ جو آپ اور بعض وقت عمل کرتے کرتے اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس ظلم جدائی سے اس جگہ کام لیں جہاں انصاف اور شریعت اجازت دیتی ہو۔ اپنے نفس کی خاطر خواہ مخواہ دو ذاتوں میں مفارقت ڈالنا گناہ عظیم ہے اور جو صاحب اسے خلاف شرع کام میں لائیں گے اس کے وار محشر کے دن خود ہوں گے۔ میں اسے حق جگہ پر استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ ترکیب یہ ہے کہ جن دو ذاتوں میں خلاف شرع اتحاد و اتفاق ہو یا دو ذاتوں کا اتحاد اور اتفاق آپ کو نقصان پہنچا رہا ہو تو آپ ان دو ذاتوں کے نام مع والدہ کے لکھ کر اس کی میزان ایک طرف رکھیں۔ اور آیت شریف و القینا بینہم العد اوۃ و البغضاء الی یوم القیمہ کے اعداد ایک طرف رکھ کر شکہ میں اسے ضرب دیں۔ اس آیت مبارکہ کے اعداد ابجدی ۳۳۷ ہیں) شکہ میں ضرب دے کر اس کے ہر خانہ سے بطریق اولیٰ حروف بنائیں۔ لیکن یہ واضح رہے کہ عمل حب میں جس طرح نیچے سے اوپر کے حروف بنا کر طلی الترتیب رکھے تھے۔ بغض کے عمل میں اوپر سے نیچے کے حروف بنا کر طلی الترتیب رکھتے جائیں اور حسب سابق تین حصہ کریں ایک حصہ کے آگے اٹکل دوسرے کے آگے طیش تیسرے کے آگے پوش بڑھا کر نام موکل و خلیفہ و جن پیدا کریں۔ اس کے تحت میں یہ عبارت تحریر کریں خواہ اردو زبان میں لکھیں یا عربی زبان بنالیں۔ اس عمل کے موکل اور خلیفہ اور جن اور اس عمل کے حروف فلاں بن فلاں میں جدائی کرادو۔ و بحق یوم یسکون الناس کالفراش المبثوث و تکنون الحبال

کالعهن المنفوش ۵ یا قہار یا قہار یا قہار بن عمل چار ہے۔ جب ذوال مال ہو اور قمر و عقرب ہو تو ساعت و عمل یا مربع میں اس عمل کو مڑے کے کھن پر سیاہ رو شنائی سے لکھ سیاہی میں تھوڑا سا سرکہ ملاو۔ اب اس عمل کو (جو کھن پر لکھا ہے) کوئی بناو اور قبر کی مٹی کو گوندھ کر اچھی طرح اس مٹی میں لپیٹ دو بہتر یہ ہے کہ قبر کی مٹی لے کر اور اسے گوندھ کر لٹول بناو اور درمیان میں یہ عمل رکھ دو۔ عمل کو ساعت ہلال میں لکھ دو اور سب کام اس وقت کر لو اس لٹول کو چوبیس لمبے میں اس طرح دفن کر دو کہ گرم رہے۔ تین دن ساعت دن یا تو دن میں ان دونوں میں مفارقت ہو جائے گی۔ تجربہ ہے۔

اب ظلم ترقی بنانے کا قاعدہ تحریر کرتا ہوں اپنے نام مع والدہ کے اعداد اور سورہ (العن کے) اکل سورہ (العدا کو شکہ میں ضرب دے کر بنایا عدہ عمل محبت نیچے سے اوپر کے خانوں کے طلی الترتیب حرف بناتے ہوا اور تمام حروف کو تین پر حسب قاعدہ بالا تقسیم کر کے نام موکل و خلیفہ و جن پیدا کرو۔ یہ حرف طبعہ رکھو اور مضروب اور مضروب فیہ اور میزان کے اعداد جمع کر کے ان کے حروف طبعہ بنا کر اسے مثلث آتش چال میں پر کرو۔ مثلث کے اوپر ۸۶ عدد بم اٹھ شریف کے لکھ کر اس کے تین طرف مع نام تحریر کرو اور اس عمل کو ہادی کے چار ٹیک ساعت میں کندہ کر کے اپنی بچائی یا لوبی میں رکھو۔ کسی قسم کے پرہیز اس میں نہیں ہے ظلم خدا فیہ سے ہر کام میں مدد ہوگی و من یتوکل علی اللہ فہو حب

قاعدہ ایک عمل میں نے ۱۸۳۵ء میں شائع کیا تھا لیکن طوالت کے سبب سے کئی اصحاب اذاتہ کر سکے برادر م عمل قدرت کاغز ان ہے پہلے لوگوں نے اپنی زندگی اس راستہ میں فاکر دی ہے جب کچھ ہاتھ آیا ہے۔ آپ عملیات کو اس قدر آسان نہ تصور کریں کہ صبح کو عمل کیا اور شام کو اس کا نتیجہ سامنے آیا۔ اگر نتیجہ نہ نکلا تو کہہ دیا کہ عمل غلط ہے ہاں عمل تو ایسی ہی شے ہے کہ منٹوں میں اثر دکھاتا ہے۔ مگر جب آپ اپنی قوت کو بھی اس درجہ تک بڑھا لیں۔ قوت روحانی مفقود۔ اکل طلال صدق مقال غائب ہے۔ کوئی محنت نہیں کی بلکہ کس طرح عمل میں



قوت پیدا ہو۔ یہ واضح رہے کہ ہر حرف میں قوت اور ہر عمل میں اثر ہے مگر عامل کو قوت روحانی کی بھی ضرورت ہے اگر عامل میں قوت روحانی نہیں ہے تو عمل کی قوت کا اعمار بھی محال ہے۔ جو عمل میں لگے رہا ہوں یہ ایک ایسا قدرت کا خزانہ ہے کہ جو صاحب اسے چار کر لیں گے زندگی عزت و آرام سے بسر ہو جائے گی۔ عمر بھر کسی کے محتاج نہیں ہوں گے صاحب مفتاح الجفر نے تحقیق کیا ہے کہ شیخ یحییٰ نے یہ عمل بادشاہ اکبر کو تیار کر کے دیا تھا جس سے اقبال نصف انمار تک پہنچا۔ اس عمل کا نام مہر سلیمانی ہے۔ جس شخص کے پاس یہ نقل ہو گا وہ زندگی میں کسی کا محتاج نہ ہو گا۔ ادنیٰ و اعلیٰ اس کی عزت کریں گے۔ میرے زمانے میں ایک بزرگ کے پاس یہ لوح تھی دنیا ان کی طرف متوجہ ہوتی تھی۔ غرض یہ ہے کہ اس عمل کو صحت اور کوشش کر کے عمل کر لو۔ زندگی آرام سے بسر ہو جائے گی اور روحانی طریق پر بھی نفس اور شیطان کے نقصوں سے چھوٹ جاؤ گے۔ اس عمل کا وقت سال بھر میں صرف ایک مرتبہ آتا ہے۔ اس لئے کوشش کر کہ وقت پر تیار ہو جائے۔ واضح ہو کہ آفتاب کو حمل کے انیسواں درجہ پر شرف ہوتا ہے اور آفتاب برج حمل میں ۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴۔ ان تاریخوں میں سے کسی تاریخ میں برج حمل میں آتا ہے۔ اس کو تحویل آفتاب اور نور و ذکیہ ہیں دنیا کے مختلف مذاہب میں سے آتش پرست اور شیعہ اصحاب بطریق مذہب بھی اس سعید ساعت کی خوشی کرتے ہیں۔ اہل تنجیم اپنا سالانہ حساب اور سیارگان کی گردش اسی وقت صحیح کرتے ہیں۔ قدرتی طریقہ پر اس وقت دن رات برابر ہوتا ہے۔ میں جو قلیل قیمت اس کتاب کی لے رہا ہوں اس قیمت سے بہت زیادہ صرف یہ ایک عمل ہے آپ اس عمل کو کریں اور خدا کی قدرت کا مشاہدہ کریں۔ اب معلوم ہو کہ برج حمل کے ۱۹ درجہ پر آفتاب کو شرف ہوتا ہے اور آفتاب (علاوہ کسر کے) روزانہ ایک درجہ طے کرتا ہے آپ کے عمل سے جو تعلق ہے اس کو بیان کرتا ہوں باقی باریک حساب ترک کرتا ہوں جس دن آفتاب برج حمل میں آئے اس دن سے جب انمار دس دن پورے گذر جائیں تو انیسواں دن طلوع کے وقت اس عمل کا خاص وقت ہے۔ یہاں یہ بات واضح کر دوں کہ تحویل کا وقت ہمیشہ مختلف ہوتا ہے۔ نجوم سے صحیح

ر قیام معلوم کرنا تو اور حساب ہے۔ اور میں اس کا حساب یہاں سمجھانے سے مجبور ہوں تاہم جو اصحاب علم نجوم سے واقف ہوں۔ وہ حقیقی حساب بھی کر لیں تو بہتر ہے۔ ورنہ عام اصحاب اس طرح حساب کر لیں کہ اگر تحویل دن کے بارہ بجے تک ہوئی ہے تو وہ دن شامل کر لیں اور اس دن سے شمار کر کے جب انمار دس گذر کر انیسواں دن شروع ہو تو طلوع کے وقت اس عمل کو کریں اگر تحویل اوپر کے بعد ہوئی ہے تو وہ دن حساب میں شمار نہ کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ جنوری کے مہینہ سے اس عمل کو لکھنا شروع کریں اور فرصت کے وقت تھوڑا تھوڑا روزانہ کام کر لیا کریں۔ تاکہ شرف تک سب کام تیار ہو جائے اور جب خوب غور سے حساب کریں تاکہ کسی غلطی نہ ہو جائے۔ ایک حرف کی غلطی تمام محنت کا ستیاناس کر دیتی ہے اور عمل کے تمام اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔ اب عمل کی ترکیب خوب غور سے پڑھو۔ میں بہت تفصیل سے بیان کر رہا ہوں کہ یہ نقل غلامے خالص (سولے اپریل) کیا جائے گا جس کا وقت گیارہ ماٹھ دوپہر کی ہو نا چاہئے۔ کم ہو بیش نہ ہو خوب جانچ کر وزن کرنا اور سونا بھی خالص ہو۔ یہ سونا کسی کو دینا نہیں چاہئے گا بلکہ اپنی رقم اپنے پاس رہے گی اگر اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو خاص وجہ و کام فرما دیا اور اپنی رحمت خاص سے اثر عطا فرما دیا تو گیارہ ماٹھ سولے کے عوض میں گیارہ سو تھلہ ہلکے اس سے ہزار حصہ زیادہ قدرت کے خزانہ سے مل جائے گا۔ اگر خدا نے اسے عمل میں اثر عطا کر دیا ہو تو اپنا سونا فروخت کر کے قیمت اپنی جیب میں ڈال لیں اس عمل کا خاص اثر یہ ہو گا کہ اگر اللہ تعالیٰ رحم فرما دے اور عمل اپنی طاقت میں کامیاب ہو جائے تو بادشاہ اور وزیر بن جانا بھی بعید نہیں لیکن کم از کم امیر اور دنیا کی فخر و منہ سے آزاد ہو جانا اس میں تو کلام ہی نہیں۔ یہاں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس عمل کو دوسرے عالمین نے بھی بیان فرمایا ہے اور بعض جگہ میرے عمل اور ان کے عمل میں آپ کو فرق معلوم ہو گا میں یہ نہیں کہتا کہ ان لوگوں کو ترکیب اور اجزاء کے عمل غلط ہیں۔ وہ بھی صحیح ہوں گے۔ گو میں نے تجویز نہیں کیا۔ مگر مجھے جس طرح تحقیق ہوئی اور جس طرح مجھے ہر گونہ اور استادوں سے یہ عمل پہنچا ہے میں اسی طرح درج کرتا ہوں اب عمل کی ترکیب معلوم کر۔ سات نام غلاموں کے اور چھ



نام بار شاہوں کے اور ایک نام اپنا آخر میں ملا کر یہ بھی سات پورے کریں اور سات ستاروں کے نام جملہ انیس نام ہوئے۔ ان ناموں کے تمام حروف کو مفرد کر کے لکھو نام اس طرح لکھو۔ حضرت آدم اور اہم حضرت یوسف حضرت داؤد حضرت سلیمان حضرت عیسیٰ حضرت محمدؐ کیو مرت جشید فریدوں پر خسرو سکندر د نو شیرداں (ایک اپنا نام اس میں ملا کر سات پورے کرو) مرغ زہرہ عطارد قمر شمس مشتری زحل سات قرشتے جبرائیل میکائیل اسرافیل عزرائیل سیطرون دروائیل رفائیل اب یہ انھیں نام کامل ہوئے۔ میں ان سب کو مفرد کئے دیتا ہوں تاکہ آسانی ہو جائے۔

ح ن س ر ت ا د م ا ب ر ا ہ ی م ی و س ف د ا و د س ل سے م  
ا ن ع ی س ی م ح م د ع ل ی ہ م ل س ل م م م ی و م د ت ج  
م ش ی ا ف ر ی د و ن م ی خ م ر و م س ک ن د و ن و ش ی د  
ا ن م ر ی خ ز ہ ر ہ ع ط ا ر د ق م ر ش م س م ش ت ر ی د  
ل ج ب ر ا ا ی ل م ی ک ا ا ی ل ا م ر ا ف ی ل ع د ر ا ی  
ل م ی ط ط ر و ن د ر د ا ا ی ل ر ف ت م ا ی ل یہ واضح ہے کہ  
باد شاہوں کے ناموں کے ساتھ اپنا نام بھی شامل کر لو اور اس بسط کو تم بھی خوب طور سے  
صحت کر لو ممکن ہے کہ کہیں غلطی ہو۔ اب ایک بڑا کاغذ لو اور ان تمام حروف کو ایک سطر میں  
لکھو اور یہاں تک لکھ کر دو کہ زمام یہ آمد ہو جائے۔ یہ کام نہایت مشکل ہے اور بہت دنوں کی  
محنت کا ہے۔ خوب طور سے لکھ کر تے جاؤ۔ ان حروف کی تعداد ایک سو اٹھ سے زیادہ ہو  
جائے گی بلکہ یہ تعداد تقریباً ایک سو ستر تک پہنچے گی۔ ایک بڑے کاغذ پر اتنا بڑا نقش بناؤ کہ اس  
میں عرض میں بھی اتنے ہی خانے ہوں مثلاً ۷۰ اور طول میں بھی اتنے ہی خانے ہوں۔ اگر خانوں  
میں سطر بندی کر لو گے تو آسانی سے لکھ کر ہوگی لکھ کر کے کا مفصل قاعدہ ارواح الجفر میں بیان کر  
چکا ہوں۔ لیکن ممکنہ بعض اصحاب کے پاس ارواح الجفر نہ ہو یا لکھ کر کا قاعدہ معلوم نہ ہو تو قاعدہ  
قاعدہ اس کا یہ ہے کہ سطر کا بائیں طرف والا حرف پہلے لکھو۔ پھر دہنی طرف کا پھر بائیں طرف

کا پھر دہنی طرف کا یہاں تک کہ تمام حروف گردش کر جائیں۔ اسی طرح الٹ پلٹ کرنے سے  
اول والی سطر آخر میں آجاتی ہے۔ نیچے والی سطر اوپر والی سطر کی جگہ ہے۔ اسے زمام کہتے ہیں  
اور اس عمل کو لکھ کر کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر سلیمان کے لکھ کر کہتے ہیں۔ دیکھو چھٹی سطر  
میں اول سطر آگئی۔

اس گردش کو لکھ کر کہتے ہیں۔ جن اصحاب کو اس کی مہارت ہے وہ جلد اس کام کو کر  
سکتے ہیں مگر جن اصحاب کو کبھی اتفاق نہیں ہوا ان کو مشکل معلوم ہوگی۔ تاہم کوئی ایسا کام  
نہیں ہوتا ہو سکے محنت کرو۔ خدا اچھا ہے تو اس محنت کا صلہ بھی ملے گا۔ بلکہ محنت سے ہزار  
گنا زیادہ ملے گا۔ جب زمام نکل آئے تو اس کو باریک کاغذ پر چھوٹے چھوٹے خانوں میں  
نقل کر لو تاکہ مختصر مائع ہو سکے۔ جس قدر مختصر کر سکتے ہو۔ یعنی جس قدر باریک کاغذ  
اور چھوٹے خانے بنا کر اس میں حروف لکھ سکتے ہو۔ جب تم اس لکھ کر کے کرنے میں کامیاب  
ہو جاؤ تو معلوم کر لو کہ نقل کا نصف کام تم نے ختم کر لیا۔ اب آپ نے لکھ کر کے زمام  
پر آمد کر لیا اور جہاں تک آپ کا مکان تھا آپ نے مختصر سے مختصر کر لیا تو اس کاغذ کو احتیاط  
سے رکھو۔



س	ل	ی	م	ا	ن
ن	س	ا	ل	م	ے
ے	ن	م	س	ل	ا
ا	ے	ل	ن	س	م
م	ا	س	ے	ن	ل
ل	م	ن	ا	ے	س
س	ل	ے	م	ا	ن

انھیں ناموں کے جو حرف علیحدہ علیحدہ آپ نے لکھے ہیں جس کی لکھ کر ہے  
ان حروف میں جس قدر آتشی حرف ہوں ان سب کو علیحدہ کر لو آتشی حرف یہ ہیں ا ہ







کے پڑھنے میں۔ اب تمام نفل آئے آفتاب تو پڑھنا موقوف کرو۔ اب سیدھے ہاتھ میں وہ تعویذ کو اور آفتاب کی طرف کر دو اور دعا کرو کہ الہی جسطرح تو نے آفتاب کو بلند اور صاحب مرتبہ کیا ہے اس تعویذ کے صدقہ میں مجھے بھی بلند اور صاحب مرتبہ کر دے۔ یہ دعائیں مرتبہ مانگ کر اور اس تعویذ کو اپنے بازو پر باندھ لو۔ یہ تعویذ تمہارے بازو پر بندھا رہے کسی وقت اسے علیحدہ نہ کرو۔ پیشاب پاخانے جماع طہال غرض کسی وقت اسے بازو پر سے نہ کھولو۔ اب روزانہ طلوع سے قبل اٹھا کر دو اور تین مرتبہ سورۃ الشمس پڑھ کر تعویذ کو بازو پر سے کھول کر آفتاب کی طرف کر دیا کرو اور یہ دعا تین مرتبہ مانگ کر پھر بازو پر باندھ لیا کرو۔ اکیس روز ایسا ہی کرو۔ بعد اکیس دن کے نفل موقوف کرو۔ مگر لوح بازو پر بندھی رہے۔ اب جو قدرت سے نظر آئے گا تم خود دیکھ لو گے میں اس کی تاثیر بیان نہیں کر سکتا۔ یہ خدا کی دین اور خدا کا فضل ہے۔ خدا اے قادر و قادر نے بادشاہ بنادینا اگر اس ہے نہ وزیر بنادینا مشکل ہے لیکن کم از کم امیر اور صاحب عزت و مرتبہ بنادینا تو اس کا خاص اثر ہے محنت کرو۔ کوشش کرو دیکھو کس طرح تم عزیز ہوا ہوتے ہو۔ اب چند امور قابل حال اور باقی ہیں جو شاید تم میں تشویش پیدا کریں۔ تم کو حائل کرو۔ اصلی تم کو ارخواہ تمہارے پاس یا کسی سے مستعار مانگ لو ایک دن کے واسطے اگر تم کو ار نہ مل سکے تو لکڑی کی تم کو ار چھوٹی سی بنا کر اس پر سپید ورق (جھولے جسے نی کہتے ہیں) جتاو اصلی تم کو ار کی برابر بڑی بنانے کی ضرورت نہیں بس چھوٹی سی تم کو ار بنالو۔ ہاں شکل تم کو ار کی ہو۔ پہلے دن ہی تم کو ار حائل کرو۔ بخور جلاؤ۔ عطر میں معطر کرو اور سرخ کپڑے پہنو۔ غسل کرو۔ یہ سب کام پہلے دن ہی کرو۔ بعد کے میں دنوں میں ان کی ضرورت نہیں پہلے دن میدان میں یا اونچی جگہ کھڑے ہو کہ آفتاب کو طلوع اپنی آنکھوں سے دیکھو بتایا دنوں میں اس کی ضرورت نہیں قبل از طلوع آفتاب مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جایا کرو۔ چاہے آفتاب نظر آئے یا نہ آئے اور تین مرتبہ سورہ الشمس پڑھ کر اور تعویذ کو آفتاب کی طرف کر کے تین مرتبہ دعا مانگ کر بازو پر باندھ لیا کرو۔ یہ

نکتہ یاد رکھو کہ پہلے دن سورہ الشمس پڑھنے کی کوئی تعداد معین نہیں ہے۔ لیکن جتنے میں دن میں تین مرتبہ روزانہ مقرر ہے۔ ہاں اس بات کو یاد رکھو کہ طلوع آفتاب سے قبل تم کھڑے ہو جایا کرو۔ آفتاب تمہارے پڑھنے میں طلوع ہو۔ اس کی ضرورت روزانہ نہیں اس تم اپنی آنکھوں سے دیکھو (پہلے دن ضرورت ہے) اکیس یوم کے بعد یہ بھی اختیار ہے کہ تعویذ کو بازو پر بندھا رہے دو۔ یا حفاظت سے اپنے گھر میں کسی صندوق یا محفوظ جگہ میں رکھ دو مگر اکیس دن تک بازو پر بندھا رہے۔ اکیس یوم کے بعد عمل ختم کرو۔ اگر خدا نے کرے کوئی اثر معلوم نہیں ہو تا تو ٹھہر نہ کرو۔ چالیس یوم تک اس کا اثر ظاہر ہو جائے گا۔ اس تعویذ کو احتیاط سے رکھو یہ روز بروز ترقی پر ترقی ہوگی۔ اگر خدا نہ کرے چالیس یوم بھی گزر گئے اور کوئی اثر نہیں معلوم ہو تا تو اب ناامید ہو جاؤ اور سمجھ لو کہ یا عمل میں کوئی غلطی ہوئی یا خدا کو منظور نہیں۔ اس سونے کو فروخت کر دو اور اپنے روپے خرچ کرو۔ اگر اکیس یوم میں یا چالیس یوم تک اثر معلوم ہوتا ہے تو اب اس تعویذ کو حفاظت سے رکھو۔ یہ اسم اعظم ہے اور تمہاری ترقی اور عزت کا ذریعہ ہے میں نے بڑی تسلی سے عمل کو بیان کر دیا۔ خدا چاہے تو کوئی بات ابھی ہوئی نہ رہے گی۔ جب اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے تو فقیر شفیق کے واسطے بھی دعائے خیر کرنا۔ یہ کتاب اور عمل لوگ کرتے ہوں گے اور فقیر شفیق زمین میں خاک ہو چکا ہو گا اور آپ کی دعا کا محتاج نہ رہے گا۔

والحمد لله رب العلمین

طالع کسی شخص کا ستارہ صحیح تو وہی ہوتا ہے جس ستارے کی ساعت میں وہ پیدا ہوا ہے اور اسی سبب سے جنم پتر بتایا جاتا ہے لیکن جب کسی شخص کا جنم پتر نہ تو پھر نام سے اس بتا کر اس کا ستارہ مقرر کیا جاتا ہے اور یہ طریقہ ہر ماہ و سالہ آئینہ قسمت میں اس کے عنوان سے استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر کسی کے سر اسم سے ستارہ بتانا نجوم میں تو ایک حد تک کامیاب ہے جانا ہے لیکن عملیات میں اس ستارے کی بہت کم وقعت ہے اول تو یہ علوم ہی غلطی ہیں اور پھر نام کے پہلے حرف سے ستارہ بتانا اور بھی غلط انداز عمل میں بہت کم کامیاب ہے۔ ستارے







لیں۔ اب اگر ایسا وقت آجائے کہ دنیا میں ایک حافظ بھی باقی نہ رہے اور کوئی علم بھی قرآن پاک کی باقی نہ رہے تو علم جبر سے تمام قرآن شریف پیدا کیا جاسکتا ہے۔ اس کی مثال دیکھو۔  
 یسئلونک عن الروح (آیت قرآن پاک)

ی	س	ا	ل	د	ن	ک	ع	ا	ل	ر	و	ح
ب	ا	م	ی	م	ث	ا	ا	ل	ی	ا	د	ا
ع	س	ظ	ح	ظ	ط	س	س	س	ض	غ	س	س
ض	ض	ر	ظ	س	و	ع	غ	و	ظ	غ	ت	و
ل	ل	و	م	ا	ر	پ	ی	ر	م	ن	ح	ا
ق	ل	ر	ل	و	و	ح	م	ن	ا	م	ر	و

اب اس کا حل ملاحظہ کیجئے۔ سوال تھا۔ یسئلونک عن الروح  
 حرف ۱۳ نقط ۳ عدد ۵۳۲۔ ان سے علی الترتیب یہ حروف پیدا ہوئے۔ ۵۳۲۔ پ۔ م۔  
 ث نقط چار اس سے پیدا ہو۔ (دال) حروف چودہ۔ اس وجہ سے حروف د۔ ی پیدا  
 ہوئے۔ کل حروف پیدا ہوئے پ۔ م۔ ث۔ د۔ ی۔ ان کو ملفوظی کیا تو یہ صورت پیدا  
 ہوئی۔ دیکھو سطر دوم نقشہ زیر سوال سطر دوم کو بسط عزیزی کیا۔

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
س	ع	ف	م	ق	ر	ش	ت	ث	غ	د	ض	ظ	ع

ارواح الجفر صفحہ ۵۷ پر بسط عزیزی کا ایک قاعدہ میں نے تحریر کیا ہے جو اس سے

مختلف ہے مگر صفحہ ۵۷ والا قاعدہ بعض اساتذہ نے جائز رکھا ہے۔ قاعدہ عام جو اکثر کے  
 نزدیک مسلم ہے یہی ہے یعنی صفحہ ۵۷۔ ارواح الجفر والا قاعدہ خاص اور بعض اساتذہ کا  
 معمول یہ ہے اور یہ قاعدہ عام اور مشتمل ہے۔ دیکھو نقشہ بالا سطر دوم کو بسط عزیزی کیا تو  
 سطر سوم پیدا ہوئی۔ اب سطر چار رو گئی اس سطر کا نام منقطع ہے۔ منقطع کا حل کس طرح کیا  
 گیا اور سطر سوم پیدا ہوئی اب سطر سوم سے چہارم کس طرح پیدا کی گئی۔ اس کے حل  
 کرنے کی نہ الجھ میں قوت ہے نہ اجازت صرف اس قدر اشارہ کئے دیتا ہوں کہ آپ ترفع  
 ترقی 'تخل' مساوات سے اس سطر کو حل کر سکتے ہیں اور صرف ایک خاص اختیار آپ کو  
 استعمال کرنا پڑے گا۔ چہار کو جو اختیارات حاصل ہیں وہ چند ہیں۔ مگر ہاں تمام اختیارات  
 استعمال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اپنے دماغ کو زور دو۔ اپنا خون خشک کرو۔ انشاء اللہ  
 تعالیٰ تمام حروف پیدا کر لو گے۔ اختیارات کی فہرست ارواح الجفر میں موجود ہے اس  
 شدہ سے صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ قرآن پاک کی ہر آیت کا تعلق اسکی سطر ما بعد سے  
 ہے۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ میں کوئی آیت یا کلمہ اور میان سے احوالوں تو ناممکن ہے۔ یہ  
 آیت ما بعد کی آیت کا جز ہے۔ گو میں اس قائل نہیں ہوں کہ تمام قرآن پاک کا تسلسل  
 بیان کر سکوں مگر یہی علم جبر میں یہ طاقت ہے کہ وہ ایک آیت شریف سے تمام سورۃ کو پیدا  
 کر سکتا ہے اور جن کو خدا نے عظیم نے عقل سلیم اور ذہن رسا عطا فرمایا ہے وہ جبری  
 طریق پر تمام قرآن پاک جمع کر سکتے ہیں۔ لہذا بعض اصحاب کا یہ عقیدہ کہ قرآن پاک کا  
 کوئی حصہ نکالا جاسکتا ہے۔ صحیح نہیں دنیا میں ارباب علم کا وجود باقی ہے اور باقی رہے گا۔  
 قرآن پاک سے جو آیت و در میان سے احوالی جائے حساب کا تسلسل اسی جگہ رک جائے گا  
 اور معلوم ہو جائے گا کہ اس جگہ سے کوئی فقرہ حذف کیا گیا ہے۔ بہر حال یہ ایک جملہ  
 معترفہ تھا جو نکتہ کے طریقہ پر در میان میں آگیا تھا۔ میں اعداد محتاجہ کے استخراج کا طریقہ  
 ارباب 'نیش' کے لئے بیان کر رہا تھا۔ اب معلوم کرو کہ اعداد محتاجہ وہ کلمات ہیں کہ اس  
 عدد کی خواہ کتنی ہی کسر کریں۔ یعنی کتنی ہی گولے کریں اور اعداد حاصل شدہ کو جمع کریں







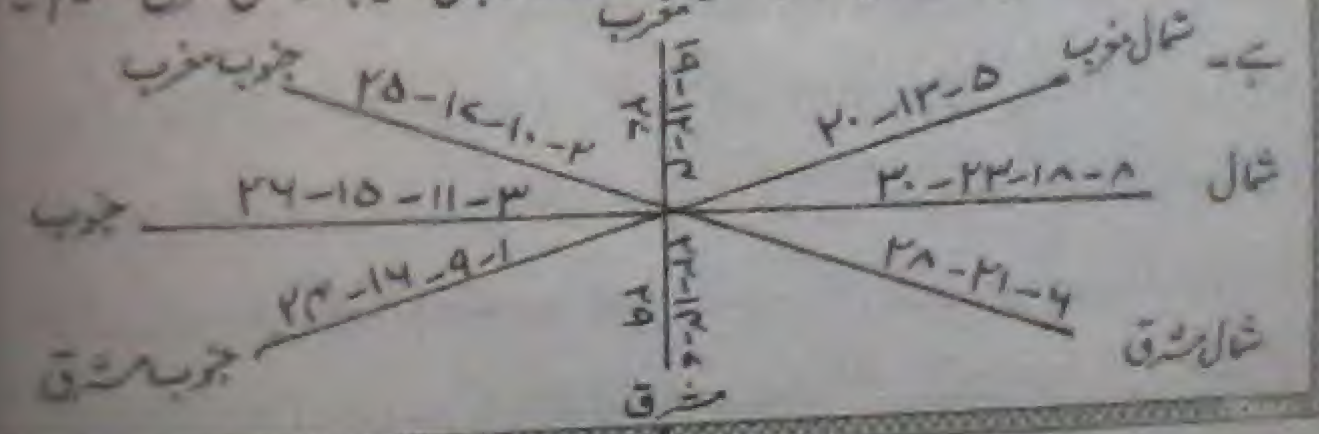
کامیابی میں رکاوٹ پیدا کر دیتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک مٹھی مٹی نے پرٹالے میں جم کر پانی کی روانی کو روک دیا ہے اور اس سے پانی کا طوفان بپا ہو گیا ہے اور سریشک ایوان زمین پر آرہے ہیں۔ تقاضائے دانش اور شرط احتیاط یہی ہے کہ ہم اس کی پابندی کریں میں رجال الغیب کا نقشہ جلد اول میں صفحہ ۶۹/۷۰ پر دیا ہے مگر کتابت کی غلطی نے تاریخوں کو غلط کر دیا ہے۔ اس لئے میں صحیح تاریخیں یہاں درج کرتا ہوں۔ یہ بھی واضح رہے کہ بعض اساتذہ نے اس میں اختلاف کیا ہے مگر میری تحقیق صحیح یہی ہے کہ جس کو میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔ تاہم تفریع طبع کے لئے میں اختلاف بھی بیان کر دوں۔

بعض کی تحقیق تو وہ ہے جو میں اپنی کتاب ارواح الجہنم میں صفحہ ۶۹/۷۰ پر پیش کر چکا ہوں مگر اس میں کتابت کی اندک غلطی ہے جس کی صحت یہ ہے شمال میں ایک کاہندہ سے غلط ہے۔ یہاں تک ۲۶ ہے اور شمال مشرق میں جو ۲۶ ہے وہ نہیں ہے۔ شمال مغرب میں ۲۰ ہے مگر پڑھنے میں صرف دو آتا ہے۔ ۲۰ کا نقطہ ڈیش معلوم ہوتا ہے۔ جنوب مغرب میں ۲ کاہندہ سے غلط ہے اور زائد ہے۔ جنوب میں آخری ۳ کاہندہ سے اصل میں ۳۰ ہے نقطہ وہ کیا ہے۔ یہ صحت ہے ارواح الجہنم صفحہ ۷۰ کی۔



ایک بزرگ نے رجال الغیب کو اس شعر میں نظم فرمایا ہے۔  
کنج بامش کنج بامش کنج بامش کنج بامش

اس میں تیس حرف ہیں اور یہ حرف سستوں پر تقسیم ہیں۔ میں نے ایک کتاب میں دیکھا مگر اس کا قاعدہ معلوم نہ ہو سکا۔ ممکن ہے کہ کسی کو اس کا قاعدہ معلوم ہو اور کام آئے۔ اس لئے میں نے درج کر دیا۔ ایک گروہ نے رجال الغیب کو اس طرح تقسیم کیا ہے۔



اور یہ صحیح ہے

ایک اور تحقیق نے زیادہ تصریح کی ہے جو یہ ہے اور میرا عمل اسی پر ہے اور میں اس کو اب سے زیادہ صحیح بلکہ ارجح تسلیم کرتا ہوں۔





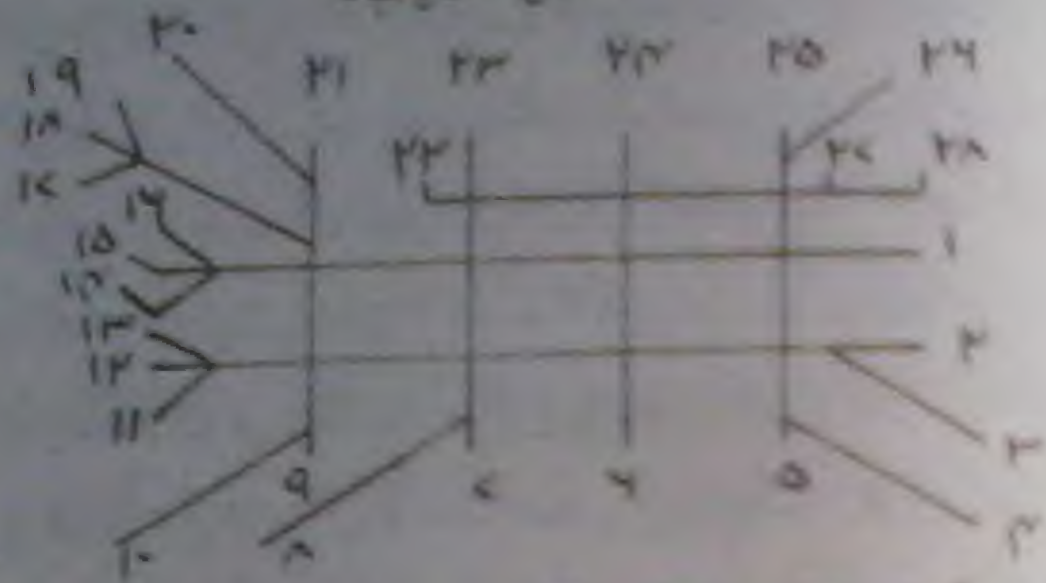
امید ہے کہ آپ اسے بہت واضح پائیں گے۔ باقی اس کے حالات ارواح الغیر میں  
 ۶۹/۷۰ میں معلوم کرو۔ مختصر یہ ہے کہ عمل کے وقت رجال الغیب سامنے نہ ہوں۔ بلکہ  
 پشت پر ہوں۔ اسی طرح داہنے ہاتھ کو نہ ہوں۔ بلکہ اٹنے ہاتھ کے ہوں یعنی عمل پر ہوتے  
 وقت پیش رجال الغیب کو پشت یا بائیں ہاتھ (دست چپ) پر۔ لو۔ اب یہاں پر ایک غلطی  
 یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس طرح ہم کو روزانہ اپنی سمت تبدیل کرنا ہوگی۔ لیکن یہ ہی تو ایک  
 راز عمل میں ہے۔ عمل میں خاص جب ہی اثر پیدا ہوتا ہے جب آپ وقت اور سمت کی  
 پابندی نہ کریں۔ وقت کی پابندی تو اس لئے نہ کرو کہ ہر ستاروں کی ساعت روزانہ تبدیل  
 ہوتی ہے۔ آج آپ نے مثلاً زہرہ کی ساعت میں عمل پڑھا ہے۔ لیکن دوسرے دن اسی  
 وقت عطارد کی ساعت ہے۔ تیسرے دن قمری۔ لہذا کوئی ایک بھی صحیح طریقہ موثر نہیں  
 ہوتا اگر آپ نے ساعت زہرہ میں پہلے دن عمل شروع کیا ہے تو برابر ساعت زہرہ میں ہی  
 پڑھئے تاکہ اس کے موکل موثر ہوتے ہوتے بالآخر موثر ہو جائیں۔

ایک مثال آپ کو زمین کھود کر پانی نکالنا ہے۔ آپ نے ایک جگہ گڑھا کیا مگر پانی نہ نکلا  
 ۔ آپ نے اس کو چھوڑ دیا۔ دوسری جگہ کھودنا شروع کیا۔ وہاں بھی نہ نکلا اس طرح تمام گڑھ  
 گڑھے کرتے رہیں تو پانی نہ نکلتے گا لیکن پہلے دن جو گڑھا کھودا تھا۔ دوسرے دن بھی اسی جگہ  
 کھودو۔ تیسرے دن بھی۔ چوتھے دن بھی۔ آخر کسی نہ کسی جگہ اور کسی نہ کسی وقت پانی نکل ہی  
 آئے گا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے یک در گیر محکم گیر ہر جانی آدمی کسی کام کا نہیں۔ ایک مسئلہ پر ہم  
 جانے والا آخر کامیاب ہوتا ہے۔ تصوف کا ایک کھانا ہو فلسفہ ہے الکرامہ فوق  
 الاستقامہ یعنی استقامت کرامت سے افضل ہے۔ بس جس طرح آپ ستارے کی  
 پابندی کریں اس طرح رجال الغیب کی پابندی کریں۔ یعنی روزانہ اس سمت کو مت کر کے منہ  
 کہ رجال الغیب سامنے اور دست راست پر نہ ہوں بلکہ پشت پر یا اٹنے ہاتھ پر ہوں۔

رجال الغیب سے ملنا جتنا ایک قاعدہ نجوم میں بھی ہے۔ جسے اہل تنجیم و ساسول کہتے ہیں۔  
 گو رجال الغیب سے و ساسول کا تعلق نہیں ہے۔ تاہم کامیابی و ناکامی ضرور اس سے متعلق ہے۔

معلوم ہوتی ہے۔ و ساسول دیکھنے کا قاعدہ یہ ہے جس وقت کسی کام کے ہوئے یا نہ ہوئے معلوم  
 معلوم کرنا ہو آج کا دن کیسا گزرے گا تو کسی و ساسول لاکھو۔

و ساسول لاکھو ہے۔



اب دیکھو کہ آفتاب آج کس پختہ میں ہے۔ بس جس پختہ میں سورج ہو وہ پختہ  
 اس جگہ لکھو جہاں ایک ہندسہ ہے۔ پھر علی الترتیب لکھتے چلے جاؤ۔ یعنی دوسرا پختہ اس جگہ  
 جہاں ۲ کا ہندسہ ہے اور تیسرا پختہ اس جگہ جہاں ۳ کا ہندسہ ہے جب آفتاب کے نیچے کے  
 پختہ کو اور علی الترتیب لکھتے چلے جاؤ۔ جب ۲۸ پختہ ۲۸ ہندسوں پر ختم ہو جائیں تو اب  
 دیکھو کہ آپ کا پختہ کس ہندسہ پر آیا ہے۔ اگر ۱-۲-۸-۲۸ پر آپ کا پختہ ہے پڑے  
 تو محسوس ہے یہ کام نہ کرو اگر ۳-۴-۵-۶-۷-۸-۲۸ پر آئے تو محسوس اکبر ہے۔ ہرگز  
 نہ کام نہ کرو۔ ورنہ علت نقصان ہو گا۔ اگر ۵-۶-۷-۸-۲۸ پر آئے تو سعد اکبر  
 ہے۔ ضرور کام کرو قاعدہ ہو گا اگر ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ پر  
 آئے تو مساوی ہے نہ کوئی خاص نفع ہے نہ نقصان۔



بدر

بدر ایک مشہور پرندہ ہے۔ جو کیڑے سے کچھ چھوڑتا ہے اور اس کے چم و نگارنگ  
 کے ہوتے ہیں۔ اس کی چونچ لمبی اور سر پر دوں کا تاج ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اسے



آخر میں اس کے سر پر سونے کا تاج تھا۔ اس لالچ میں انسان اس کی تلاش میں رہے تھے اور سوچ لگاتار ڈالتے تھے۔ جب بد بد کی خبر رسائی سے ملکہ سیا کا واقعہ پیش آیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام اس کی کارگزاری سے خوش ہوئے اور آپ نے انعام دیا اور بد بد نے عرض کیا کہ میں انعام کے بدلے یہ چاہتا ہوں کہ میرے سر کا تاج جو سونے کا ہے۔ بد بد سے تبدیل کر دیا جائے تاکہ میری نسل کی جان محفوظ رہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی اور سونے کا تاج بد بد کے بدلے تبدیل ہو گیا۔ پرانے درختوں کے جوف میں رہتا ہے اور اپنی چونچ سے درختوں کو کھود کر اپنا آشیانہ بناتا ہے۔ ہماری طرف ایوپی میں اس کو کھٹ کھٹ بڑھی یا بچ کھڑا کہتے ہیں۔ اس کا ذکر آسمانی کتابوں میں اور علی الخصوص قرآن شریف میں موجود ہے اور یکسو سورہ نمل پارہ ۱۱

و تفقد الطیر فقال ما بی لا اری الہد ہد بد بد ایک قصہ تھا جس کے توسط سے ملکہ سباء اور سلیمان علیہ السلام میں روابط و اتحاد قائم ہوا۔ عالمین نے اسی نسبت خاص سے بد بد کو محبت اور الفت میں خاص موثر تسلیم کیا ہے اور اس سے عجیب و غریب کام لئے ہیں۔ حکماء اور علمائے علم عملیات نے اس کے عجیب و غریب فوائد اور خواص بیان کئے ہیں جو خواص میں ذیل میں بیان کرتا ہوں۔ ممکن ہے کہ اس کے علاوہ اور بھی خواص ہوں۔ مگر جس قدر میری تحقیق ہے میں بیان کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ اس کا ہر پر اور جسم کا ہر ایک حصہ جداگانہ اثرات کا حامل ہے اور اثر بھی کامل رکھتا ہے۔

واللہ اعلم بحقیقۃ حالہ خواص بیان کرنے میں بعض اثرات مکرر ہو گئے ہیں۔ بعض اصحاب کے دل میں خطرہ گزرے گا کون بات صحیح ہے اس لئے بندش ہے کہ بعض اصحاب نے مختلف ترکیب لکھی ہے۔ اس لیے جہاں تک میری تحقیق نے کام کیا ہے میں نے بعض مجربات لکھ دیئے ہیں۔ آپ سے جو ترکیب ممکن ہو اور آپ کر سکتے ہوں اسی پر عمل کریں۔ وہ متضاد اقوال میں سے زیادہ موثر کونسا ہے اس کا فیصلہ میں نہیں کر سکتا اور حقیقت ہے کہ اس قسم کے مختلف اقوال کا فیصلہ تجربہ ہی کر سکتا ہے۔

خواص اول دس ہر بد بد بچ کر ان کے ہاں دیے توچ کر جس مکان میں چھوڑ دیا جائے مکان و غیر ان اور زیادہ ہو جائے گا اور پھر آہا نہ ہو گا۔ تمہارے تمام ہاں و پر نوپے کی ضرورت نہیں ہے جس سے ان کی جان خطرہ میں ہو۔ ایسے ہاں و پر جس سے ان کی جان محفوظ رہے توچ

خواص دوم اس کی چونچ سالم گات کر اس کی ی کمال اچست امیں پیٹ کر جو شخص اپنے پاس رکھے تو ہر شخص اس کی عزت و حرمت کرے گا۔ یہاں تک کہ بارگاہ وقت کے رہائے ہی اگر جائے تو بزرگی اور عزت سے پیش آئے گا اور اسی کے خواص میں یہ بھی ہے کہ اس شخص کے پاس یہ چونچ کمال میں لٹلی ہوئی ہوگی تو اس کی کوئی شے ضائع اور تلف نہ ہوگی۔

خواص سوم اگر کسی کے ہاں کی دھوئی کسی مکان میں دی جائے تو اس گھر سے تمام برائی جانور بھاگ جاتے ہیں اور حشرات کفار غرض بھی اچھا ممکن چھوڑ جاتے ہیں۔

خواص چہارم۔ اگر کسی شخص کو سبب بھول اکی عادت ہو جائے۔ کوئی بات یاد نہ آتی ہو اور ہر شے رکھ کر بھول جاتے ہیں تو بد بد کی زبان تلک کر کے اپنے پاس رکھے پھر کوئی بات نہ بھولے گا۔ بد بد کی فراموش شدہ باتیں یاد آجائیں گے اور بعض عالمین نے اس کے لقب کا ذکر بھی بیان کیا ہے۔ بد بد کا دل نکال کر اور بھون کر کھالینے سے قوت حافظہ محفوظ ہو جاتی ہے۔

خواص پنجم۔ بد بد کا خون اس کے ہاروں کے ہاں پر ملیں یعنی اس کے خون کے قطرے اس کے ہاروں کے ہاں پر مل کر جس درخت میں ہاتھ چس چلے آئے گا اور جو آئے گا وہ ہاتھ ہونے سے قبل سوکھ کر یا سڑ کر جائے گا۔

خواص ششم۔ بد بد کا آشیانہ (گھونٹا) نکال کر حفاظت سے جلاؤ اور اس کی خاک حفاظت سے رکھو جو قیدی بے گناہ قید میں گرفتار ہو اس قید خانے میں وہ خاک ڈال دو۔ حکم خداوندی قیدی رہا ہو گا۔



خواص ہشتم۔ بدہ کا خون اس کے کسی چھوٹے سے پر میں ملا کر اس عورت کی کمرے باندھ دو جس کا خون جاری ہو (یعنی کسی علق کے بند ہو گا۔ اگر اس قسم کا پتہ نہیں ملے تو اس میں رگ لگا کر مرنی یا کھو تر کے باندھ دیں تو وہ انڈے نہ دیں گے۔ اگر عورت اپنی کمرے باندھ سے تو اولاد نہ ہوگی۔

خواص ہشتم۔ اس کا ایک ٹخن یا کئی ٹخن کسی کپڑے میں باندھ کر یا تھوڑے بٹا کر بچوں کے گلے میں ڈال دیا جائے تو وہ بچہ نظربد سے ام العیال سے روٹنے سے اور اکثر قسم کے امراض سے محفوظ رہتا ہے اور صحت و تندرستی بحال رہتی ہے۔

خواص نہم۔ بدہ کا بایاں بازو جز سے کاٹ لو اور اس کا خون ایک پیالی میں ڈال دیں اور اس بازو پر لکھو یا کسی کانڈ لکھ کر وہ کانڈ اس قطع کردہ بازو پر چسپان کر دو یا باندھ دو اور قسم بتایا ہو اگر بھی اس میں رکھ دو اب تمام بازو کو جاکر اس کی خاک حاصل کریں۔ یہ خاک مطلوب کی گزر گاہ میں ایسے موقع سے ڈال کر مطلوب اس پر سے گزرے۔ جب مطلوب اس پر سے گزرے گا تو جذبات محبت اس کے دل میں پیدا ہوں گے۔ اگر ایسا موقع میسر ہو جائے کہ مطلوب بار بار اس پر گزرے تو محبت میں بے قرار ہو گا۔

خواص دہم۔ بدہ کے داہنے بازو کا پیر اور اس کی چوچ دونوں کو ملا کر اس کی کھال (پوست) میں لپیٹو اور کانڈ پر نام مطلوب مع والدہ کے لکھ کر وہ بھی چوچ اور بازو کے ساتھ کھال میں لپیٹ کر اپنے داہنے بازو پر باندھ لو اور مطلوب کے سامنے جا کر اس داہنے ہاتھ سے سلام کرو۔ فوراً اس کے دل میں محبت پیدا ہوگی۔ اگر ایسا موقع مل جائے یا ایسا موقع ہو کہ تم بار بار مطلوب کے سامنے جا سکتے ہو تو آخر کار وہ تمہاری محبت میں دیوانہ ہو جائے گا اور تم کو اس کی ذات سے نفع پہنچے گا۔ افسران وقت کی مرہانی کے لئے بھی اس طریقہ کو کر سکتے ہیں۔

نوٹ۔ عالمین نے تحقیق کیا ہے کہ اس کے بائیں (چپ) بازو کا سب سے بڑا پر بھی محبت اور الفت کے پیدا کرنے میں بے نظیر ہے یعنی داہنے بازو کے بڑے پر میں ایک ہی صفت ہے۔ خواص دہم جو ترکیب لکھی ہے اگر بجائے داہنے پر کے بایاں پر بھی استعمال کریں تو کانڈ

روسی ہو گا۔ مگر یہ بعض کی رائے ہے میری تحقیق داہنے بازو کے پر کی ہے۔

خواص یازدہم۔ اگر کوئی شخص کسی کے پاس کوئی عادت لے کر جاتا ہے جتنا ہے اور اندر یہ ہے کہ خدا جانتے وہ شخص ہماری بات مانے گا یا نہ مانے گا تو بدہ کی زبان روحیں کچھ اسی کا تیل میں خوب تر کر کے اپنی زبان کے پیچے رکھ لو اور پھر اس شخص کے پاس جا کر اس سے اس مطلب پیش کرو۔ وہ انکارت کرے گا۔ اور تمہاری بات مانے گا۔

نوٹ۔ ایک بزرگ سے مجھے تحقیق ہو ہے کہ اگر صرف کئی کا تیل (روحیں کچھ) زبان پر مل کر کسی شخص سے سوال کرے تو وہ وہ نہیں کرتا۔ مگر شرط یہ ہے کہ جب تک اس سے مطلب نہ کرے اس وقت تک تمہارے نہیں یعنی مطلب رہا نہ کرے۔

خواص دوازدہم۔ اس کے داہنے بازو کا پیر جو شخص اپنے بازو پر باندھے تو دشمن کے مقابلہ پر فتح یاب ہو گا اور ہر شخص نے اس پر عیب ہو گا اور کوئی اس پر فتح نہ پاسکے گا۔

خواص ستر دہم۔ بدہ کا دماغ طاقت سے ناکو اور آٹے میں گوندھ کر اس کی کوئی یا تو بیاں بنانا آگاہت تھوڑا سا اس کوئی یا گولیاں کو سایہ میں خشک کر لو جو شخص کو اپنا مطیع اور فرمان بردار بنانا چاہتے ہو اس شخص کو وہ کوئی کھلا دو اگر کسی کو بیاں بنانی ہیں تو متفرق طریقہ پر سب کھلا دو لیکن کھلانے سے قبل یہ اگلا کا اپنی زبان سے آہستہ آہستہ کہو تاکہ وہ شخص نہ

ہے۔ اسے فلاں فلاں (نام مطلوب مع والدہ) میں تھوڑا بدہ کھلاتا ہوں اور اپنا مطیع اور فرمان بردار بناتا ہوں۔ اب میری بات سن اور جس طرح میں کہتا ہوں اس طرح کرو اور میری اطاعت کر اسی طرح جس طرح بدہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں رہا کرتا تھا۔ کوئی یا گولیاں کھا کر وہ شخص مطیع اور فرمان بردار ہو جائے گا لیکن دماغ آٹے میں گوندھا ہو جب سایہ میں خشک کیا جائے گا تو اندیشہ ہے کہ سڑ نہ جائے تاکہ بدہ پیدا نہ ہو جائے اس کا بندوبست مناسب کرے اگر کوئی اور شے ملائے کی ہو تو ملا سکتے ہیں اور جو ترکیب گلے سڑنے سے محفوظ رکھ سکے وہ ترکیب کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ دماغ بدہ کا ساٹھ نہ ہو۔ آگاہی کوئی خاص ضروری چیز نہیں ہے۔ اگر کسی اور شے میں ملا کر کھلایا جائے تو اور شے میں ملا لیں یا اگر تازہ دماغ کھلا سکتے

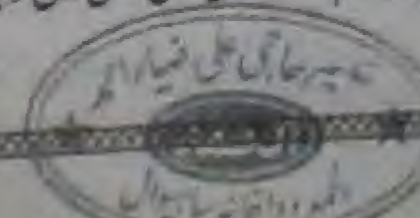


ہیں تو تازہ کھادیں۔ ہر سال دماغ کا کھانا ہے اور کھانے سے قفل دو الفاظ کہتا ہیں جو میں انہی لکھ آیا۔ یہ بھی ضرور نہیں کہ الفاظ یہ ہی ہو جو میں نے لکھے ہیں۔ ہاں مفہوم یہ ہی ہو۔

خواص چہار دہم۔ ہد ہد کے دماغ کو سایہ میں خشک کر کے اس کے ہموزن مستقل دماغی اور چنبیلی کے پھولوں پر مل کر جس شخص کو سکھاؤ گے۔ اس کے قلب میں تساری محبت اور الفت پیدا ہوگی۔ اگر چنبیلی نہ ملے تو اور کوئی خوشبودار پھول تمہاری محبت اور الفت پیدا ہوگی۔ اگر چنبیلی نہ ملے تو اور کوئی خوشبودار پھول لے لو جیسے گلاب وغیرہ۔ دماغ اور مستقل کو کھار اگر ضرورت ہو تو گلاب میں مل کر کے پھولوں پر مل دو یا جس طرح مناسب سمجھو اس طرح پھولوں پر مل دو۔ ایک صاحب نے پھولوں کی تعداد اکیس بیان کی ہے اور ایک صاحب نے اس کے اکیس پتے بیان کئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

خواص پانزدہم۔ جس شخص پر سحر کیا گیا ہو ہد ہد کے گوشت کی دھونی یعنی دھوئیں اپنے جسم پر لے سحر کا اثر زائل ہوگا۔ اگر ہد ہد کے دماغ کی دھونی کبوتروں کے اڑے میں یا مرغیوں کے ڈربے میں یا پرندوں کے بچرے پر دیں تو کوئی موذی جانور ان کے پاس نہ پھٹے گا اور سب جانور محفوظ رہیں گے۔ اگر ہد ہد کو ذبح کر کے اپنے گھر کے کسی نمایاں گوشے میں لٹا دیں تو اس گھر کے رہنے والوں پر سحر اور جادو اثر نہ کرے گا۔

خواص شانزدہم۔ ہد ہد کو ذبح کرو۔ اس کی کھال۔ چونچ زبان۔ یہ تین چیزیں لے لو۔ بتایا زمین میں دفن کرو۔ اس کی کھال پر نام مطلوب مع والدہ کے لکھ کر اپنے اپنے ہاتھوں پر باندھ لو۔ چونچ اور زبان ہرن کی جھلی میں پیٹو۔ اگر ہرن کی جھلی نہ ملے تو جھلی لے لو جس میں ورق چاندی سونے کے ورق کو ٹا کرتے ہیں لیکن اس جھلی پر بھی نام طالب مع والدہ کے لکھو۔ اس جھلی میں زبان اور چونچ پیٹ کر ایسی جگہ میں دفن کرو جس جگہ سے مطلوب گذرے گا جس وقت مطلوب اس جگہ سے لائے گا۔ جذبات محبت اس کے دل میں پیدا ہوں گے۔ ایک صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک کانڈ پر یہ نام لکھ کر بھی اسی جھلی میں زبان اور چونچ کے ساتھ رکھ دو وہ اسامیہ ہیں۔



فیلم۔ مار نور مائل۔ مائل۔

خواص ہفت دہم۔ ہد ہد کی داہلی آنکھ اور نام مطلوب مع والدہ کے ایک کانڈ پر لکھ کر اور دونوں کو سفید کپڑے میں باندھ کر اپنے بالوں پر باندھ دو۔ جب مطلوب کا سامنا ہو گا وہ بہت محبت اور اشتیاق سے پیش آئے گا۔

خواص ہشت دہم۔ جس کسی کی آنکھ میں سفیدی آگئی ہو تو گرم گرم خون اتارہ خون گرم۔ نام اسطالی سے آنکھ میں لگائے سفیدی دور ہوگی اور چہرہ امراض چشم کے لئے بھی مفید ہے۔ شب کو ری دور ہوتی ہے۔ اگر آنکھ میں پھلی یا نیت ہے تو چہرہ ہار کے لگانے سے وہ مرض بیکار رہتا ہے اور آنکھ صاف ہو جاتی ہے۔

خواص نو دہم۔ ہد ہد کے بائیں ہاتھ کے تھیں پر ہاتھ کے لو۔ یعنی سب سے بڑا انگلی۔ دھو اور پھر اس کی ریشم کا تھیرا اس کے ہاتھ کے اور انھن کے دروازے پر جا کر اس کی مٹی ایک گھلی لے لو۔ پتلے کو اسی جگہ گرا کر اچھا سے مٹی لی ہے اس پر وہ مٹی جو گھلی میں ہے۔ تھوڑی تھوڑی گرا لے جاؤ اور زبان سے کہتے جاؤ۔ جس طرح یہ مٹی گری ہے اسی طرح یہ مکان عمارت ہو جائے گا۔ سرے اور تھیرے دن پھر ایسا ہی کرو یعنی تین ہوں تھیں یہی عمل کرو۔ مکان اور مکان کے رہنے والے چاہو اور بڑا ہو جائیں گے۔

خواص بیستم۔ پتلے ایک خاص عمل معلوم کرو جو یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللہ والی والین والاخرین یا انت الملک الملک لا الہ الا اللہ یا حلیل یا رزاق یا رب یا وارث یا معب یا مشفق یا شفیق انت ذو الجلال والا کرام ہد ہد کے خون سے اس عزیمت کے ایسے خوشنما اور رقیق کانڈ پر لکھو جو ریشم کا کپڑا معلوم ہو یعنی کانڈ ایسا خوش رنگ ہو جیسے حریر اور عزیمت کے تحت میں نام مطلوب مع والدہ کے لکھو اور بعد ازاں یہ عبارت لکھو اے ہد ہد تجھ کو قسم ہے سلیمان علیہ السلام کی جس طرح ملکہ سبا کو لایا تھا اسی طرح اسے حاضر کر۔ یہ لکھ کر اپنے ہاتھ پر باندھ دو اور مطلوب کے ملنے جاؤ



ہم نہ اور آپ کی محبت میں بے قرار ہو گا۔

خواص بست و نکیم۔ اگر کوئی قوت مردی سے عاجز ہو گیا ہو جو کمزوری کے یا کسی نے بست کر دیا ہو تو معتز بہ تازہ لے کر قصب پر طلا کرے اور طلا کرتے وقت یہ کہتا جائے کہ اے بد بد جس طرح تو نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملکہ سبا پر غالب کیا تھا مجھے بھی مردی میں غالب کر دے۔ اس طرح تین دن طلا کرے تو بست کھل جائے گا اور قوت برپا شدہ واپس آئے گی اگر اتوار کے دن سے شروع کرے تو زیادہ مفید ہے۔

خواص بست و دوم۔ بد بد تین پر بائیں بازو کے لیے اور اتوار کے دن اس پر عزیمت پڑھے جو خواص بست میں لکھی ہے اور بعد عزیمت کے کہ اے بد بد فلاں بن فلاں کی زبان میری طرف سے بند ہو جائے یہ کہہ کر ان پر دس کو آگ میں ڈال دے۔ اس شخص کی زبان آپ کی ایذا رسانی سے بند ہو جائے گی۔

خواص بست و سوم۔ اگر کسی شخص میں قوت گویائی مفقود ہو تو بد بد کی زبان پر عزیمت بست پڑھ کر (تین مرتبہ) اپنے بازو پر باندھ لے۔ کمزوری و مانع دور ہوگی۔ گندہ الی جاتی رہے گی۔ وہ جلسوں اور جموں میں فصیح و بلیغ تقریر کر سکے گا۔ اس کی زبان تنجیراں ہو جائے گی جو کسی جگہ نہ رکے گی۔

خواص بست چہارم۔ بد بد کا تاج کاٹ لو اور اس پر عزیمت حکیم تین مرتبہ پڑھ کر اپنی نوبلی میں رکھو ہر شخص بادشاہوں کی طرح تمہاری عزت کرے گا اور کوئی مغلوب نہ کر سکے گا۔ خواص بست و پنجم۔ بد بد کا داہنا پاؤں پنجہ سے کاٹ لو اور تین مرتبہ عزیمت بست پڑھ کر وہ شخص اپنے بازو پر باندھ لے جس کو آتشک کا مرض ہو تو بحکم خدا صحت ہوگی۔

خواص بست و ششم۔ جس شخص کو رتوندہ (شکورہ) کا عارضہ ہو۔ اور کسی دوا سے صحت نہ ہوتی ہو تو بد بد کی داہنی آنکھ بسم اللہ شریف پڑھ کر اپنے بازو پر باندھ لے بحکم خدا صحت ہوگی۔

خواص بست و ہفتم۔ پوست بد بد پر عزیمت بست تحریر کرے اور جس عورت کو بست

کرنا مقصود ہو اس کا نام بعد و العود کے تحریر کر کے اپنے بازو پر باندھ کر اس سے قربت کرے وہ عورت اس پر قریبت ہوگی (حرام پر نہ کرے)۔

خواص بست و ہشتم۔ اگر کوئی عورت بست ہو تو بد بد کے اٹے پاؤں کا تاج لے کر اس پر عزیمت بست پڑھ کر اس پر عزیمت بست پڑھ کر گئے اے بد بد جس طرح تجھے سے پر جا ہیں اسی طرح فلاں فلاں میں جا لے جائے۔ ان دونوں پر دس کو دو قبروں میں دفن کر دیں بست جلد و لوں میں جا لے گی۔

خواص بست و نهم۔ اگر وہ شخصوں میں مغارت مقصود ہو تو ایک پر داہنے بازو کا اور ایک پر بائیں بازو کے اس پر عزیمت بست پڑھ کر گئے اے بد بد جس طرح تجھے سے پر جا ہیں اسی طرح فلاں فلاں میں جا لے جائے۔ ان دونوں پر دس کو دو قبروں میں دفن کر دیں بست جلد و لوں میں جا لے گی۔

خواص سی ام۔ اگر کسی کے ہاتھ یا پاؤں یا کسی جگہ کسی صدمہ سے ہڈی ٹوٹ جائے تو بد بد کا اٹا بازو جڑ سے اکھاڑ کر اور اس پر عزیمت بست پڑھ کر شکستہ ہڈی پر باندھ دے تو وہ ہڈی بے تکلیف کے جلد سرجست ہو جائے گی۔

خواص سی و یکم۔ اگر کوئی عورت حیمہ یعنی پانچھ ہو۔ اولاد نہ ہوتی ہو تو بد بد کے بد بد بازو کا گوشت چھ پر دس سے صاف کر لیا گیا ہو لے کر اس پر عزیمت بست پڑھ کر وہ عورت ایسا کرے باندھے اور شہر سے قربت کرے تو بفضل خدا اولاد ہوگی اگر مرد میں قصور ہے تو مرد بد وقت ایسا کرے باندھے۔

خواص سی و دوم۔ کوئی زلمہ یا کسی جگہ درم ہو۔ درد ہو۔ ماسور ہو۔ برص کے سفید داغ ہوں۔ کسی قسم کا پھوڑا ہو تو بد بد کے گوشت کا پارچہ لے کر اور اس پر عزیمت بست پڑھ کر اس جگہ پر باندھ دے بحکم خدا صحت ہو۔

خواص سی و سوم۔ بد بد کا گوشت بھون کر کھانا قوت مردی کی بہترین دوا ہے۔

خواص سی و چہارم۔ بد بد بھال یعنی ریت کو بھی بعض نے قوت مردی کے لئے بے نظیر تسلیم کیا ہے۔ یعنی اس کی ریت کسی شے میں ملا کر کھانا قوت باہ کی زیادتی کے لئے ٹھیک ہے۔ خواص سی و پنجم۔ بد بد کی گردن کو پکا کر کھانا بست سی منقوی ہے۔



یہ اثرات اور نتائج ہیں جو بعض کتب و رسائل میں اور بعض عام و خاص کی مطابقت میں آچکے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ جو صاحب ان بھرات میں سے حسب ضرورت ترمیم فرمائیں گے وہ صحیح اور موثر پائیں گے اور ان کا دست طلب دامن مقصد تک پہنچ سکے گا۔



بمعون اللہ العزیز الحمید

یہ واقعہ اکثر دیکھا اور سنا گیا ہے کہ ایک ہی عمل اور دوائے بعض وقت یا بعض اشخاص پر فوری اثر دکھایا ہے اور تجربہ پر پوری اتری۔ لیکن دوسرے وقت دوسرے شخص پر یا اسی شخص پر مطلق اس عمل یا دوا کا اثر نہیں ہوتا۔ آخری وہی عمل وہی معمول ہے۔ پھر ایک وقت اثر کرتا ہے اور دوسرے وقت اثر نہ کرنا اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ برادرانِ من اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس وقت مزاج اور سیارگان کی مطابقت ہوتی ہے غیب کے وہ تمام سامان مہیا ہوتے ہیں جو تاثیر میں مدد و معاون ہوتے ہیں لیکن ہم کو بوجہ علم نہ ہوتے۔ لیکن دوسرے وقت وہ غیبی سامان جو اثرات کے حامل تھے۔ مفقود ہوتے ہیں۔ جن عاملین کے عمل اور نقش اور جن اطباء کی دوائیں ہدف اور فیصد بخر ہوتی ہے۔ اس کی وجہ صرف اسی قدر ہے کہ وہ مزاج اور تعلقات عمل و ادویات سے واقف ہوتے ہیں۔ جب کسی شے کے تعلقات اور مناسبات موجود ہوں گے۔ وہ پایہ تکمیل کو پہنچے گا اور جب کسی دوا یا عمل کے مناسبات و تعلقات مفقود ہوں گے۔ اس عمل اور دوا کا اثر جاتا رہے گا۔ میں نے تجربہ سے یہاں تک دریافت کر لیا ہے کہ بعض وقت بعض اشخاص پر زہر اور سمیت کا اثر کالعدم ہو جاتا ہے۔ مثلاً سکھیا کھائے ہوئے اور زہریلے سانپ کے کاٹے ہوئے بعض اشخاص زندہ دیکھے گئے باوجودیکہ سکھیا اور زہریلا سانپ سو فیصدی مسلک ثابت ہو چکا ہے۔ ہر عمل میں اثر اور ہر دوائی میں تاثیر صانع قدرت نے ودیعت رکھی ہے۔ لیکن عمل استعمال میں ہم غلطی کر جاتے ہیں اس وجہ سے اس میں اثر نہیں ہوتا اور عمل کے تعلقات تو بہت باریک ہیں ان پر عبور حاصل کرنا زرا دشوار ہے

میں نے جلد اول میں بعض ضروری قوانین بیان کر دیے ہیں۔ اگر آپ ان قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے عمل کریں گے تو یقیناً کامیاب ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ



مستحق

یہ علم میں ہی پیش نہیں کر رہا ہوں بلکہ تمام بزرگانِ دین اور عاملین نے پیش کیا ہے کہ مستحقِ تعلیم و محکم الامام و تقسیمِ رزق و کتابیات۔ اشارات و محسوسات نطق و کلام اور ہر ان قواعد و ضوابط سے نیاز میرا اور معرا ہے جس سے کوئی علم آجاتا ہے مستحقِ انبیاء اور قاکہ کاظم خاص ہے عالمِ غیب و انوار نے بھی قرآن عظیم میں اس علم کو مرہوز ارشاد فرمایا ہے دیکھو سورہ نحل یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اعیانِ حالت سے ارشاد فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو ملکِ سہاگت میں لے آئے۔ عفریت جو ایک جن تھا اس نے عرض کیا کہ ہاں میں یہ خدمت کر سکتا ہوں اور اس سے قبل کہ آپ یہاں سے اٹھیں میں اس کا تخت لے کر پیش کر دوں گا۔ حضرت آصفؑ پر خیال ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیرِ اعظم تھے عرض کیا قال الذی عنده من علم منا الکتاب المائیکہ بہ ان یترک الیکہ طرفکہ یعنی کہا اس نے (آصفؑ) کہ میں نے اس کے پاس ایک کتاب کا علم تھا کہ میں اس کو (ملکِ سہاگت کے تخت کو) چمک مارنے میں لے آؤں گا۔ سامانِ غفر فرماتے ہیں کہ یہاں علم من الکتاب سے مراد علمِ غفر ہے اور یہ صحیح ہے تمام اہل علم نے مستحق کے مقام کو تختِ تکمیل ہی تصور کیا ہے اور ہر کی متحد کتب میں کوئی ایک مثال پیش نہیں کر سکتا کہ کسی نے اس مقام کو عام فہم مہارت میں بیان کیا ہو۔ اگر کوئی شخص بیان کرنا چاہے تو قدرِ عظیم تسلیم واقع ہو جاتا ہے کہ وہ خود بھی یاد کیا ہو افراموش کر رہا ہے۔ آپ نے فراموشی کا مالِ شاہو گاہ اس کے اندر دینی حالات اور واقعات آج تک کسی نے بیان نہیں کئے اور فراموشی اس کے بیان کرنے پر قادر ہی نہیں اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ میں فراموشی کی حقیقت معلوم کر لوں تو وہ شخص



کلاش حقیقی و حقیقی سے ہرگز واقعات معلوم نہیں کر سکتا۔ قرائیش کے اسرار پر واقف ہونے کے لئے اس نگرہ میں شامل ہونا پڑے گا اسی طرح اگر آپ علم جفر سے مستعد حل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کسی جفار سے ملنے اس کی خدمت کیجئے سالہا سال کوشش کیجئے اگر استاد اپنی شفقت سے واضح کر دے تو معلوم ہو گا۔ اگر کوئی کتاب سے حل کرنا چاہے تو قیامت تک ناممکن ہے بس جس طرح اکابرین سلف نے بیان فرمایا ہے اور جس رنگ سے علامت جفر نے اپنی تصنیف اور تالیف میں تحریر کیا ہے یعنی وہ سراپا مجسم اور مجید ہے اور کوئی آج تک بے امداد غیبی کے اسے حل نہیں کر سکا ہے اور نہ کبھی سکا ہے۔ اسی طرح میں مجبوراً بیان کروں گا۔ ہاں میرے بیان میں آپ اس قدر فرق ضرور پائیں گے کہ جس امور کی تشریح ممکن ہے میں وہ تشریح کر دوں گا اور کر دی ہے۔ سلف صالحین نے اس علم کو مستعد پر اپنی طرف سے بھی پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ میں اپنے طرہ بیان میں کوئی پردہ ڈالنا نہیں چاہتا۔ ہاں جو پردے قدرت سے پڑے ہوئے ہیں وہ اٹھانے کی بھی استطاعت نہیں رکھتا ہے۔

در پس آئند طوطی صفت داشت اند آنچه استاد ازل گفت بگویی کریم

اب مستعد کا ایک حل خوب غور سے پڑھو انشاء اللہ تعالیٰ معہ نہ رہے گا۔ صاحبان ذوق اس سے استفادہ حاصل کر سکیں گے۔ یہ قاعدہ میرے ساتھ مخصوص نہیں جفر کی اور کتابوں میں بیان کیا ہے مگر میں اسے کسی قدر ایسی شرح سے بیان کرتا ہوں کہ کہ اہل شوق کی نگاہوں سے مشکلات کے پردہ اٹھ جائیں گے اور کوئی لاغفل عقدہ سد راہ نہ ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ و ما تو فیقی الا باللہ۔

اپنا سوال ایک کانڈ پر مختصر کر کے لکھا کریں۔ مختصر سے یہ مراد ہے کہ حشو کے الفاظ اس میں نہ ہوں۔ بس سوال کی تکمیل کے لئے جس قدر عبارت کی ضرورت ہو اسی قدر عبارت میں سوال لکھیں۔ اب دیکھو کہ طالع وقت کیا ہے یعنی آفتاب نکلنے کے وقت کس ستارے کی سماعت تھی اور وہ ستارہ کس برج سے منسوب ہے یہ واضح رہے کہ خبر متحیہ

میں پانچ ستارے و اوروں برہوں کے مالک ہیں۔ خدا اور ستارے جو دو برج رکھتے ہیں ان کا پہلا برج لو۔ مثلاً برج کے دو برج ہیں حمل اور عقرب تو جب منہ طالع وقت ہو حمل مراد ہوگی یہ کہ عقرب اس طرح معلوم کر دو کہ طلوع کے وقت کس ستارے کی سماعت تھی اس سے منسوب برج کو لکھیں۔ اب اس برج کا چوتھا ستارہ اس و سواں برج لکھیں بعد ازاں جس ستارے کی سماعت میں سوال حل کر رہے ہو اس ستارے کا نام لکھو ایساں برج نہ لکھو اور سوال لکھو اب تم تمام سموں کو مفرز کر کے ایک بڑے کانڈ پر لکھو۔ اب چار برج آپ کے پاس ہیں یعنی طالع چارم بختم و جم اور جس دن سوال حل کر رہے ہیں اس دن کا نام لکھو۔ مگر حرف در بعد اب اگر کے لکھو تاکہ غلطی کا احتمال نہ رہے۔ اب اس کانڈ کو رکھ دو اور سرے کانڈ پر یہ حروف لکھو۔ ی۔ ا۔ ب۔ ا۔ ی۔ ط۔ م۔ ب۔ ج۔ م۔ ن۔ م۔ ج۔ ق۔ ط۔ ش۔ ب۔ ی۔ ر۔ ن۔ و۔ ر۔ ج۔ ا۔ و۔ ی۔ ر۔ م۔ ج۔ ی۔ ب۔ و۔ ل۔ س۔ س۔ ی۔ سب التالیس حرف ہیں اب ان دونوں کانڈوں کو صاف رکھ کر باہمی استرجاع کریں۔ یعنی ایک حرف ایک کانڈ سے ایک حرف دوسرے کانڈ سے لے کر لکھتے چلے جائیں ابتدا حروف کی ان حروف سے کریں۔ یعنی پہلا حرف ان حروف میں سے ہو اور دوسرا حرف اس میں سے تو ہو سیارگان و سوال سے آپ نے تیار کئے ہیں۔ اب باہمی استرجاع دینے میں ممکن ہے کہ یہ صورت پیش آئے کہ کسی کانڈ میں حروف کم ہو جائیں تو کم طرہ الی میں جس قدر حروف کی کمی ہو اس کو کاف اور نون سے پورا کر لیں یعنی جتنی تعداد کم ہو۔ کاف اور نون سے پوری کریں۔ چاہے کاف اور نون کو چند مرتبہ تکرار کرنا پڑے اب تیسری سطر مزوجہ کام کی ہے اور بجائے اساس کے ہے اب جواب حاصل کرنے کے لئے یہ قاعدہ ہے تین تین حرف چھوڑ کر چوتھا حرف لکھتے جائیے۔ آپ ان حروف کو جوڑیے امید ہے کہ جواب گویا ہو گا۔ اگر بالقرص جواب گویا نہ ہو تو ان حروف مستخرجہ کو عنصر خلاف سے بدل لیں۔ یعنی آتشی کو آبی سے۔ آبی کو آتشی سے تبدیل کریں۔ علیٰ ہذا القیاس اس علم کے علماء نے مراتب حروف کی تبدیلی کا ایک خاص اثر بیان



کیا ہے اور جب آپ اس رمز کو پائیں گے تو معلوم ہو گا کہ اس تبدیلی میں علم ہنر کے  
حاصل رہا ہے اور کون سا اس قدرت کے سرچھی پوشیدہ ہیں مستحصلہ عمل کرنے کے  
لئے قواعد کے علاوہ دماغ روشن اور ذہن رسائی بھی ضرورت ہے۔ اس طریقہ کی  
آزمائش کریں اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے گا۔

طریقہ دوم۔ ایک نکتہ مستحصلہ عمل کرنے کا بیان کر چکا۔ غالباً آپ یہ قانون معلوم  
کریں گے کہ دنیا کی کوئی زبان کوئی علم کوئی نام ابجد کے انھیں حروف سے ملکہ نہیں ہے۔  
دنیا کی باتیں ان ہی حروف سے مرکب ہیں۔ جو آپ کے یہاں ہیں صرف ان کی ترتیب کا فرق  
ہو جاتا ہے۔ اگر جواب کے حرف ترتیب سے آگے تو جملہ بن گیا۔ اگر بے ترتیب آئے تو جملہ  
نہیں نکلا اور یہ ظاہر ہے نظام کو اسم ح کے استخراج کی ضرورت ہے اور اس کے حرف یہ ہیں  
ا۔ ب۔ ج۔ د۔ ہ۔ ا۔ گ۔ ی۔ ک۔ ل۔ م۔ ن۔ پ۔ ر۔ س۔ ت۔ ث۔ ف۔ ق۔ ک۔ ح۔ ط۔ ی۔ ع۔ ہ۔  
نہیں ہا۔ ل۔ ح۔ ف۔ ت۔ ی۔ ہ۔ ی۔ پ۔ ہ۔ ی۔ ج۔ ح۔ د۔ ا۔ گ۔ ی۔ ک۔ ل۔ م۔ ن۔ پ۔ ر۔ س۔ ت۔ ث۔ ف۔ ق۔ ک۔ ح۔ ط۔ ی۔ ع۔ ہ۔  
مائل نہ ہو اور حروف تو ہر حال پر قاعدہ سے پیدا ہوں گے۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ ترتیب سے  
آئیں جس سے ہر جواب میں جائے اس بیان سے اسی ترتیب کے لئے تمام دماغ سوزی ہے  
اور یہ فی الواقع ہے جس کے لئے دنیا پریشان پھرتی ہے اور سالہا سال خون جگر پیچنے کے بعد یہ  
ترتیب حاصل ہوتی ہے۔

کے مگر ہر قصور دست ملکہ کہ  
یا کہ دوسرے ہوں پر بنایا این سے  
کہ پیش میری ہا میر تو اندر ہو  
باب دید و خون جگر تو اندر ہو

طریقہ اول میں اگر جواب پیدا نہ ہو طریقہ دوم سے جواب پیدا کرو اور اس میں اس قدر  
فرق ہے کہ طالع وقت اور چارم و ہفتم و دہم اور اسم یوم و اسم ساعت کو ایک کاغذ پر لکھو اور  
ان دونوں کو باہمی مزوج کر کے پھر دوبارہ ان مزوج شدہ حروف میں وہ کتابیں حرف مزوج  
کرو۔ پہلے قاعدہ میں سب کو یکساں کر کے کتابیں حرف مزوج کرنا بیان کیا گیا ہے۔ تہ وہ  
قاعدہ کا فرق فور سے معلوم کرو۔ حرف وہی رہیں گے صرف ترتیب میں فرق ہو جائے گا اور

وہی ہے قصور واصلی ہے۔

طریقہ سوم۔ حسن اتفاق ہے کہ اس طرح بھی جواب برآمد نہیں ہوتا طریقہ سوم کو  
اختیار کرو چون اللہ العزیز۔ اس قاعدہ سے جواب برآمد ہو گا۔ میں نے قاعدہ اول کے آخر میں  
بیان کیا ہے کہ جواب حاصل نہ ہو گا صورت میں حروف کے ہر خلاف سے تبدیل کر لو یعنی  
آتش کو آبی سے بدلی کو خالی سے علی و القیاس طریقہ سوم میں صرف اس قدر ترتیب کرو کہ  
بہ اب حاصل نہ ہو سکتے کی صورت میں ہر خلاف سے تبدیل نہ کرو۔ بلکہ اس ہر سے جس کا  
زلف ہے ہر سوم سے تبدیل کرو۔ جواب گویا ہو گا ہر سوم کیا ہے یعنی ہر چار میں جن کی  
ترتیب یہ ہے۔ آتش بدلی خالی آبی کتاب کے پاس خالی حرف ہے خالی سے تیسرا ہر آتش  
ہے۔ بدلی کا تیسرا ہر آبی ہے۔ پس ہر حرف کا تیسرا ہر حروف لے لو اس میں بعض جگہ  
قاعدہ اول کے مطابق حروف یہ ہوں گے اور بعض جگہ خلاف مگر عینا کہ میں نے بیان کیا ہے  
۔ ہم کو ترتیب کی ہی ضرورت ہے اور اندک قلم سے ترتیب میں فرق ہو جائے گا ہم کو کسی  
جگہ ہم کی ضرورت ہے۔ حروف مستخرج میں ہم تو بے ترتیب ہے دیکھو ہم کو اسم امر  
کے استخراج کی ضرورت ہے۔ اب الف ایلد۔ حاصل آئی۔ اب ہم کی ضرورت ہے کہ الف  
اور ح کے بعد ہم آئے۔ ہم حروف مستخرج میں ۲۰ ہوں گے مگر ح کے بعد نہیں آئی مگر ہم کو  
ضرورت ہے کہ قاعدہ میں ملکہ ہم آئے۔ پس اس لئے ہم سے وہ ہم جو حروف مستخرج میں عید  
ہے اپنی جگہ آجائے گی۔ اب یہاں ایک اور بات کی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ہر کے  
سات سات حروف ہیں۔ تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس ہر مطلوبہ کی حروف ہر ہر سے جو حرف  
ہمارا کی چاہے لے لیں۔ اگر یہ اختیار ہے تو ہر مستخرج ہوں کا کھیل ہے۔ لہذا اب ہمارا نہیں  
ہیں کہ سات حروف میں جو حرف کی چاہے لے لیں۔ بلکہ جس مرتبہ کا حروف آپ اٹھا رہے ہیں  
اس مرتبہ کا حروف ہر سوم سے اس کی جگہ رکھیں۔ ترتیب ہر حروف اول میں بیان کر چکا ہوں  
۔ (دیکھو اردو انجمن ص ۱۵۲)







## اسم اعظم

میں نے جلد اول یعنی ارواح الجفر میں صفحہ ۱۰ اور صفحہ ۱۰۸ پر اسم اعظم لکالے۔ طریق بیان کیا ہے جو اساتذہ نے بیان کیا تھا۔ لیکن جفر کی ایک کتاب جو کافی شیعیت مستند تھی۔ اس کے مطالعہ سے مجھے ایک اور قاعدہ معلوم ہوا۔ جو قارئین کرام کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ قاعدہ بھی قوانین علم کے مطابق ہے۔ اب آپ کے دل میں غلطیاں پیدا ہوں گی کہ ان دونوں کو مرجع ہے۔ برادر م میں عرض کروں گا کہ تعداد عمل بعایت چالیس پر م ہے اور میں تو یہ عرض کروں گا جو عمل اپنی فروعات میں مکمل ہو جاتا ہے وہ ایک ہے جو تا ہے اور زیادہ سے زیادہ تین دن میں ہی اثر دکھاتا دیتا ہے اور میں نے ایسے عملیات بھی دیکھے ہیں کہ ایک ہی دن میں انقلاب پیدا کر دیا ہے اور یہ عمل کوئی آسمان سے کسی پر عالم نہیں ہوتا بلکہ یہ ہی قرآنی آیات میں جو دن رات متداول ہیں۔ صرف ترتیب ترکیب اور مرد قوعات کے مجموعہ سے وہ با اثر بلکہ سریع الاثر ہو جاتے ہیں اور یہ نظام کائنات سے اگر خدائے حکیم اپنے مقدس کلام کا اثر بے اسباب اور بے قانون کے فرما دے تو نظام کائنات ابتر ہو جائے گی کوئی کسی کا محتاج اور دست نگر نہ رہے کسی کو کسی کام میں دیگر ذرائع کی ضرورت نہ رہے۔ بس ہر شخص عمل سے ہی کام نکال لیا کرے مگر میرے دوست عمل کے ذریعہ سے کامیابی حاصل کرنا خود کو کندن و کاہر اور دن کا مصداق ہے اور جب کامل اثر پیدا ہو جاتا ہے تو انسان خود دنیا سے بے نیاز ہو جاتا ہے بہر حال اسم اعظم ایک موثر طریقہ کامیابی کا ہے اور جو طریقہ اب مجھے معلوم ہوا ہے وہ اس طریقہ سے بلند تر ہے جو میں صفحہ ۵۲ ارواح الجفر میں بیان کر چکا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ جب اعداد ایسے حاصل ہوں کہ ۲۸ سے کم ہوں تو ان اعداد کو ۲۸ میں سے منہا کر دے اور جو باقی رہے اس کا حروف بناؤ یعنی ایک قاعدہ تو یہ ہے کہ جفت اعداد ۲۸ سے کم ہوں تو اسی نمبر کا حرف ابجدی حرف سری ہے یا الف سے کاف تک یعنی ایک سے ۲۰ تک جب حرف دلیل پیدا ہو تو وہی

حرف سری ہو گا لیکن میرا قاعدہ صحیح نہیں۔ گو میں خود اب تک اس پر عمل کرتا تھا۔ اب جدید قاعدہ یہ معلوم ہوا کہ جفت اعداد ایک سے میں تک حاصل ہوں۔ تو ان اعداد کو ۲۸ میں سے منہا کر دے جو باقی رہے وہ حرف سری ہے۔ مثلاً حرف دلیل کاف پر آدہ ہوا جس کے عدد ۲۰ ہیں اور یہ ہی ایک حرف جس میں دو صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ باقی اعداد میں یعنی ابجد سے حلی تک کوئی دو صورتیں پیدا نہیں ہوتیں۔ اگر حرف دلیل کاف پیدا ہوا ہے تو دونوں صورتیں جائز ہیں یعنی ابجد کا ہواں حرف را (ر) حرف سری ہو گا اور دو سری صورت یہ ہے کہ ۲۸ میں سے ۲۰ منہا کئے باقی ۸ لفظا حرف ح (ح) حرف سری ہو گا۔ باقی دس حرفوں میں یعنی ابجد سے حلی تک سب میں یہ ہی صورت ہوگی کہ جب حرف دلیل الف سے یا تک پیدا ہو تو حرف سری وہ ہو گا جو ۲۸ میں سے منہا کرنے کے بعد بچے گا۔ مثلاً حرف دلیل ح (ح) پر آدہ ہوا۔ اس کے عدد ہیں ۸۔ لفظا ۲۸ میں سے ۸ منہا کرنے پر ۲۰ باقی رہے جو کاف کے عدد ہیں۔ لفظا حرف ح کا سری حرف کاف ہے۔ باقی حالات ارواح الجفر صفحہ ۵۲ سے معلوم کرو۔

ایک خاص راز کی بات آپ پر ظاہر کرتا ہوں جو بہت ہی کم اصحاب کو معلوم ہے سال میں ۳۶۰ دن ہوتے ہیں اور ابجد کے حرف ۲۸ ہیں۔ اگر ۳۶۰ کو ۲۸ پر تقسیم کریں تو خارج قسمت ۱۲ گا اور ۲۴ باقی رہیں گے۔ چونکہ سال کے ۱۲ ماہ ہوتے ہیں اور ہر ماہ حساب میں ۳۰ عوم کا ہوتا ہے۔ لفظا ہر حرف کے حصہ میں ۱۲ یوم آتے ہیں۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ ایک حرف کی حکمت ایام پر ۱۲ دن ہوتی ہے۔ اب معلوم کرو کہ حروف طالع پر تقسیم ہیں یعنی ۲۸ حروف چار طالع پر تقسیم ہیں۔ آتش، بادی، آبی، خاکی لفظا ہر عنصر کے حصہ میں سات حرف آتے ہیں (دیکھو ارواح الجفر صفحہ ۵۲)۔ اب معلوم کرو کہ ایک سال کی چار فصلیں ہوتی ہیں۔ ریح، خریف، صیف، گرمی (شما، جاڑا) لفظا سات سات حرف تین تین ماہ دنیا پر حکومت کرتے ہیں۔ گرمی میں آتش حروف کی حکومت ہوتی ہے۔ جاڑے میں آبی حروف کی حکومت ہوتی ہے۔ ریح میں بادی حروف کی حکومت ہوتی



ہے۔ خریف میں خالی حروف کی حکومت ہوتی ہے ۱ ہر ماہ کے ۳۰ دن۔ ہر حرف کی حکومت ۱۲ دن ۱۲ ساعۃ ۳۰۔ ۳۶۰ اب بھگڑا یہ ہے کہ سال کی ابتدا کس دن سے ہے۔ کہ آپ کو معلوم ہے کہ دنیا میں ہر قوم کا سال جداگانہ ہے۔ مثلاً انگریزوں کے نئے سال پہلے ۱ جنوری ہے مسلمانوں کے نئے سال ۱ ذی الحجہ ۱ محرم ہے۔ ہندوؤں کے نئے سال ۱ چیتھ ہے۔ چوگندہ اس حساب میں طالع ہندو۔ نجوم یونانی سال کے تقب کرتے ہیں اور ہندی منیم ہندی سال کا طالع اس حسب طالع جعفر یکم حمل کو سال کا پہلا دن قرار دیتا ہوں اور اسی پر حروف کی تقسیم کرتا ہوں۔ حمل۔ ثور۔ جوزا تین ماہ گری کے ہیں سرطان۔ اسد۔ سنبلہ یہ تین ماہ سات کے ہیں۔ عقرب قوس یہ تین ماہ جازے کے ہیں۔ ایک عرب کہتا ہے۔ **دخول الشمس فی المیزان و برد الماء فی الکیزان** اداخل ہو شمس میزان میں اور ائخذ اہو اپانی مشکوں میں اجدی۔ دلو۔ حوت۔ تین ماہ رقیع کے ہیں۔ اب حروف کی تقسیم یہ ہے کہ حمل ثور۔ جوزا کے حروف یہ ہیں ا۔ ہ۔ ط۔ م۔ ف۔ ش۔ ذ۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ کے حروف یہ ہیں ب۔ د۔ ی۔ ن۔ م۔ ت۔ ض (چونکہ یہ حرف بادی ہیں اور برسات کا تعلق ہوا سے ہی ہے۔ ہوائیں بادلوں کو لاتیں ہیں۔ اگر ہوائیں بادلوں کو نہ لائیں تو بارش بھی نہ ہو۔ بارش ایک نتیجہ ہے۔ اصل شے ہوا ہے) میزان عقرب۔ قوس کے حروف یہ ہیں ج۔ ز۔ ک۔ س۔ ق۔ ث۔ ظ۔ جدی۔ دلو۔ حوت کے حروف یہ ہیں د۔ ح۔ ل۔ ع۔ ر۔ خ۔ غ۔ اب اس کی تقسیم اس طرح ہے کہ یکم حمل سے ۱۲ حمل تک الف کی حکومت ہے بعد ازاں ۱۱ کی (اوپر بیان ہے) بعد ازاں ط کی علی پد القیاس اس طرح ۱۲ دن ایک حرف کے دیتے چلے جاؤ۔ اب یہ معلوم کرو کہ بعض ماہ ۲۹ کے بعض ۳۰ کے بعض ۳۱ کے اور ایک مہینہ ۳۲ کا بھی آتا ہے۔ لہذا تیسرے مہینہ کے آخری دن پر آخری حرف متعلقہ کو ختم کر دو۔ خواہ اس حرف کو شروع ہوائے دس یا گیارہ دن ہوئے ہیں یا تیرہ اور چودہ ہو چکے ہیں مثلاً جوزا کی ۱۲ تاریخ کو ہم ذال کی حکومت ختم کر دیں

مے اور یکم سرطان سے حرف ب (بادی کی حکومت شروع کر دیں گے۔ اس قبیل سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ ہر وقت میں اور باتیں بازو کے پڑے ہیں ایک حرف کی حکومت ہے اور یہ بھی محتاج دلیل نہیں کہ حاکم کا حکم ہی چلا کرتا ہے۔ معقول شدہ حاکم کا حکم کوئی اثر نہیں رکھتا۔ آج بھی دنیا میں کئی حکمران ہیں جن کی حکومت اور فرمانروائی سلب ہو چکی۔ اب ان کے حکم کی قبیل کوئی نہیں کرتا۔ نہ ان کا حکم کوئی مانتا ہے۔ و تسلسلۃ الایام لحد او لہا بین الناس بس ایسے حروف کا استعمال کرتا جن کی حکومت اس زمانے میں ہو نہایت سرچلے آثر ہوتا ہے۔ اب آپ کے دل میں قدر غایہ سوال پیدا ہو گا کہ کوئی نام اور عمل ایسا نہیں ہے جس میں وہ تمام حروف ہوں جو اس زمانے سے مخصوص ہیں یا وہ حروف جو ان دنوں سے منسوب ہے۔ تو ہم کس طرح ان حروف کی پابندی کر سکتے ہیں۔ مثلاً اس زمانے میں آتش حروف کی حکومت ہے لیکن ہم جو عمل چاہنا چاہتے ہیں اس میں حروف آبی ہیں تو اب کیا کریں کیا اس وقت تک انتظار کریں جب حروف آتش کی حکومت کا وقت آجائے یا کیا تدبیر کریں۔ ہم عمل تبدیل نہیں کر سکتے۔ نام طالب یا مطلوب کا تبدیل نہیں کر سکتے سوائے اس کے چارہ کار نہیں کہ ہم عمل اس وقت تک نہ چھوڑیں۔ جب تک کہ ان کی حکومت کا وقت نہ آجائے اور اس میں جو خرابی اور قحط ہے وہ ظاہر ہے۔ اس خرابی کا صحت اور اس اندیشہ کا عمل بعض عاملین نے تو یہ تجویز کر دیا ہے کہ ہر عمل میں ایک دو حرف ضرور اس وقت کے آجاتے ہیں جس پر ان حروف کی حکومت ہوتی ہے ۱۱ شانزدہ دن اور جس عمل میں کوئی حرف اس وقت کے حاکم کا شامل نہ ہو وہ عمل بے اثر ہو جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ عملیات بے اثر ہو جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے بعض کے واسطے وہی عمل بے کار ہوتا ہے اور بعض کے واسطے وہی عمل کار آمد ہوتا ہے کیوں کہ اگر بالفرض عمل میں وہ حرف نہیں تو عامل کے نام میں وہ حرف ہوتا ہے جو اس وقت کا حاکم ہے آپ کہیں گے کہ بعض عملیات بلکہ اکثر عملیات میں عامل کا نام شامل نہیں ہوتا۔ یہ صحیح ہے کہ ظاہر عمل میں عامل کا نام نہیں ہوتا



مگر باطنی معاملہ کی ثوابت اور اس کا نام شامل ہوتا ہے اور روحانی طریق پر اس کا اثر ہوتا ہے لیکن جو عامل محتاط رہیں وہ پہلے غور کر لیتے ہیں کہ آیا عمل میں حاکم وقت کے حروف ہیں یا نہیں اگر نہیں ہوتے تو وہ عمل کو موقوف کرتے ہیں۔ لیکن جب کسی عمل کے کرنے کی ضرورت پیش آجائے اور بغیر عمل کے چارہ کار نہ ہو اور عمل میں وہ حروف نہیں جو اس وقت کے حاکم ہوں تو عامل عمل سے قبل خدا کا ایک نام زیادہ کر لیتے ہیں اور وہ نام ایسا انتخاب کرتے ہیں کہ جس میں وہ حروف ہوں جو اس وقت کے حاکم ہوں اور اس طرح عمل میں قوت مقناطیسی کر لیتے ہیں۔ میری ان دونوں کتابوں کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ عمل ایسا آسان کام نہیں جس قدر عام لوگ سمجھتے ہیں بلکہ ہزار نکتہ باریک تر زموانہ نجات است قواعد و ضوابط کی سخت زنجیروں میں عمل بکرا ہوا ہے اور مزید پیچیدگی یہ ہے کہ ہر عمل میں تمام قوانین کی پابندی نہیں کی جاتی۔ بلکہ بعض عملیات ایسے ہیں کہ جن میں بعض قوانین کی پابندی نقصان پیدا کر دیتی ہے۔ کس قانون کا عملدرآمد کس عمل پر ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی بحث ہے جو نہایت مشکل ہے اور اس دارومدار اپنی قوت علم پر موقوف ہے۔

میں ایک مذہبی آدمی ہوں میری گردن میں شریعت حق کی زنجیر پڑی ہے۔ میں مجبور ہوں۔ مختار نہیں ہوں کہ جی میں آئے لکھ دوں اور جو زبان پر آئے کہ دوں بلکہ۔

رشتہ در گرو غم انگندہ دوست  
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ دوست

مجھے تحقیق ہے کہ میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و اسحابہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ نجومیوں اور کاہنوں کی بات پر یقین نہ کرو اور یہ ارشاد اس لئے تھا کہ نجومی حدود علم سے گذر کر اپنی طرف سے بھی بہت سے باتیں بنا لیتے ہیں۔ میرا تجربہ ہے اور آپ یقین کریں کہ نجومی اور رمالی اور اسی قسم کے کام کرنے والے اصحاب کو جھوٹ بولنا ضرور نہیں بلکہ مجبور ہیں کہ جھوٹ بولیں۔ اگر جھوٹ نہ بولیں تو وہ دنیا میں کامیابی کے ساتھ اپنے کام کو نہیں چلا سکتے۔ مثلاً ایک شخص بیمار ہے۔ قید ہے۔ کسی مقدمہ میں گرفتار۔ اس

کے متعلقین میں سے کسی نے اگر دریافت کیا کہ بیمار صحت یاب کب تک ہو گا۔ مقدمہ میں فتح ہو گی یا نہیں کیا قید سے رہائی ہو گی۔ اب زائچہ بتایا اس میں لگا کہ یہ بیمار مر جائے گا۔ فرمائیے میں یا کوئی کس مدت سے کہ دوں کہ یہ جوان مر جائے گا۔ اگر یہ کہہ دیا جائے تو عزیز گالیاں دیتا ہوا کہتا ہے کہ فلاں منحوس نے پہلے ہی بد شگونئی کر دی تھی۔ وہ بڑا کینست ہے۔ اس کے منہ سے ٹیک ٹیک ٹکٹا ہی نہیں۔ اس لئے خواہ مخواہ الفاظ کو تو ذکر ایسے کو ملو الفاظ کہتا چلتے ہیں۔ جس سے خود بھی جھوٹے نہ ہوں اور سائل کی دل شکنی بھی نہ ہو۔ ہر حال شریعت خزانے نبوی کی بات پر یقین کرنا منع فرمایا ہے۔ مگر سیارگان کے اثرات سے انکار نہیں کر سکتے۔ جب قدرت نے ہر کام کا ایک قانون بنایا ہے اور ہر کام ایک خاص قانون کے ماتحت معرض وجود میں آیا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ صحت و عیالت۔ تندرستی و بیماری۔ غم اور خوشی کسی خاص قانون کے ماتحت نہ ہوں اور جب کہ دنیا کا ذرہ ذرہ اثرات سیارگان کے ماتحت ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ انسان پر اثرات سیارگان نہ ہوں اور یہ ایک بدیہی بات ہے کہ انسانی حالات کار قار سیارگان سے گہرا تعلق ہے لیکن تا وقتیکہ اس سیارگان کی حرکات کا مبداء اور اثر اور ان کی طاقت اور حرکات اور قوانین قدرت کا علم نہ ہو۔ انسان کی اثر پذیری کا معرکہ حل نہیں ہوتا۔ یہ قدرتی عمل ایک پوشیدہ راز ہے اور عوام سے تا بدیع شیعہ ہی رہے گا۔ ہر حال یہ مسئلہ جنات سے ہے اور تسلیم شدہ ہے کہ ایک انسان کے اعمال و افعال پر گردش سیارگان کا اثر ہوتا ہے اور انسانی زندگی اور نظام فکر کے ماتحت ہے اور جب ہم سیارگان کی گردش کے زیر اثر ہیں تو پھر قدرت نے اس اثرات کو پیدا کرنے اور مٹانے کے قوانین بھی بنائے ہوں گے۔ یہ کہ ظاہر ہے کہ جس طرح جسمانی روگ ہیں۔ اسی طرح روحانی بیماریاں بھی ہیں اور حدیث پاک میں آیا ہے لکھلکھل داء و داء یعنی ہر مرض کی دوا قدرت نے پیدا کی ہے۔ جب جسمانی بیماریوں کے لئے قدرت نے ادویات پیدا کیں اور مخلوق کی صحت کے لئے علم طب پیدا کیا تو پھر روحانی بیماریوں کے لئے روحانی طب پیدا نہ کرنا صحیح نہیں۔ ایک شخص کے سینے میں درد



ہے وہ حکیم کے پاس جاتا ہے اور حکیم اسے دوا دیتا ہے۔ جس سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔  
 - دوسرا شخص اپنے کسی مقصد کے لئے بے قرار ہے اور مقصد نہ ملنے کے سبب سے غم  
 طریقہ پر اس کے دل میں درد ہے یہ ظاہر ہے کہ وہ ظاہری طبیب کے پاس نہیں جاسکتا۔  
 کیونکہ اس کے پاس اس درد کا علاج نہیں چوتکہ درد روحانی شفا خانے میں آتا ہے اور  
 روحانی حکیموں سے روحانی دوا طلب کرتا ہے اور ایسے مریض کو روحانی طبیب ہی صحت  
 یاب کر سکتے ہیں اور اسی کا نام عمل اور عملیات میں اور روحانی طب کے جاننے والوں کو  
 عامل کہتے ہیں۔ قرآن پاک میں ہے **وَنَنْزِلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ**  
 یعنی نازل کیا ہم نے قرآن جس میں شفا ہے یہ شفا روحانی اور جسمانی ہر دو شعبوں پر مشتمل  
 ہے۔ بلکہ حقیقتاً یہاں روحانی بیماریوں کی طرف ہی اشارہ ہے کیوں کہ جسمانی بیماریوں کے  
 لئے تو ادویات اور طبیب موجود ہیں۔ نجومی۔ رمالی اور اس قسم کے علم جاننے والوں کی  
 باتوں پر یقین نہ کرنا اور بات ہے اور گردش سیارگان سے موثر ہونا اور روحانی طریقہ  
 اس کا علاج کرنا اور بات ہے۔ اگر ہم اس سے انکار کریں گے تو بہت سی اصولی باتوں اور  
 قوانین قدرت سے انکار کرنا ہو گا۔ لہذا ہم کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ گردش سیارگان کا اثر  
 انسانی طبائع پر ضرور ہوتا ہے اور اس کا علاج بھی ضرور ہے۔

ایک پر لطف بات اور معلوم کیجئے اور یہ بنیاد اور اساس ہے اور سوائے میری کتابوں  
 کے کسی دوسری جگہ آپ اس بحث کو نہیں پائیں گے۔ آپ کو معلوم ہے کہ آج  
 بازاروں میں بے شمار کتابیں عملیات تعویذات اور نقوش سے پر ملتی ہیں۔ آپ چار پیر  
 کی ایک کتاب خرید کریں تو اس میں درجنوں عمل اور تعویذ اور نقوش ہوں گے۔ لیکن  
 کوئی یہ تحقیق نہیں کر تا کہ یہ نقش کس نے بنایا ہے۔ اس عمل کی ترکیب کس نے ایجاد کی  
 ہے اور جب آپ ان نقوش اور عملیات کو آزماتے ہیں تو وہ بے اثر ہوتے ہیں۔ اثر نہ  
 ہونے پر دنیا میں دو گروہ ہو گئے ہیں۔ ایک گروہ نقوش اور عملیات سے بدظن ہو کر اس  
 کے اثر کا ہی انکار کر بیٹھا۔ ایک گروہ وہ جو خوش اعتقاد تھا۔ اس نے یہ تسلیم کر لیا کہ عمل

میں تو اثر ضرور ہوتا ہے۔ مگر ہماری زبان پاک نہیں۔ دل پاک نہیں عقیدہ صحیح نہیں۔  
 وجہ ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر اثر نہ کرنے کی وجہ خاص اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ عمل  
 بنایا جاتا ہے۔ جس قدر عمل اور نقوش کتابوں میں لکھے ہیں۔ سب صحیح ہیں لیکن ان کا عمل  
 استعمال ہمیں معلوم نہیں ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی شخص کو کسی عامل نے عمل بتایا اور  
 وہ اس سے کامیاب ہو گیا۔ اس نے دوسرے اور تیسرے کو بتایا وہ کامیاب نہیں ہوئے۔  
 حالانکہ عمل وہی تھا۔ اس میں نہ مقدار کا قصور ہے۔ نہ اعتقاد کی بحث ہے۔ بلکہ دوسری  
 جگہ اثر نہ کرنے کی وجہ خاص یہ ہے کہ جو کامیاب ہوا اس کے سیارگان اور اسباب اور  
 تھے۔ دوسرا جو ناکام ہوا ہے۔ اس کے سیارگان اور اسباب اور تھے یا وجہ انسان ہونے  
 کے آپ دنیا میں فرد واحد ہیں انسان تو بے شمار دنیا میں ہیں مگر ہر انسان اپنی صفات میں  
 واحد ہے ایک انسان نما عمل اور عقائد نہیں ہے۔ مثلاً آپ انسان ہیں اور اس صفت  
 میں دنیا میں شریک ہیں۔ لیکن آپ کی نوعیت جداگانہ ہے۔ یعنی جس شہر جس محلہ میں  
 آپ رہتے ہیں۔ آپ کے والد کا نام تھا تو آپ کی ہے۔ ان خصوصیات کے دنیا میں  
 واحد شخص ہیں۔ کوئی شخص دوسرا نہیں ہے۔ جس زمین پر آپ رہتے ہیں اس کی ہمسرد دنیا  
 میں اور زمین ہی نہیں ہے۔ یعنی عرض البلد۔ طول البلد آپ کی زمین کا خاص ہے اور  
 ستارے کا اثر خاص جو آپ کی زمین پر ہے۔ دوسری زمین پر نہیں علاوہ انہیں جس شہر میں  
 آپ رہتے ہیں۔ اس کے نام کا شہر دنیا میں نہیں ہے۔ اب فرض کرو کہ اس نام کا شہر بھی  
 دنیا میں ہے تو اس شہر میں وہ محلہ نہیں ہے جو آپ کے محلہ کا نام ہے۔ اب فرض کر لیں کہ  
 اس ہم نام شہر میں محلہ بھی وہی ہے جو آپ کا محلہ ہے تو پھر آپ کا ہم نام نہیں اگر ہم نام  
 بھی ہے تو اس کے والد اور والدہ کا نام آپ کے والد اور والدہ جیسا نہیں ہے۔ ہر حال  
 آپ دنیا میں فرد واحد ہیں جس طرح آپ فرد واحد ہیں۔ اسی طرح آپ کے حالات  
 واقعات۔ حالات۔ سیارگان سب جدا ہیں۔ کتاب کے لکھے ہوئے عمل یا کسی اور کے  
 دانستے بنایا ہوا عمل آپ کے کام نہیں آسکتا۔ آپ کی دنیا اور ہے اس کی دنیا اور تھی۔



اکثر احباب گاہی بھی اعتراض ہے کہ ایک نام کے ہزاروں شخص دنیا میں ہیں مگر ان میں سے ایک امیر ہے ایک غریب ہے۔ اگر ستارے یا نام کا کوئی اثر ہوتا ہے تو سب یکساں ہوتے۔ ایسے خیال اور وہم وہی شخص کیا کرتے ہیں جن کی معلومات محدود ہیں۔ دیکھو زمین ایک ہے بارش ایک ہے مگر کسی زمین میں کچھ پیدا ہوتا ہے اور کسی زمین میں کچھ نال کی زمین میں جس قسم کے میوے پیدا ہوتے ہیں ہندوستان کی زمین میں اس قسم کے میوے پیدا نہیں ہوتے مالا بار میں کثرت سے لوگ ہوتی ہے۔ دوسری جگہ نہیں ہوتی لیکن میں کالو پیدا ہوتا ہے۔ دوسری جگہ نہیں ہوتا۔ خطا اور غن کے ہرن میں نافہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر دوسری جگہ کے ہرنوں میں نافہ مشک نہیں ہوتا۔ غرض کہ ہر قطعہ زمین کی جداگانہ تاثیر ہے۔ حالانکہ زمین تمام دنیا کی پیوستہ ہے۔ آسمان ایک ہے۔ چاند سورج ایک ہیں بارش ایک ہے۔ برادر ہم زمین پر آباد ہیں اور زمین سیارگان کی گردش سے متاثر ہوتی ہے اور ہر ستارہ زمین سے بڑا ہے۔ ستارے کی شعاعیں اور لہریں ہر جگہ جداگانہ ہیں مثلاً آپ کا ستارہ مرغ ہے اور اسی مرغ ستارے کے ہزاروں آدمی دنیا میں موجود ہیں لیکن ہر شخص پر مرغ کی لہریں اور شعاعیں جداگانہ پڑ رہی ہیں لیکن ہر شخص علی قدر مراتب اس سے موثر ہو رہا ہے اسی مسئلہ کو حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ نے کتاب گلستان میں اس طریقہ سے بیان فرمایا ہے۔

باراں کہ در لطافت بعض خلاف نیست  
در باغ لالہ رویدد در شور و بوم

حس

بارش ایک۔ آسمان ایک۔ ہوا ایک۔ زمین ایک۔ ایک جگہ لالہ پیدا ہوا اور اس کی برابر گھاس پیدا ہوئی۔ اسی طرح مرغ ستارے والا ایک عیش کر رہا ہے اور لطف زندگی انھا رہا ہے اور دوسرا خاک میں لت پت ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ ایک درخت کی ایک شاخ میں دو پھل آتے ہیں۔ ایک پختہ ہو کر لذیذ اور خوش مزہ ہوتا ہے۔ دوسرا انداز ہو کر قبل از وقت گر جاتا ہے جب درخت اور شاخ ایک ہے۔ آفتاب کی گرمی اور چاند کی ٹھنڈک

ایک ہے بارش ایک ہے تو پھر ایک پھل کا گل سوجھتا کیوں۔ پس اس کی یہ وجہ ہے کہ آفتاب کی کرنیں اور لہریں ایک پر جس طریقہ پر پڑ رہی ہیں۔ دوسرے پر دیکھی نہ تھیں۔ غرض اس طوائف تفرقہ کا یہ ہے کہ عمل بلا تفکر لکھے ہوئے نہیں ہوتے۔ نہ پہلے تجویز کر دیتے ہوتے ہیں بلکہ ہر شخص کے ماحول کے مطابق بتائے جاتے ہیں اور جب عمل صحیح بن جاتا ہے تو پھر اس کا اثر نہ ہو نا مشکل بلکہ بے معنی ہے اور میں نے اپنی کتابوں میں عملیات بتانے کے طریقہ ہی زیادہ لکھے ہیں تاکہ لوگ عملیات کے صحیح قوانین کو معلوم کر سکیں اور ہر میری ہدایات پر عمل کرے گا۔ عمل کو موثر بنانے میں ناکام نہ رہے گا۔

اب یہ بھی معلوم ہو کہ میں نے مختلف ابواب میں مختلف قوانین بیان کئے ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ہر عمل میں تمام قوانین کا عملدرآمد ہوتا ہے۔ بلکہ جس جگہ جیسا موقع ہو آتا ہے۔ اسی قانون کی وہاں پیابندی کی جاتی ہے۔ اب آپ دریافت اور تحقیق کریں گے کہ کون قاعدہ کس عمل کے واسطے ہے تو یہ بحث انہی ہے جس کا انحصار (احمال) اور جس کا عقیدہ کرنا نہایت دشوار ہے مگر میں امید کرتا ہوں کہ جو صاحب میری کتاب کا بغور مطالعہ کریں گے ان میں اس قدر قوت اجتہادی پیدا ہو جائے گی کہ وہ عمل کو اپنے مقصد میں کامیابی کے واسطے حسب قانون بنا سکتے ہیں اور یہی عی و جوہ ہیں کہ عمل میں نام طالب او مطلوب کا آتا ہے لیکن اس حقیقت پر نظر نہیں کرتے کہ جب اسم میں تبدیلی ہوگی تو عمل میں تبدیلی ضرور ہوگی۔ نام تبدیل کر لینے اور عمل کو بچھ رہنے دینے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ میزان حروف میں فرق آجاتا ہے اور جب میزان میں فرق آتا ہے تو اثر میں فرق آجاتا ہے۔

اب میں ایک خاص عمل مفارقت اور جدائی کا تحریر کرتا ہوں یہ عمل نہایت عجیب ہے اور پرہیزگوں کا آزمایا ہوا ہے۔ لیکن صرف اس قدر عرض کروں گا کہ اس کا استعمال حق پر کریں عمل سے قبل ایک بکری یا بکرے کا سر کسی دوکان قصاب سے لے لیں اگر کسی جگہ بکری یا بکرے کا سر نہیں مل سکتا تو کسی اور جانور کا لے لیں مگر چاہیے کہ سر ہی ہو نہ لہو کا نہ



یہ۔ جس دو ٹکڑوں میں جدائی مقصود ہو ان دونوں کے تمام مع والدہ کے ایک کاغذ پر لکھیں اور ان کے ساتھ یہ آیت لکھیں وَالْقَبَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اب ان حروف کے دو حصہ کریں ایک حصہ میں سامت دوسرے میں باطن جمع کریں۔ یعنی نقطے والے ایک سطر میں اور بے نقطے والے ایک سطر میں جمع کریں۔ اب دو سطریں آپ کے پاس ہیں ایک سطر میں تمام حروف نقطے والے ہیں سنبھریا مثل کے دن طلوع آفتاب کے وقت ایک کاغذ پر سیاہی سے ایک سطر لکھیں اور دوسرے کاغذ پر دوسری سطر لکھیں۔ لیکن حرف ذرا پیچے لکھیں اور ہر حرف میں ایک کانٹا بھی یا بھول (اکیڑ) کا یا سوئی یا پن لگائیں۔ بے نقطہ والی سطر کو ان کے دانتوں سے باندھ دیں اور نقطہ والی سطر کو نیچے کے دانتوں سے باندھ دیں اس طرح کہ اس کاغذ کو تھک کر کے کسی دھاگے سے دانتوں سے باندھ دیں۔ بعد ازاں اس کا تھک کر کے مضبوط کسی رسی سے باندھ دیں اور اس سر کو کسی پرانی قبر میں دفن کر دیں۔ جس عمل ختم ہوا کوئی پڑھنا پڑھانا یا پڑھنا اس عمل میں نہیں ہے بس اس عمل کو میعاد صرف سات دن ہے۔ خدا چاہے تو سات دن میں دونوں میں مفارقت ہوگی۔ لیکن یہ واضح رہے کہ جانور حلال ہو اور شرعی طریق پر ذبح کیا گیا ہو حرام جانور نہ ہو۔ جیسے کتا یا بلی اور مرگ بھی حرام نہ ہو اور ہو۔

ناظرین کرام کی تفریح طبع کے لئے ایک مختصر لیکن نہایت صحیح قاعدہ مستحقے کا لکھت  
ہوں یہ قاعدہ نہایت معتبر ہے اور اکثر بزرگان دین کا معمول ہے اور جواب اکثر نفع اور  
بلخیر آمد ہوتا ہے اور مفصل بھی ہوتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں بار بار عرض کر رہا ہوں امداد  
فیہی کی بہر حال ضرورت ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ جب سوال حل کرنے کا قصد کرے تو  
پہلے وضو کرے اور دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ ایک رکعت میں سورہ والشمس اور دوسری  
رکعت میں الم نشرح پڑھ کر بعد سلام سو مرتبہ یا علیہم پڑھے اور اس کا ثواب  
جناب سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کی روح مبارک کو پہنچا کر اپنا نام کاغذ پر لکھے۔ قبلہ

رخ ہو اور باواپ تمام بیٹھے بعد ازاں اپنے ہم قافلہ کلاں، قیلد کلاں، قاعدہ، قلم  
 ارجاج البقر میں اس قاعدہ میں سوال نہیں لکھا جاتا۔ مگر جس سوال کا جواب ملتا ہے۔  
 اس کا تصور ضرور دل میں رہتا ہے۔ اب ان جہود و مسیوں کے حروف بھی قسم، تقسیم  
 کرے۔ ظہری، نکوئی، "سورہ" ی، "پیل" حروف ظہری کو پہلے لے کر لکھے۔ بعد ازاں  
 حروف نکوئی کو۔ اس کے بعد سورہی کو ایک سطر میں لکھے اور تقسیم کرے۔ حروف  
 عامہ کو ملاحظہ کرے کہ کس قدر حروف برآمد ہوئے۔ اگر سات حرف برآمد ہوئے ہیں تو  
 نو افراد۔ اگر سات سے زیادہ ہیں تو آخری حرف یا حروف کو گرا دیے اور بیانات سے بعد  
 رہ جائیں یعنی سات سے زیادہ ہوں اگر کم برآمد ہوئے یعنی چھ۔ پانچ تو حرف اول کو اٹھا  
 کر اس کو پھر ظہری کرے۔ اگر ایک حرف کی ضرورت ہو تو زبر لے لے۔ دو حرفوں کی  
 ضرورت ہو تو بیانات لے لے۔ (اس طرح ابتدا میں حرف مکرر ہو گا یہ یاد رہے کہ جو  
 حرف ظہری کا ہے اس کو سطر میں رہنے دے۔ بہر حال اس قاعدے میں سات حرفوں کی  
 ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر ہر قسم اقسام میں سے  
 کسی قسم کے حرف انتخاب سے نہ ہوں تو کوئی اندیشہ نہ کرے۔ دو قسم سے ہی حکم خدا  
 باواپ برآمد ہو گا ان سات حرفوں کی ایک سطر بنا کر تحریر کرے۔ اور ہر سطر کو ملاحظہ کرتا  
 جائے۔ کسی نہ کسی سطر میں لازم تک نہ آوے اب برآمد ہوتا ہے اور زیادہ قاعدہ اس کا نہیں ہے  
 اور یہ مستند کا ایک پتہ ہے۔ اگر حمایت ایزدی شامل حال ہو تو اکثر و بیشتر کسی نہ کسی سطر  
 سے باواپ برآمد ہوتا ہے۔ یہ یاد رہے کہ سطر کے ایک حرف کا مقدم موخر کر لینا۔ اسی  
 طرح ایک حرف کا دوسرے حرف تو آخر سے تبدیل کر لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس سے  
 جواب کی مہارت بنتی ہو۔

اور باب بصیرت پر عقلی نہیں کہ الف ابتداء ہے اور قدرت نے اس کو شرف اولیت عطا فرمایا ہے۔ اسم ذات اللہ بھی الف سے ہی شروع ہوتا ہے اور اسم پاک احمد بھی الف سے ہی شروع ہوتا ہے اور اسم مبارک آدم بھی الف سے ہی شروع ہوتا ہے غرض کہ الف







یہ تاکہ اس میں کیا لکھا ہے۔ مہر و سکون فطرت انسانہ سے کسی قدر بعید ہے۔ ایک طالب علم امتحان دیتا ہے اور اسے معلوم ہے کہ چند دن کے بعد امتحان کا نتیجہ شائع ہو جائے گا اور ہو کچھ اس کے متعلق ہے وہ منظر عام پر آجائے گا۔ لیکن نتیجہ شائع ہونے سے قبل وہ اس تنہا اور امید میں چاروں طرف گھومتا ہے کہ اگر کسی طرح ممکن ہو تو وہ قبل از وقت اپنے متعلق پیش آنے والے نتیجہ کو معلوم کرے۔ ہر انسان جانتا ہے کہ مستقبل میں ہو کچھ ہونے والا ہے وہ اس کے سامنے آجائے گا۔ ہونے والی بات ہو کر رہے گی۔ لیکن انسان فطرتاً مجبور ہے کہ وہ آج ہی اپنی تقدیر کے پردے چاک کرے یا دیر اور تقدیر میں سو راج کر کے عروس مراد کا مشاہدہ قبل از وقت کرے۔ میری زندگی میں کیا کیا واقعات پیش آئیں گے۔ میری شادی کب اور کس سے ہوگی۔ میری اولاد کس قدر ہوگی۔ میں ملازم کب ہوں گا اور کہاں تک ترقی کروں گا۔ میری عمر کس قدر ہوگی۔ عموماً یہ وہ سوال ہیں جو شخص کے ذہن میں آتے رہتے ہیں اور جب کوئی علم ان جوابات پر مشتمل ہوتا ہے تو انسان بڑے شوق سے اس کا مطالعہ کرتا ہے یا جس شخص کے متعلق معلوم ہو جائے کہ وہ اس قسم کے سوالات کے جوابات دیدے گا تو وہ اس کی ملاقات کا متمنی رہتا ہے خواہ بذریعہ خط و کتابت ہی کیوں نہ ہو اور بسا اوقات ان سوالات کے جوابات پر اپنی کمائی کا متعدد حصہ بھی خرچ کر دیتا ہے۔ انسان کی اس فطری خواہش کو دیکھتے ہوئے قدرت نے اس کی آرزو پائے استحقار سے لھکرا نہیں دی اور اس میں شک نہیں کہ عالم الغیب یعنی اللہ ہی خالق ارض و سما ہے۔ انسان کا علم بہت ہی محدود ہے اسے کچھ خبر نہیں کہ اس کے پس پشت کیا ہو رہا ہے اور کل کو کیا پیش آنے والا ہے لیکن انسان کی اس فطری خواہش کا احترام کرتے ہوئے قدرت نے اپنے خاص بندوں کو چند خاص اشارات اور کنایات سمجھا دیئے تاکہ وہ غفلت پسند انسانوں کے لئے سرمایہ تسکین و راحت فراہم کر سکیں چنانچہ قرآن پاک میں اس قسم کی تعلیم کے چند باب ہم کو نظر آتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو خاص تعلیم اس باب کی ایک فصل ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور

اسی رتبان اور خواہش کی تکمیل کے لئے دنیا میں ایسے انسان پیدا ہوئے جنہوں نے اس قسم کے علوم کی بنیاد رکھی ہے جس سے انسان اپنے مستقبل کی بہت تسکین حاصل کر سکے اور وقتاً فوقتاً اس قسم کے علوم کی بنیاد رکھی گئی جیسے رمل، نجوم، ہنر سادہ و کد، علم الہدایہ، قیافہ وغیرہ دنیا کی بڑھتی ہوئی تمناؤں کو دیکھ کر بہت سے اہل الوہاس اس میدان میں عالم بن کر آتے آئے اور جہل منہضت کا ذریعہ اسے قرار دیا ہے۔ اور رفتہ رفتہ اسے اپنا مستقل پیشہ قرار دے لیا۔ جیسے شمالی، جنوبی، جھار ان لوگوں نے دنیا والوں کی اسی تمنا سے فائدہ حاصل کر لیا اور کر رہے ہیں جو انسان کی فطرت میں ودیعت ہے۔ یعنی قبل از وقت حالات کا معلوم ہو جانا اور اسی موضوع پر میں نے اس کتاب کو تالیف کیا۔ واضح ہو کہ عدد اور حروف سرانف ہیں یعنی ایک ہی شے کے دو نام ہیں۔ الف کا دو سرانام ایک اور ایک کا دو سرانام الف ہے۔ اسی طرح بے کا دو سرانام دو ہے اور دو کا دو سرانام بے (پ) ہے۔ جس طرح ہم نے بچائے بسم اللہ شریف کے ۸۶ لکھتار انج کر لیا ہے۔ حقیقتاً ۸۶ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم دونوں ایک ہی صورتیں ہیں۔ صورت بدل جانے سے سیرت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس تبدیلی کی کیا ضرورت ہے اور یہ کہ حروف میں اثر زیادہ ہے یا اعداد میں اس کی اندک تفصیل میں جلد اول میں بیان کر چکا ہوں۔ تاہم یہ بحث ابھی تشدد تکمیل ہے کہ آحاد حروف میں تاثير زیادہ ہے یا اعداد میں محققین کا ایک گروہ جس کا تعلق ان علوم سے ہے اس کا قائل ہے کہ اعداد میں اثر زیادہ ہے اور چونکہ میں نے اس کتاب کا نام علم الاعداد رکھا ہے اور ساتھ ہی اسرار الحروف بھی ہے یعنی یہ کتاب حروف اور اعداد دونوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے میں علم الاعداد کا ایک مختصر حصہ اسی جلد میں صفحات اول میں بیان کر چکا ہوں گو جو کچھ میں بیان کر چکا ہوں وہ ایک قطرہ ہے سمندر کا اور ایک ذرہ ہے ریگستان کا۔

پایان آمد اس دفتر شکاریت ہم چنان باقی بعد دفتر شکاریت صحت حب اللہ

مشتاق



علم الاعداد نے کلی فصیح کتابیں اس موضوع پر تالیف کی ہیں۔ اگر میں ان تمام مضامین کو بیان کروں جو اس وقت تک مدون ہو چکے اور جو میری تحقیق میں اب تک ہیں تو اس ضخامت کی کئی کتابیں درکار ہیں۔ اس لئے میں معمولی حالت کو ترک کرتے ہوئے صرف چند ایک نکات پیش کرتا ہوں۔ اصل اعداد ایک سے نو تک ہیں۔ اس کے بعد ہر تعداد علم ہندسہ کی چلتی ہے وہ ان ہی نو عددوں کی ترکیب ہے۔ چاہے وہ تعداد غیر مختصی ہو۔ یعنی دنیا کی کوئی تعداد اس نو ہندسوں سے باہر نہیں جاسکتی ان کا نقش اول ایک ہے اور نقش آخر نو ہے۔ اگرچہ درمیانی تمام نقوش بھی بجائے خود اصل ہیں اور قطعاً ممکن لیکن اس سلسلہ کی ابتداء اور انتہا ایک اور نو ہے۔ لہذا میں اندک تفسیر ان ہی دو اعداد کی کرتا ہوں اور ان سے فائدہ حاصل کرنے کے راز بیان کروں گا۔ ایک (۱) یہ ستارہ نقش سے متعلق ہے۔ ایک طرف اس کی نسبت آفرینش سے اور دوسری واجب الوجود سے ہے۔ چونکہ اس کا تعلق مرکز احدیت سے ہے اور ایک اصل و بنیاد ہے کیوں کہ ایک ہی تمام اعداد متشکی ہوتے اور ایک ہی سے ابتداء ہوتی ہے۔ **ہو الاول والاخر** دو سر اعداد جو انتہائے اعداد ہے نو ہے۔ جس طرح ایک ابتداء ہے۔ اسی طرح نو انتہا اسی عدد سے راہ باز گشت ہے جو احد کی طرف جاتی ہے کمال کے بعد زوال خوشی کے بعد غمی۔ سر کے سر۔ غم کے ہر شے کا عکس ہے بس ایک عکس ہے اور نو دس ایہ ہے۔ اسی لئے عالمان علم الاعداد نے نو کی خاصیت سفر۔ جلا وطنی۔ بازگشت کے بہ حالے گردیدن۔ مقرر کی ہے۔ نظام شمسی میں اس کا تعلق ذنب سے ہے نو کا عدد خاص مرکز ہے۔ اس لئے کہ انتہائے مقام ہے اس کی گشت اور مرکزیت پر غور کرو ضرب کے قاعدے سے بھی غور کرو۔

۹ - ۸-----	۹ - ۱۸ - ۲ x ۹
۹ - ۷-----	۹ - ۲۷ - ۳ x ۹
۹ - ۶-----	۹ - ۳۶ - ۴ x ۹



۹ - ۵-----	۹ - ۴۵ - ۵ x ۹
۹ - ۳-----	۹ - ۲۷ - ۳ x ۹
۹ - ۳-----	۹ - ۲۷ - ۳ x ۹
۹ - ۳-----	۹ - ۲۷ - ۳ x ۹
۹ - ۱-----	۹ - ۹ - ۱ x ۹



غیب اسرار سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نو کی ہستی ہر قلب کے بعد قائم رہتی ہے یہ اپنی مرکزیت کو نہیں چھوڑتا۔ لہذا علم الاعداد ایک اور نو یہ دو عدد خاص اثرات اپنے بطن میں پوشیدہ رکھے ہیں اور غیب و غریب نو اورات اور اختراعات اپنے دامن میں بھرے ہوئے ہیں لیکن ہر ایک ان اسرار پر مطلع نہیں ہو تا **ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء** ان اعداد کی کمالات پر وقوف پانا اولیاء اللہ کا کام ہے۔ میں سرگشتہ کوئے عظمت اس صراط مستقیم سے کما حقہ ناواقف ہوں لیکن جو کچھ اس بے نشان کائنات میں ملتا ہے۔ وہ بھی قیدیات و زبائن اور گوش و دہن سے آزاد ہے۔ پھر کیا کوئی گوش شنوا ہے جو ایک ٹکڑا جملہ کا۔ (نقش) کی آواز سنے

چند خواہم شرد۔ شرد از فراق      تاکو یم شرح دروازا شتیاق

اچھا اگر کوئی سننے والا ہے تو سنے۔ جس اصحاب نے سب علم الاعداد کی ورق گردانی کی ہے وہ واقف ہیں کہ حکیم یثا غورث نے علم اعداد کی چھان بین کی ہے اور ایک مفصل بیان ہر عدد کے باقیات دیا ہے۔ لیکن وہ علم الاخبار سے علم الامار کی طرف نہیں آیا۔ اب یہ خدا سے عظیم واقف ہے کہ حکیم موصوف اس علم (علم الامار) سے واقف نہ تھا۔ یاد رہے خود ائمہ کبھما۔ یا پوشیدہ کیا۔ اسی طرح اور بھی عالمان علم الاعداد نے اخبار کا ہی کام لیا ہے۔ آثار کو کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ آخر کیوں؟ تو میں اس قدر عرض کروں گا کہ **واللہ اعلم بحقیقۃ حالہ**

سب سے پہلے میں اپنی ملی کم مائی کا خود معترف ہوں اور کسی طرح و صا



او لیستم من العلم الا قليلا کے ناقص گروہ سے جدا نہیں ہو سکتا۔  
 قلیل کثیر کی مسافت سے عاجز ہے۔ لیکن جو کچھ عمر گرامیہ کے صرف سے حاصل ہوا۔ وہ  
 یہ یہ ناظرین ہے۔ اگر خن پرور اور معارف شناس احباب نے قدر افزائی کی تو بشرط حیات  
 مستعار میں کچھ اس سے زیادہ بھی عروس خن کی نقاب کشائی شاید کر سکیں۔

سطور بالا سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ ایک اور نو ابتداء اور انتہا ہیں۔ ایک عدد کا  
 حرف الف ہے اور نو کا حرف ط (ط) ہے۔ اگر الف کو ملفوظی کریں۔ (الف) تو اس کے  
 اعداد ۱۱۱ ہوتے ہیں۔ اسی طرح ط کو ملفوظی کیا تو دس کا عدد حاصل ہوا۔ چونکہ صفر انتہا  
 میں کوئی خاص وجود نہیں رکھتا۔ اس لئے پھر ایک ہی رہا نتیجہ نکلا کہ ایک نو ہے اور نو ایک  
 ہے۔ من تو شدم تو من شدی۔ ایک اور نو کی ہم گیری اور دائرہ عمل تمام کائنات پر محیط  
 ہے ایک کا عدد ب پر اور ب کا عدد د میں پوشیدہ ہے اور تمام اعداد اسی ایک کے اجزاء  
 رہیں۔ مثلاً ۴-۷-۸ وقد علی هذه ان تمام اعداد کے یہ ہی معنی ہیں کہ چار  
 میں ایک نے چار مرتبہ دور کیا ہے اور چھ میں چھ مرتبہ اسی ایک نے جلوہ کیا ہے اور سات  
 میں سات مرتبہ اور آٹھ ایک آٹھ مرتبہ جمع ہو کر آٹھ بنتا ہے۔ اگر ایک نہ ہوتا تو کوئی  
 نہ بنتا اور نو کی ہم گیری اور محافظ اس سے معلوم کرو کہ اگر انتہائے اعداد کو جمع کرو تو نوی  
 حاصل ہو گا۔ دیکھو ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹ اس کی میزان ۳۶-۶-۳-۹-۳-۹-۳-۹  
 چونکہ مجھے اعداد کی آثاری اثرات کو ظاہر کرنا ہے۔ اخباری کیفیت بیان نہیں کر رہا ہوں  
 اس لیے اخباری کیفیت کو ترک کرتا ہوں۔ اس لئے کہ وہ اس قدر طولانی بحث ہے کہ اس  
 کتاب پر اختصار اس کی تفصیل کا متحمل نہ کر سکے گا۔ اس لئے میں آثار کو ہی بیان کرتا  
 ہوں۔ الف کے اعداد ۱۱۱۔ ط کے عدد ۱۰ مجموعہ ۱۲۱ ہوا۔ اگر آپ خدا کا ایک نام یاد دیا تھیں  
 یا جس قدر بھی ہوں ایسے تلاش کریں جن کی میزان ۱۲۱ ہو اور آپ روزانہ ۱۲۱ مرتبہ ان  
 ناموں کو بطور عمل پڑھا کریں تو بہت جلد آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ رفتہ رفتہ تمام دنیا  
 آپ کا اثر پیدا ہو رہا ہے اور دائرہ عالم کے محتاط ہوتے جاتے ہیں اور کثرت و رز سے آپ

تمام دنیا پر چھا جائیں گے۔ لیکن مداخلت کی کوئی حد نہیں تو پھر بے حد نہایت محنت میں پڑنا  
 طریقہ دانش نہیں۔ اس کے لئے عرض کروں گا کہ اس کے بدیہی اثرات ظاہر ہونے کے  
 لئے صرف ایک سو بیس دن کی مدت درکار ہے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ روزانہ چند  
 منٹ کا کام ہے۔ اس میں کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے۔ ہاں طہارت اور پابندی وقت اہم  
 ضرورت ہے۔

ایک اور قاعدہ علم الاعداد کا ہے جو مصرین نے غور و خوض اور تجربے کے بعد صحیح  
 تسلیم کیا ہے جس سال میں کوئی واقعہ ہو۔ اس سال کے اعداد بطور استطلاق جمع کرو مگر الفوف  
 کو گرا دو تو عدد حاصل ہو اسے ہی منٹ یا گنتے یا دن یا ہفتے یا مہینے یا سال گذرنے پر دو سرا  
 واقعہ رونما ہو گا۔ یہ واقعہ ہولناک ہو گا یا سرور انگیز اس کے متعلق کوئی خاص تجربہ  
 نہیں۔ مگر اس معینہ مدت میں واقعہ ضرور رونما ہوا ہو گا۔ مثلاً ۱۹۳۱ء میں کوئی اہم واقعہ  
 کسی کو پیش آیا (موافق یا مخالف کی بحث نہیں) الفوف کو گرا دیا۔ باقی ۱۹۳۱ء ان کا استطلاق  
 ہوا۔ اس واقعہ کو گنتے کو جب کوئی دو سر ۱۱۱ جمع واقعہ پیش آئے تو حساب لگا کر دیکھو۔ اس  
 میں ۱۳ کا عدد صرف شامل ہو گا اور یہ تقریباً ایک گلیہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اس سے کوئی واقعہ  
 چھوڑ نہیں سکتا الا شاذ و نادر و النادر کالمعدوم انسان جس  
 وقت یہ واقعہ ہوتا ہے اس سال میں دن ٹھنڈے منٹ سیکڑے سے اس کا خاص تعلق ہوتا ہے۔  
 اس حساب کا اصطلاح اللہ تعالیٰ میں ذرا نیچے اور جنم کنڈلی کہتے ہیں یعنی کاتب قدرت انسان  
 کی قسمت وقت پیدائش پر رقم فرماتا ہے لیکن علم نجوم اگرچہ ایک مکمل قاعدہ ہے لیکن  
 عام فہم نہیں۔ عمر سے بلیک کہ یار آید بکنار۔ عمر عزیز کا بیشتر حصہ صرف ہو تب اس قدر  
 دسترس حاصل ہو کہ انسان جنم پتری بنا سکے اور مولود کے حالات معلوم کر سکے اور جب  
 آپ نظر فائز سے دیکھیں گے تو معلوم ہو گا کہ نجوم خود اعداد کا شعبہ ہے۔ کیونکہ اعداد اور علم  
 نجوم سے پہلے تھے۔ اعداد پر ہی علم نجوم کی بنیاد ہے اور یہ فطرت انسانیہ ہے کہ جو شے  
 تکلیف اور محنت سے حاصل ہوتی ہے انسان اسے وقت اور محنت کی نگاہ سے دیکھتا ہے



اور جو شے آسانی سے مفت حاصل ہوتی ہے اس کی وقعت انسان کی نگاہوں میں نہیں ہوتی گو وہ قابل عظمت ہو۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ کثرت استعمال سے علم نجوم مختار علم عام ہے ہر شخص علم نجوم کا نام جانتا ہے۔ علم الاعداد اگرچہ اصل ہے مگر مختار علم نہیں ہونے کے سبب سے روشناس عوام نہیں۔ البتہ کتب مدون ہے۔ حکیم فیثاغورث علم الاعداد کا ماہر تھا اس کی تصانیف میں اس علم پر کافی ودائی بحث ہے اور اس نے عجیب و غریب انکشاف علم الاعداد کے کئے ہیں۔ بہر حال علم الاعداد ایک خاص علم ہے اور نجوم کے چچ وریچ مسائل سے بے نیاز کر دیتا ہے اور لطف یہ کہ نتیجہ میں اس سے بہتر ہے واضح ہو کہ استادان علم الاعداد نے اس قاعدے کے جو میں بیان کر رہا ہوں مختلف نمبر قائم کئے ہیں۔ حکیم فیثاغورث نے بھی بہت سے نمبر قائم کئے ہیں۔ چونکہ حکیم مذکور موجود تھا اس لئے اس کو زیادہ تفصیل کرنے کی ضرورت تھی۔ کثرت تالیف سے وہ بیض علم اب مختصر کر محدود اعداد پر ختم کر دیا گیا۔ چنانچہ ذیل میں اس بیض علم کو صرف نو کے اعداد تک محدود کر کے میں اس علم کی حقیقت اور واقفیت لکھتا ہوں۔ پہلے ان اعداد کی قیمت معلوم کرو۔

(۱) ذہن رسا ہو گا۔ عقل و ادراک کا مادہ خاص طریقہ کا ہو گا۔ مذہب کی طرف رجحان قوت ارادی کا مالک عزت اور دولت سے راحت ملے گی۔ بلند اقبال مگر بچپن میں بیماری ہو گی اور بعض اوقات خطرہ بھی پیش آسکتا ہے۔ تاہم اپنی زندگی دولت میں بسر کرے گا۔

(۲) اول تو زندگی میں ہی شہ ہے۔ اگر زندگی بھی ہوئی تو افلاس اور مصیبت میں بسر ہو گی۔ سکون و آسائش کا موقع شاذ و نادر ملے گا۔ جسمانی اور روحانی تکالیف کا سامنا اکثر ہو گا۔ فرنگہ زندگی کوئی خوشگوار نہ ہو گی۔

(۳) رحمدل شریف النفس علم و دست عرطی حاصل ہو گی۔ علم و ستم سے دور باعلاق۔ صاحب علم۔ بہادر اور دولت مند ہو گا۔ اپنی زندگی خوشی میں بسر کرے گا اور اس کی بدولت بہت سے انسان فیض حاصل کر سکیں گے۔

(۴) علم کا سرمایہ کم ہو گا۔ لیکن قوت یاد۔ جذبہ کمال اور قوت ارادی کے سبب سے ہر میدان فتح پائے گا۔ اپنے اقران سے قوی ہو گا۔ مگر قریب اور دور کا دینے کا بھی وصف ہو گا اپنی زندگی خوشی سے بسر کرے گا۔

(۵) پیشہ بہت بلکہ عیاش مزاج و قص و سرور۔ شرب و کباب کا شائق مذہب سے بے نیاز۔ زندگی رنگ و لہو میں بسر کرنے والے مگر دولت شریک حال رہے گی اپنی عمر اپنی کتابوں میں بسر کرے گا اور خوش قسمت ہو گا۔

(۶) اپنی قوت ارادی اور جدوجہد سے دنیا میں نیک نام ہو گا۔ محنت پسند ہو گا ہر کام میں بے کمال جدوجہد کرے گا اور بہادری کا سرمایہ ہو گا۔ باعلاق و مگر اپنی بکری ہو لی قسمت کو اپنی کوشش سے بچائے گا۔

(۷) زندگی آرام سے بسر ہو گی۔ مالی حالات درست رہے۔ قبول حقائق ہو۔ بیمار اور قریبی کے جذبات کا مالک ہو۔ پیشہ تک کہ بعض اوقات اپنا مقام خطرہ میں چڑ جائے صاحب علم و عزت ہو بلند اقبال اور پیشہ عزت میں بسر ہو۔

(۸) اوسط زندگی بسر کرے اس میں بہت اور انصاف کا دلدادہ ہو۔ متواضع اور باعلاق ہو۔ مالی حالت بیکر ہو رہے۔ سفر میں زندگی بسر ہو۔ مزاج میں استقلال نہ ہو۔ مختلف کاموں میں زندگی ختم ہو۔

(۹) پریشانی۔ مالی حالت کمزور ہو۔ نظرات و ترددات میں عمر ختم ہو۔ آسائش و راحت کا سرمایہ بہت کم ہو۔ رحم اور مہربانی کا مادہ بھی کم ہو۔ علم سے تعلق نہ رہے۔ دیوانگی کا بھی اندیشہ ہے۔ عقل کا حصہ کم رہے۔

ان نو لبروں میں انسانی حالات کا مختصر ذراچہ کھینچا گیا ہے۔ باقی حالات اسی مناسبت سے معلوم کرو۔

امید ہے کہ آپ ہر شخص کے صحیح حالات معلوم کر سکیں گے۔ ایک اور بہترین قاعدہ میں اس مادہ کے قویہ کا تحریر کرنا ہوں۔ جس شخص کے حالات



زندگی آپ سمجھ کرنا چاہیں۔ اس کے نام کے حروف کو شمار کریں۔ اور ہر حرف کو نمبر اور اس  
حرف کے عدد میں ضرب دیتے جائیں۔ چونکہ یہ قاعدہ ذرا الجھا ہوا ہے اس لئے میں مثال سے  
اسے سمجھاتا ہوں۔ آپ کو محمود علی کے حالت معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اس نام میں کل آٹھ  
حروف ہیں۔ محمود علی میں پہلے میم ہے جس کے ابجدی عدد ۴۰ ہیں اور حرف آٹھ ہیں فلذا ۴۰x۸  
کو ۸ میں ضرب دیا ۳۲۰-۳۰x۸۔ بعد ازاں ح ہے جس کے ابجدی عدد ۸ ہیں۔ لیکن ص  
حرف ۷ ہے (ایک حرف نکل چکا ہے) فلذا ۸ کو ۷ میں ضرب دیا ۵۶-۷x۸۔ اب پھر میم ہے  
جس کے ابجدی عدد ۴۰ ہیں لیکن قیمت حرف ۶ ہے فلذا ۴۰ کو ۶ میں ضرب دیا  
۲۴۰-۴۰x۶۔ اب واؤ ہے جن کی ابجدی قیمت ۶ ہے اور حرفی قیمت ۵ ہے۔ فلذا ۲۴۰x۵ میں  
ضرب دیا ۵x۶-۳۰۔ اب وال ہے جس کی ابجدی قیمت ۴ ہے اور حرفی قیمت ۳ ہے۔ اس لئے  
۳ کو ۳ میں ضرب دیا ۳x۳-۹۔ اب عین ہے جس کی ابجدی قیمت ۷۰ ہے اور حرفی قیمت ۳  
ہے۔ فلذا ۳ کو ۷۰ میں ضرب دیا ۲۱۰-۷۰x۳۔ اب لام ہے جس کے ابجدی عدد ۳۰ ہیں  
اور حرفی قیمت ۲ ہے فلذا ۲ کو ۳۰ میں ضرب دیا ۶۰-۳۰x۲۔ اب یاء ہے جس کی ابجدی قیمت  
۱۰ ہے اور حرفی قیمت ایک ہے فلذا ۱۰ کو ایک میں ضرب دیا ۱۰-۱۰x۱۔ اب آٹھ عدد محمود علی  
کے حسب ذیل پیدا ہوئے ۳۲۰-۵۶-۲۴۰-۹-۲۱۰-۶۰-۱۰۔ اب یہ آٹھ عدد پیدا ہونے کے  
بعد ان کی میزان ۹۳۲-اب اس کا استحقاق کیا ۳+۳+۶+۹-۱۵۔ اب ۱۵ کا پھر استحقاق کیا تو ۷  
عدد حاصل ہوا۔ امید ہے کہ آپ اس تشریح سے سمجھ گئے ہوں گے اور ہر شخص کا جو نمبر حاصل  
ہو۔ یہ عدد اس کی قسمت کا ہو گا اور یہ ہی ہندسہ اس کی زندگی کا مالک ہو گا۔ ایسا شخص ہر حال  
میں اپنے اوپر ۶ کا ہندسہ کو حادی پائے گا اور ہر کام ۶ کا ہندسہ اس کے ہر کام میں داخل ہو گا۔ اب  
ایک تفصیل تو وہ ہی ہے جو میں بطور بالا میں بیان کر چکا ہوں اور دوسرا حساب ذیل میں درج  
کرتا ہوں۔ مگر آپ فور سے اسے حل کریں۔ یہ ایسے مقامات ہیں جو دماغ سوزی اور غم  
تردد کے بعد ہی حل ہوتے ہیں۔ چونکہ میں حتی الوسع آسان عبارت میں بیان کروں گا لیکن  
مشکل کام بہر حال مشکل ہی رہتا ہے۔ لہذا آخر لوہا ہے اور موم آخر موم ہے۔

علم نجوم میں کنڈلی طائے کا عام قاعدہ ہے۔ اسی طرح رمل میں بھی کنڈلی طائی جاتی ہے  
لیکن یہ ایسے مشکل درس ہیں کہ انسان اپنی عمر کا بیشتر حصہ صرف کرے تو اس علم میں دور ک  
حاصل ہو۔ علم الاعداد میں تین چار دن کی کوشش میں آپ زانچہ جاکر کسی انسان کے تمام  
واقعات معلوم کر سکیں گے میں ان کا بیان کرتا ہوں فور سے چڑھو۔ اس کا تجربہ کرو کہ آپ پہلے  
نجوم سے کنڈلی بنوائیں یا نوڈ بنائیں پھر رمل سے کسی کی زندگی کے حالات معلوم کریں اور پھر  
اس زانچہ سے احکام لگائیں۔ میرا تجربہ اور دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ نون علوم سے اس زانچہ  
والی کے احکام زیادہ صحیح ہوں گے ورنہ کم از کم ان کے مقابلہ پر تو ضرور ہوں گے۔ طریقہ  
آپ استخراج احکام میں بہت اور فکر و تدبیر سے کام لیں۔ میں نے ارواح البہرہ حصہ اول کے  
باب استعراق میں مثلث کی چار چائیں پیش کی ہیں لیکن مثلث کو طریق سے لیا جاسکتا ہے اور  
ساب قسم کے نزدیک بالکل آسان ہے جس شخص کا زانچہ آپ کو ہوا ہے تو جس سنہ میں وہ  
پیدا ہوا اس سنہ کے بعد اربعہ رجب استحقاق اس وقت تک جمع کرو کہ احاد ہو جائے۔ اس احاد کو  
ایک جگہ لکھو۔ مثلاً کوئی شخص ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوا ہے تو اس کا استحقاق یہ ہوا ۱-۳-۵-۷-۹-۱۱-۱۳-۱۵-۱۷-۱۹-۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹-۳۱-۳۳-۳۵-۳۷-۳۹-۴۱-۴۳-۴۵-۴۷-۴۹-۵۱-۵۳-۵۵-۵۷-۵۹-۶۱-۶۳-۶۵-۶۷-۶۹-۷۱-۷۳-۷۵-۷۷-۷۹-۸۱-۸۳-۸۵-۸۷-۸۹-۹۱-۹۳-۹۵-۹۷-۹۹-۱۰۱-۱۰۳-۱۰۵-۱۰۷-۱۰۹-۱۱۱-۱۱۳-۱۱۵-۱۱۷-۱۱۹-۱۲۱-۱۲۳-۱۲۵-۱۲۷-۱۲۹-۱۳۱-۱۳۳-۱۳۵-۱۳۷-۱۳۹-۱۴۱-۱۴۳-۱۴۵-۱۴۷-۱۴۹-۱۵۱-۱۵۳-۱۵۵-۱۵۷-۱۵۹-۱۶۱-۱۶۳-۱۶۵-۱۶۷-۱۶۹-۱۷۱-۱۷۳-۱۷۵-۱۷۷-۱۷۹-۱۸۱-۱۸۳-۱۸۵-۱۸۷-۱۸۹-۱۹۱-۱۹۳-۱۹۵-۱۹۷-۱۹۹-۲۰۱-۲۰۳-۲۰۵-۲۰۷-۲۰۹-۲۱۱-۲۱۳-۲۱۵-۲۱۷-۲۱۹-۲۲۱-۲۲۳-۲۲۵-۲۲۷-۲۲۹-۲۳۱-۲۳۳-۲۳۵-۲۳۷-۲۳۹-۲۴۱-۲۴۳-۲۴۵-۲۴۷-۲۴۹-۲۵۱-۲۵۳-۲۵۵-۲۵۷-۲۵۹-۲۶۱-۲۶۳-۲۶۵-۲۶۷-۲۶۹-۲۷۱-۲۷۳-۲۷۵-۲۷۷-۲۷۹-۲۸۱-۲۸۳-۲۸۵-۲۸۷-۲۸۹-۲۹۱-۲۹۳-۲۹۵-۲۹۷-۲۹۹-۳۰۱-۳۰۳-۳۰۵-۳۰۷-۳۰۹-۳۱۱-۳۱۳-۳۱۵-۳۱۷-۳۱۹-۳۲۱-۳۲۳-۳۲۵-۳۲۷-۳۲۹-۳۳۱-۳۳۳-۳۳۵-۳۳۷-۳۳۹-۳۴۱-۳۴۳-۳۴۵-۳۴۷-۳۴۹-۳۵۱-۳۵۳-۳۵۵-۳۵۷-۳۵۹-۳۶۱-۳۶۳-۳۶۵-۳۶۷-۳۶۹-۳۷۱-۳۷۳-۳۷۵-۳۷۷-۳۷۹-۳۸۱-۳۸۳-۳۸۵-۳۸۷-۳۸۹-۳۹۱-۳۹۳-۳۹۵-۳۹۷-۳۹۹-۴۰۱-۴۰۳-۴۰۵-۴۰۷-۴۰۹-۴۱۱-۴۱۳-۴۱۵-۴۱۷-۴۱۹-۴۲۱-۴۲۳-۴۲۵-۴۲۷-۴۲۹-۴۳۱-۴۳۳-۴۳۵-۴۳۷-۴۳۹-۴۴۱-۴۴۳-۴۴۵-۴۴۷-۴۴۹-۴۵۱-۴۵۳-۴۵۵-۴۵۷-۴۵۹-۴۶۱-۴۶۳-۴۶۵-۴۶۷-۴۶۹-۴۷۱-۴۷۳-۴۷۵-۴۷۷-۴۷۹-۴۸۱-۴۸۳-۴۸۵-۴۸۷-۴۸۹-۴۹۱-۴۹۳-۴۹۵-۴۹۷-۴۹۹-۵۰۱-۵۰۳-۵۰۵-۵۰۷-۵۰۹-۵۱۱-۵۱۳-۵۱۵-۵۱۷-۵۱۹-۵۲۱-۵۲۳-۵۲۵-۵۲۷-۵۲۹-۵۳۱-۵۳۳-۵۳۵-۵۳۷-۵۳۹-۵۴۱-۵۴۳-۵۴۵-۵۴۷-۵۴۹-۵۵۱-۵۵۳-۵۵۵-۵۵۷-۵۵۹-۵۶۱-۵۶۳-۵۶۵-۵۶۷-۵۶۹-۵۷۱-۵۷۳-۵۷۵-۵۷۷-۵۷۹-۵۸۱-۵۸۳-۵۸۵-۵۸۷-۵۸۹-۵۹۱-۵۹۳-۵۹۵-۵۹۷-۵۹۹-۶۰۱-۶۰۳-۶۰۵-۶۰۷-۶۰۹-۶۱۱-۶۱۳-۶۱۵-۶۱۷-۶۱۹-۶۲۱-۶۲۳-۶۲۵-۶۲۷-۶۲۹-۶۳۱-۶۳۳-۶۳۵-۶۳۷-۶۳۹-۶۴۱-۶۴۳-۶۴۵-۶۴۷-۶۴۹-۶۵۱-۶۵۳-۶۵۵-۶۵۷-۶۵۹-۶۶۱-۶۶۳-۶۶۵-۶۶۷-۶۶۹-۶۷۱-۶۷۳-۶۷۵-۶۷۷-۶۷۹-۶۸۱-۶۸۳-۶۸۵-۶۸۷-۶۸۹-۶۹۱-۶۹۳-۶۹۵-۶۹۷-۶۹۹-۷۰۱-۷۰۳-۷۰۵-۷۰۷-۷۰۹-۷۱۱-۷۱۳-۷۱۵-۷۱۷-۷۱۹-۷۲۱-۷۲۳-۷۲۵-۷۲۷-۷۲۹-۷۳۱-۷۳۳-۷۳۵-۷۳۷-۷۳۹-۷۴۱-۷۴۳-۷۴۵-۷۴۷-۷۴۹-۷۵۱-۷۵۳-۷۵۵-۷۵۷-۷۵۹-۷۶۱-۷۶۳-۷۶۵-۷۶۷-۷۶۹-۷۷۱-۷۷۳-۷۷۵-۷۷۷-۷۷۹-۷۸۱-۷۸۳-۷۸۵-۷۸۷-۷۸۹-۷۹۱-۷۹۳-۷۹۵-۷۹۷-۷۹۹-۸۰۱-۸۰۳-۸۰۵-۸۰۷-۸۰۹-۸۱۱-۸۱۳-۸۱۵-۸۱۷-۸۱۹-۸۲۱-۸۲۳-۸۲۵-۸۲۷-۸۲۹-۸۳۱-۸۳۳-۸۳۵-۸۳۷-۸۳۹-۸۴۱-۸۴۳-۸۴۵-۸۴۷-۸۴۹-۸۵۱-۸۵۳-۸۵۵-۸۵۷-۸۵۹-۸۶۱-۸۶۳-۸۶۵-۸۶۷-۸۶۹-۸۷۱-۸۷۳-۸۷۵-۸۷۷-۸۷۹-۸۸۱-۸۸۳-۸۸۵-۸۸۷-۸۸۹-۸۹۱-۸۹۳-۸۹۵-۸۹۷-۸۹۹-۹۰۱-۹۰۳-۹۰۵-۹۰۷-۹۰۹-۹۱۱-۹۱۳-۹۱۵-۹۱۷-۹۱۹-۹۲۱-۹۲۳-۹۲۵-۹۲۷-۹۲۹-۹۳۱-۹۳۳-۹۳۵-۹۳۷-۹۳۹-۹۴۱-۹۴۳-۹۴۵-۹۴۷-۹۴۹-۹۵۱-۹۵۳-۹۵۵-۹۵۷-۹۵۹-۹۶۱-۹۶۳-۹۶۵-۹۶۷-۹۶۹-۹۷۱-۹۷۳-۹۷۵-۹۷۷-۹۷۹-۹۸۱-۹۸۳-۹۸۵-۹۸۷-۹۸۹-۹۹۱-۹۹۳-۹۹۵-۹۹۷-۹۹۹-۱۰۰۱-۱۰۰۳-۱۰۰۵-۱۰۰۷-۱۰۰۹-۱۰۱۱-۱۰۱۳-۱۰۱۵-۱۰۱۷-۱۰۱۹-۱۰۲۱-۱۰۲۳-۱۰۲۵-۱۰۲۷-۱۰۲۹-۱۰۳۱-۱۰۳۳-۱۰۳۵-۱۰۳۷-۱۰۳۹-۱۰۴۱-۱۰۴۳-۱۰۴۵-۱۰۴۷-۱۰۴۹-۱۰۵۱-۱۰۵۳-۱۰۵۵-۱۰۵۷-۱۰۵۹-۱۰۶۱-۱۰۶۳-۱۰۶۵-۱۰۶۷-۱۰۶۹-۱۰۷۱-۱۰۷۳-۱۰۷۵-۱۰۷۷-۱۰۷۹-۱۰۸۱-۱۰۸۳-۱۰۸۵-۱۰۸۷-۱۰۸۹-۱۰۹۱-۱۰۹۳-۱۰۹۵-۱۰۹۷-۱۰۹۹-۱۱۰۱-۱۱۰۳-۱۱۰۵-۱۱۰۷-۱۱۰۹-۱۱۱۱-۱۱۱۳-۱۱۱۵-۱۱۱۷-۱۱۱۹-۱۱۲۱-۱۱۲۳-۱۱۲۵-۱۱۲۷-۱۱۲۹-۱۱۳۱-۱۱۳۳-۱۱۳۵-۱۱۳۷-۱۱۳۹-۱۱۴۱-۱۱۴۳-۱۱۴۵-۱۱۴۷-۱۱۴۹-۱۱۵۱-۱۱۵۳-۱۱۵۵-۱۱۵۷-۱۱۵۹-۱۱۶۱-۱۱۶۳-۱۱۶۵-۱۱۶۷-۱۱۶۹-۱۱۷۱-۱۱۷۳-۱۱۷۵-۱۱۷۷-۱۱۷۹-۱۱۸۱-۱۱۸۳-۱۱۸۵-۱۱۸۷-۱۱۸۹-۱۱۹۱-۱۱۹۳-۱۱۹۵-۱۱۹۷-۱۱۹۹-۱۲۰۱-۱۲۰۳-۱۲۰۵-۱۲۰۷-۱۲۰۹-۱۲۱۱-۱۲۱۳-۱۲۱۵-۱۲۱۷-۱۲۱۹-۱۲۲۱-۱۲۲۳-۱۲۲۵-۱۲۲۷-۱۲۲۹-۱۲۳۱-۱۲۳۳-۱۲۳۵-۱۲۳۷-۱۲۳۹-۱۲۴۱-۱۲۴۳-۱۲۴۵-۱۲۴۷-۱۲۴۹-۱۲۵۱-۱۲۵۳-۱۲۵۵-۱۲۵۷-۱۲۵۹-۱۲۶۱-۱۲۶۳-۱۲۶۵-۱۲۶۷-۱۲۶۹-۱۲۷۱-۱۲۷۳-۱۲۷۵-۱۲۷۷-۱۲۷۹-۱۲۸۱-۱۲۸۳-۱۲۸۵-۱۲۸۷-۱۲۸۹-۱۲۹۱-۱۲۹۳-۱۲۹۵-۱۲۹۷-۱۲۹۹-۱۳۰۱-۱۳۰۳-۱۳۰۵-۱۳۰۷-۱۳۰۹-۱۳۱۱-۱۳۱۳-۱۳۱۵-۱۳۱۷-۱۳۱۹-۱۳۲۱-۱۳۲۳-۱۳۲۵-۱۳۲۷-۱۳۲۹-۱۳۳۱-۱۳۳۳-۱۳۳۵-۱۳۳۷-۱۳۳۹-۱۳۴۱-۱۳۴۳-۱۳۴۵-۱۳۴۷-۱۳۴۹-۱۳۵۱-۱۳۵۳-۱۳۵۵-۱۳۵۷-۱۳۵۹-۱۳۶۱-۱۳۶۳-۱۳۶۵-۱۳۶۷-۱۳۶۹-۱۳۷۱-۱۳۷۳-۱۳۷۵-۱۳۷۷-۱۳۷۹-۱۳۸۱-۱۳۸۳-۱۳۸۵-۱۳۸۷-۱۳۸۹-۱۳۹۱-۱۳۹۳-۱۳۹۵-۱۳۹۷-۱۳۹۹-۱۴۰۱-۱۴۰۳-۱۴۰۵-۱۴۰۷-۱۴۰۹-۱۴۱۱-۱۴۱۳-۱۴۱۵-۱۴۱۷-۱۴۱۹-۱۴۲۱-۱۴۲۳-۱۴۲۵-۱۴۲۷-۱۴۲۹-۱۴۳۱-۱۴۳۳-۱۴۳۵-۱۴۳۷-۱۴۳۹-۱۴۴۱-۱۴۴۳-۱۴۴۵-۱۴۴۷-۱۴۴۹-۱۴۵۱-۱۴۵۳-۱۴۵۵-۱۴۵۷-۱۴۵۹-۱۴۶۱-۱۴۶۳-۱۴۶۵-۱۴۶۷-۱۴۶۹-۱۴۷۱-۱۴۷۳-۱۴۷۵-۱۴۷۷-۱۴۷۹-۱۴۸۱-۱۴۸۳-۱۴۸۵-۱۴۸۷-۱۴۸۹-۱۴۹۱-۱۴۹۳-۱۴۹۵-۱۴۹۷-۱۴۹۹-۱۵۰۱-۱۵۰۳-۱۵۰۵-۱۵۰۷-۱۵۰۹-۱۵۱۱-۱۵۱۳-۱۵۱۵-۱۵۱۷-۱۵۱۹-۱۵۲۱-۱۵۲۳-۱۵۲۵-۱۵۲۷-۱۵۲۹-۱۵۳۱-۱۵۳۳-۱۵۳۵-۱۵۳۷-۱۵۳۹-۱۵۴۱-۱۵۴۳-۱۵۴۵-۱۵۴۷-۱۵۴۹-۱۵۵۱-۱۵۵۳-۱۵۵۵-۱۵۵۷-۱۵۵۹-۱۵۶۱-۱۵۶۳-۱۵۶۵-۱۵۶۷-۱۵۶۹-۱۵۷۱-۱۵۷۳-۱۵۷۵-۱۵۷۷-۱۵۷۹-۱۵۸۱-۱۵۸۳-۱۵۸۵-۱۵۸۷-۱۵۸۹-۱۵۹۱-۱۵۹۳-۱۵۹۵-۱۵۹۷-۱۵۹۹-۱۶۰۱-۱۶۰۳-۱۶۰۵-۱۶۰۷-۱۶۰۹-۱۶۱۱-۱۶۱۳-۱۶۱۵-۱۶۱۷-۱۶۱۹-۱۶۲۱-۱۶۲۳-۱۶۲۵-۱۶۲۷-۱۶۲۹-۱۶۳۱-۱۶۳۳-۱۶۳۵-۱۶۳۷-۱۶۳۹-۱۶۴۱-۱۶۴۳-۱۶۴۵-۱۶۴۷-۱۶۴۹-۱۶۵۱-۱۶۵۳-۱۶۵۵-۱۶۵۷-۱۶۵۹-۱۶۶۱-۱۶۶۳-۱۶۶۵-۱۶۶۷-۱۶۶۹-۱۶۷۱-۱۶۷۳-۱۶۷۵-۱۶۷۷-۱۶۷۹-۱۶۸۱-۱۶۸۳-۱۶۸۵-۱۶۸۷-۱۶۸۹-۱۶۹۱-۱۶۹۳-۱۶۹۵-۱۶۹۷-۱۶۹۹-۱۷۰۱-۱۷۰۳-۱۷۰۵-۱۷۰۷-۱۷۰۹-۱۷۱۱-۱۷۱۳-۱۷۱۵-۱۷۱۷-۱۷۱۹-۱۷۲۱-۱۷۲۳-۱۷۲۵-۱۷۲۷-۱۷۲۹-۱۷۳۱-۱۷۳۳-۱۷۳۵-۱۷۳۷-۱۷۳۹-۱۷۴۱-۱۷۴۳-۱۷۴۵-۱۷۴۷-۱۷۴۹-۱۷۵۱-۱۷۵۳-۱۷۵۵-۱۷۵۷-۱۷۵۹-۱۷۶۱-۱۷۶۳-۱۷۶۵-۱۷۶۷-۱۷۶۹-۱۷۷۱-۱۷۷۳-۱۷۷۵-۱۷۷۷-۱۷۷۹-۱۷۸۱-۱۷۸۳-۱۷۸۵-۱۷۸۷-۱۷۸۹-۱۷۹۱-۱۷۹۳-۱۷۹۵-۱۷۹۷-۱۷۹۹-۱۸۰۱-۱۸۰۳-۱۸۰۵-۱۸۰۷-۱۸۰۹-۱۸۱۱-۱۸۱۳-۱۸۱۵-۱۸۱۷-۱۸۱۹-۱۸۲۱-۱۸۲۳-۱۸۲۵-۱۸۲۷-۱۸۲۹-۱۸۳۱-۱۸۳۳-۱۸۳۵-۱۸۳۷-۱۸۳۹-۱۸۴۱-۱۸۴۳-۱۸۴۵-۱۸۴۷-۱۸۴۹-۱۸۵۱-۱۸۵۳-۱۸۵۵-۱۸۵۷-۱۸۵۹-۱۸۶۱-۱۸۶۳-۱۸۶۵-۱۸۶۷-۱۸۶۹-۱۸۷۱-۱۸۷۳-۱۸۷۵-۱۸۷۷-۱۸۷۹-۱۸۸۱-۱۸۸۳-۱۸۸۵-۱۸۸۷-۱۸۸۹-۱۸۹۱-۱۸۹۳-۱۸۹۵-۱۸۹۷-۱۸۹۹-۱۹۰۱-۱۹۰۳-۱۹۰۵-۱۹۰۷-۱۹۰۹-۱۹۱۱-۱۹۱۳-۱۹۱۵-۱۹۱۷-۱۹۱۹-۱۹۲۱-۱۹۲۳-۱۹۲۵-۱۹۲۷-۱۹۲۹-۱۹۳۱-۱۹۳۳-۱۹۳۵-۱۹۳۷-۱۹۳۹-۱۹۴۱-۱۹۴۳-۱۹۴۵-۱۹۴۷-۱۹۴۹-۱۹۵۱-۱۹۵۳-۱۹۵۵-۱۹۵۷-۱۹۵۹-۱۹۶۱-۱۹۶۳-۱۹۶۵-۱۹۶۷-۱۹۶۹-۱۹۷۱-۱۹۷۳-۱۹۷۵-۱۹۷۷-۱۹۷۹-۱۹۸۱-۱۹۸۳-۱۹۸۵-۱۹۸۷-۱۹۸۹-۱۹۹۱-۱۹۹۳-۱۹۹۵-۱۹۹۷-۱۹۹۹-۲۰۰۱-۲۰۰۳-۲۰۰۵-۲۰۰۷-۲۰۰۹-۲۰۱۱-۲۰۱۳-۲۰۱۵-۲۰۱۷-۲۰۱۹-۲۰۲۱-۲۰۲۳-۲۰۲۵-۲۰۲۷-۲۰۲۹-۲۰۳۱-۲۰۳۳-۲۰۳۵-۲۰۳۷-۲۰۳۹-۲۰۴۱-۲۰۴۳-۲۰۴۵-۲۰۴۷-۲۰۴۹-۲۰۵۱-۲۰۵۳-۲۰۵۵-۲۰۵۷-۲۰۵۹-۲۰۶۱-۲۰۶۳-۲۰۶۵-۲۰۶۷-۲۰۶۹-۲۰۷۱-۲۰۷۳-۲۰۷۵-۲۰۷۷-۲۰۷۹-۲۰۸۱-۲۰۸۳-۲۰۸۵-۲۰۸۷-۲۰۸۹-۲۰۹۱-۲۰۹۳-۲۰۹۵-۲۰۹۷-۲۰۹۹-۲۱۰۱-۲۱۰۳-۲۱۰۵-۲۱۰۷-۲۱۰۹-۲۱۱۱-۲۱۱۳-۲۱۱۵-۲۱۱۷-۲۱۱۹-۲۱۲۱-۲۱۲۳-۲۱۲۵-۲۱۲۷-۲۱۲۹-۲۱۳۱-۲۱۳۳-۲۱۳۵-۲۱۳۷-۲۱۳۹-۲۱۴۱-۲۱۴۳-۲۱۴۵-۲۱۴۷-۲۱۴۹-۲۱۵۱-۲۱۵۳-۲۱۵۵-۲۱۵۷-۲۱۵۹-۲۱۶۱-۲۱۶۳-۲۱۶۵-۲۱۶۷-۲۱۶۹-۲۱۷۱-۲۱۷۳-۲۱۷۵-۲۱۷۷-۲۱۷۹-۲۱۸۱-۲۱۸۳-۲۱۸۵-۲۱۸۷-۲۱۸۹-۲۱۹۱-۲۱۹۳-۲۱۹۵-۲۱۹۷-۲۱۹۹-۲۲۰۱-۲۲۰۳-۲۲۰۵-۲۲۰۷-۲۲۰۹-۲۲۱۱-۲۲۱۳-۲۲۱۵-۲۲۱۷-۲۲۱۹-۲۲۲۱-۲۲۲۳-۲۲۲۵-۲۲۲۷-۲۲۲۹-۲۲۳۱-۲۲۳۳-۲۲۳۵-۲۲۳۷-۲۲۳۹-۲۲۴۱-۲۲۴۳-۲۲۴۵-۲۲۴۷-۲۲۴۹-۲۲۵۱-۲۲۵۳-۲۲۵۵-۲۲۵۷-۲۲۵۹-۲۲۶۱-۲۲۶۳-۲۲۶۵-۲۲۶۷-۲۲۶۹-۲۲۷۱-۲۲۷۳-۲۲۷۵-۲۲۷۷-۲۲۷۹-۲۲۸۱-۲۲۸۳-۲۲۸۵-۲۲۸۷-۲۲۸۹-۲۲۹۱-۲۲۹۳-۲۲۹۵-۲۲۹۷-۲۲۹۹-۲۳۰۱-۲۳۰۳-۲۳۰۵-۲۳۰۷-۲۳۰۹-۲۳۱۱-۲۳۱۳-۲۳۱۵-۲۳۱۷-۲۳۱۹-۲۳۲۱-۲۳۲۳-۲۳۲۵-۲۳۲۷-۲۳۲۹-۲۳۳۱-۲۳۳۳-۲۳۳۵-۲۳۳۷-۲۳۳۹-۲۳۴۱-۲۳۴۳-۲۳۴۵-۲۳۴۷-۲۳۴۹-۲۳۵۱-۲۳۵۳-۲۳۵۵-۲۳۵۷-۲۳۵۹-۲۳۶۱-۲۳۶۳-۲۳۶۵-۲۳۶۷-۲۳۶۹-۲۳۷۱-۲۳۷۳-۲۳۷۵-۲۳۷۷-۲۳۷۹-۲۳۸۱-۲۳۸۳-۲۳۸۵-۲۳۸۷-۲۳۸۹-۲۳۹۱-۲۳۹۳-۲۳۹۵-۲۳۹۷-۲۳۹۹-۲۴۰۱-۲۴۰۳-۲۴۰۵-۲۴۰۷-۲۴۰۹-۲۴۱۱-۲۴۱۳-۲۴۱۵-۲۴۱۷-۲۴۱۹-۲۴۲۱-۲۴۲۳-۲۴۲۵-۲۴۲۷-۲۴۲۹-۲۴۳۱-۲۴۳۳-۲۴۳۵-۲۴۳۷-۲۴۳۹-۲۴۴۱-۲۴۴۳-۲۴۴۵-۲۴۴۷-۲۴۴۹-۲۴۵۱-۲۴۵۳-۲۴۵۵-۲۴۵۷-۲۴۵۹-۲۴۶۱-۲۴۶۳-۲۴۶۵-۲۴۶۷-۲۴۶۹-۲۴۷۱-۲۴۷۳-۲۴۷۵-۲۴۷۷-۲۴۷۹-۲۴۸۱-۲۴۸۳-۲۴۸۵-۲۴۸۷-۲۴۸۹-۲۴۹۱-۲۴۹۳-۲۴۹۵-۲۴۹۷-۲۴۹۹-۲۵۰۱-۲۵۰۳-۲۵۰۵-۲۵۰۷-۲۵۰۹-۲۵۱۱-۲۵۱۳-۲۵۱۵-۲۵۱۷-۲۵۱۹-۲۵۲۱-۲۵۲۳-۲۵۲۵-۲۵۲۷-۲۵۲۹-۲۵۳۱-۲۵۳۳-۲۵۳۵-۲۵۳۷-۲۵۳۹-۲۵۴۱-۲۵۴۳-۲۵۴۵-۲۵۴۷-۲۵۴۹-۲۵۵۱-۲۵۵۳-۲۵۵۵-۲۵۵۷-۲۵۵۹-۲۵۶۱-۲۵۶۳-۲۵۶۵-۲۵۶۷-۲۵۶۹-۲۵۷۱-۲۵۷۳-۲۵۷۵-۲۵۷۷-۲۵۷۹-۲۵۸۱-۲۵۸۳-۲۵۸۵-۲۵۸۷-۲۵۸۹-۲۵۹۱-۲۵۹۳-۲۵۹۵-۲۵۹۷-۲۵۹۹-۲۶۰۱-۲۶۰۳-۲۶۰۵-۲۶۰۷-۲۶۰۹-۲۶۱۱-۲۶۱۳-۲۶۱۵-۲۶۱۷-۲۶۱۹-۲۶۲۱-۲۶۲۳-۲۶۲۵-۲۶۲۷-۲۶۲۹-۲۶۳۱-۲۶۳۳-۲۶۳۵-۲۶۳۷-۲۶۳۹-۲۶۴۱-۲۶۴۳-۲۶۴۵-۲۶۴۷-۲۶۴۹-۲۶۵۱-۲۶۵۳-۲۶۵۵-۲۶۵۷-۲۶۵۹-۲۶۶۱-۲۶







۳-۸۱-۱۱

۱۰۱-۳۳۹-۱۵۰-۷۱-۱۳-۸۱-۱۲۱

۵۵۰-۲۲۱-۹۵-۱۲۱ چنگ آخری میزان مفردہ گئی اس لئے ایسا ہی رہے دیا۔

۷۷۱-۶۰۹-۲۱۶

۸۲۱-۹۸۷

۱۱-۲۳

۲-۶



بس اس سوال کا جواب نہ ہے دو کے عدد سے جواب دو ہر عدد کی خاصیت صفحات ۱۱۱  
میں بیان ہو چکی اور مختصر یہ ہے ایک حاصل ہو تو جواب اثبات میں ہے کامیابی ہوگی۔ اور اگر  
بندہ حاصل ہو تو غش سے۔ کامیابی کی امید نہیں۔ تین کا عدد حاصل ہو تو کامیابی اور  
بہترین کامیابی چار کا عدد حاصل ہو تو کامیابی مشکل ہے اگر کامیابی ہوئی تو بہت کم اور  
کی ۵ کا عدد حاصل ہو تو کامیابی مگر معمولی گھنیا درجہ کی چھ کا عدد حاصل ہو تو بھی کامیابی سات  
کا عدد حاصل ہو تو کامیابی آٹھ کا عدد حاصل ہو تو کامیابی نو کا عدد حاصل ہو تو ناکامی  
واللہ اعلم بالصواب۔

نوٹ۔ ہر عدد کی خاصیت۔ سعادت و نحوست ہر قاعدہ کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے  
ایسا نہیں ہے کہ جو عدد غش ہے وہ ہر حال غش ہے وہ ہی عدد ایک جگہ سعد ہے دوسری  
جگہ غش۔ یہ قاعدہ اس قاعدے کے ساتھ مخصوص ہے۔ ستاروں کی بھی یہی حالت ہے  
کوئی ستارہ نہ ہمیشہ غش ہے نہ ہمیشہ سعد مشتری سعد اکبر ہے۔ مگر کسی موقع پر مشتری بھی  
غش ہوتا ہے اور زحل سعد اور یہ بات علم نجوم میں تسلیم شدہ ہے۔ کمال  
بخفی علی طبع السلیم

علم نجوم کا دار و دار لگن پر ہے۔ یعنی جس ستارے کی ساعت میں کوئی شخص پیدا ہوا  
ہے۔ اسی ستارے کی حکمرانی اس پر ہوگی اور ہم ہر ماہ لگن کے ماتحت اپنے رسالہ "آئینہ

قسط میں لگن کا نقشہ اسٹینڈرڈ ریلے سے قائم سے دیا کرتے ہیں جس سے ہر وقت معلوم  
ہو سکتا ہے کہ کس ستارے کی حکمرانی اس وقت ہے لیکن ذائقہ میں صرف لگن سے بحث  
نہیں کی جاتی بلکہ تمام سیارہ لگن سے بحث کی جاتی ہے اور اس کلام ذائقہ یا جہم پڑی ہے اور  
یہ ایک ایسا حساب ہے کہ جب تک نجوم میں وہ کمال نہ ہو کوئی شخص نہ کھڑی ہو سکتا  
ہے نہ اس پر بحث کر سکتا ہے لیکن زمانہ ملک میں علم و ہنر کا پوشیدہ رکھنا لازمی سمجھا جاتا  
تھا۔ عوام کو تفصیل علم کی اجازت نہ تھی اگر کسی کو کسی فن میں دسترس ہو جاتی تھی وہ  
اسے جان کی پرانی پوشیدہ رکھتا تھا۔ رفتہ رفتہ دنیا ترقی کی طرف بڑھتی گئی اور علم و ہنر عام  
ہزاروں میں آئے لگے اور جن علوم کو مرموز اور اسطفا کا پوشیدہ کیا گیا تھا وہ ظہار نے اسے  
حل کر کے آسمان عبارت میں بیان کر دیا ہے۔ لیکن علم نجوم آج بھی رمز اصطلاح اور  
تفہیم عبارت کے پردہ میں پوشیدہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندو اصحاب نے اس علم کو  
جو تقسیموں تک محدود کر دیا اور مسلمان مذہب کی ممانعت کی وجہ سے دور رہے۔ لہذا علم  
نجوم اس عمومیت کے زمانے میں بھی خاص ہی ہے وہی ہزاروں سال کا فرسودہ حساب  
ہے جو آج تک چھپا جاتا ہے نہ کسی نے عام فہم عبارت میں بیان کیا نہ اس علم کی خامیاں اور  
ستم دور کئے گئے۔ لیکن خل مشور ہے کہ مسجد میں علماء کے ہونے سے نماز میں کوئی  
رقاوت نہیں ہو سکتی۔ اگر نجوم نگاہوں سے پوشیدہ ہے تو اور کئی علم ہیں جو نجوم سے اچھے  
کام دیتے ہیں اور یقین ہے وہ نجوم سے زیادہ صحیح ہیں منجملہ ازاں یہی علم الاعداد ہے جس  
کا میں جان کر رہا ہوں اگر کوئی طالب اس فن کی چند کتابیں دیکھ لے تو اچھا خاصا مجیب بن  
سکتا ہے اور بہتر سے بہتر سوال کا صحیح جواب دے سکتا ہے۔ میں جواب حاصل کرنے کا  
ایک خاص طریقہ اس فن کی کتابوں سے نکال کر پیش کرتا ہوں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ  
بارہ برج ہیں اور ہر برج پر ایک سے بارہ تک کے عدد ہیں۔ ارواح البق میں یہ ترتیب  
موجود ہے اس طرح سات ستارے ہیں جن کی ترتیب اور نمبر آپ کو قاتلے چاہئے ہیں اور  
مکرر آسانی کے واسطے پھر لکھے دیتا ہوں۔



اسل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ مقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔  
 ثور۔ قوس۔ قمر۔ مریخ۔ عطارد۔ مشتری۔ زہرہ۔ زحل  
 اتوار۔ جمعہ۔ منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ۔ منگل۔ دو دنوں کی ترتیب ہے  
 اس وقت کس ستارے کی سماعت ہے۔ یہ نقشہ اردو جہان الجفر میں موجود ہے جس  
 سے آپ معلوم کر سکتے ہیں یاد رکھو کہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک دن شمار کرو۔  
 یعنی اگر کوئی شخص منگل کے دن پیدا ہوا ہے تو اس کا عدد تین ہو اعلیٰ بلذ القیاس۔ اس طرح  
 کا قیاس بھی معلوم کرو۔ ۲۲ فروری سے ۲۱ مارچ تک حمل ہے۔ یعنی مہینہ کا نمبر ایک ہے  
 اسی طرح ۱۲ بروج کو تقسیم کرتے جاؤ مثلاً ۲۲ مارچ سے ۲۱ اپریل تک ثور یعنی نمبر ۲ کی  
 حکمرانی ہے و قس علیٰ ہذا۔ جس سال جو شخص پیدا ہوا ہے اس کا سن ولادت اور نمبر ستارہ  
 اور نمبر برج سب کو جمع کر دیاں تک کہ احاد پیدا ہو جائے۔ پس یہ ہی ہند۔ اس  
 حکمران ہے۔ ایک شخص ۱۵ مارچ ۱۹۳۱ء روز چار شنبہ کو پیدا ہوا تو اس کے اعداد یہ ہوئے  
 ۱۹۳۱۔۱۔۳۔۱۹۳۶۔۲۰ صفر خارج باقی ۲۔ اب ۲ کا ہند۔ یعنی قمر اس پر حکمران ہے اور  
 امتحان کرو کہ ایسا شخص اپنی پیدائش سے دوسرے دن اور دوسرے سال میں ہی پیش کسی  
 اہم واقعہ سے مقابل ہو گا۔ نیک اور بد بحث نہیں ہے۔ یہ حساب علیحدہ ہے۔ اس کا وہ سرا  
 دن اور دوسرا ماہ اور دوسرا سال یہ ہو گا۔ جمعہ۔ اتوار۔ منگل۔ اور بد جو خاص پیدائش کا  
 دن ہے۔ اسی طرح دوسرے برج میں بھی اس کو حالات پیش آئیں گے یعنی جوزا۔ اسد۔  
 میزان۔ قوس۔ دلو۔ حمل اسی طرح سال ۱۹۳۳ء ۱۹۳۵ء علیٰ بلذ القیاس۔ ہر کام میں اس  
 کو دس کے عدد سے لگاؤ رہے گا اور جب کوئی اہم واقعہ اور حادثہ ہو گا۔ وہ دوسرے دن  
 دوسرے ماہ دوسرے سال میں ہو گا اور جب آپ تجربہ کریں گے۔ اس کو صحیح پائیں گے  
 ۔ نجوم کی طرح سے علم الاعداد میں بھی فروعات سے بحث کی گئی ہے۔ مگر یہ مقالات طویل  
 ہیں جو صاحب شائق ہوں وہ اس فن کی دوسری کتابوں کی سیر کریں۔ اکثر حالات معلوم  
 ہوں گے۔



ایک اور حقیر اثر اعداد کا ستونم کرو جس سے میں کوئی حادثہ ہو اس سے کہ مجموعی  
 اور انفرادی اعداد کو حادثات میں بڑا دخل رہتا ہے۔ مثلاً کوئی حادثہ ۱۹۳۱ء میں ہوا ہے  
 اس کے انفرادی اعداد یہ ہیں۔ ۱۔ ۳۔ ۹ ایک مکرر تھا یعنی ۱۹ کا جس کو قطع کر دیا اور اس کی  
 مجموعی میزان ۱۵ ہوئی۔ اس شخص کی عمر میں بیشہ ۱۔ ۳۔ ۹ اور ۱۵ کا عدد بیشہ انگلی ہو گا۔  
 اس جگہ ایک اعتراض واقع ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ہم سے ہجری میں تو میزان اور  
 ہو گی اور سمیت یا مکرری میں تو اور اعداد ہوں گے۔ کیا ضرورت ہے کہ انگریزی حساب  
 سے ہی حادثات ہوں۔ مثلاً کسی شخص کے کوئی حادثہ ۱۹۳۱ء مطابق ۱۳۶۰ھ میں آیا۔ وہ اپنا  
 حساب ہجری سے لگاتا ہے تو ہجری کا مجموعہ ۶۔ ۳۔ ۹۔ ۱۔ ۱۰ اور انفرادی ہند سے ہونے  
 ۶۔ ۳۔ ۱۰ اور انگریزی حساب سے ۱۔ ۳۔ ۹۔ ۱۵ اتوار حادثات کا تعلق کس سے رہا یعنی  
 اس سے یا پھر وہ سے کیا حادثات بھی جائے ہو چکے ہوتے ہیں کہ سائل جس سے حساب  
 لگائے واقعات بھی اسی تعداد سے منطبق ہو جائیں۔ اسی طرح متعدد سنیں سے مختلف  
 تعداد یہ آئی گی۔ یہ ایک نمونہ اور سخت سوال بلکہ اعتراض ہے۔ لیکن آج تک میری  
 نظر سے نہیں گزرا کہ کسی نے اس قسم کا اعتراض کیا ہو اور کسی نے جواب دیا ہو۔ آج کل  
 جو حساب لگاتے ہیں وہ ان کے اوقات انگریزی سنوں سے حساب مثال میں پیش کر دیا کرتے  
 ہیں۔ اب میں اس کا جواب عرض کروں گا کہ غرض صرف فاصلہ سے ہے اور وہ تو اتنا  
 ہر حال قائم رہے گا۔ یہ ایک منگل سے خوب ذہن نشیں ہو گا۔ ذیہ ایک مقام پر کھڑا ہے۔  
 عموماً اس سے کہتا ہے اگر قدم اس قدم آگے بڑھو گے تو کوئی حادثہ پیش آئے گا۔ اب ذیہ وہ  
 قدم آگے بڑھ گیا تو حادثہ کا فاصلہ آٹھ قدم رہ جائے گا اگر وہ قدم پیچھے ہٹ جائے گا تو حادثہ  
 کا فاصلہ بجائے اس کے بارہ قدم آگے ہو جائے گا پس اسی مثال پر منطبق کر لو کہ آپ کسی  
 شخص سے حادثہ کا وقت نکالیں۔ دوسرے حادثہ کا فاصلہ اسی قدر رہے گا جس قدر اس شخص  
 کے استحقاق سے حاصل ہو گا۔ میں اس مسئلہ کو ذی وضاحت سے ثابت کر چکا ہوں کہ  
 انسانی عقائد اور خیالات کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ جب ہم ۹۶۷ء کا عدد ہم اللہ کی نیت سے



ساتھ ان کی تقدیر بھی پلٹ جائے گی لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ کوئی وقتی نحوست اور پریشانی پیدا ہوئی اور آپ نے نام تبدیل کر لیا دنیا میں رنج و راحت۔ امیری و غریبی صحت و بیماری کا ساتھ ہے۔ واقعات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ کس راہ کو وہ اندر برات مسمیٰ۔

قید و حیات و بعد قلم اصل میں وہ تو ایک ہیں۔ موت سے پہلے آدمی قلم سے نجات پاتے کیوں اگر ہر حادثے اور واقعات پر نام تبدیل کیا جائے تو زندگی میں بہت سے نام تبدیل کرنا پڑیں گے اور یہ ایک مضحکہ خیز بات ہوگی۔ نام تبدیل کرنے کی وہاں ضرورت ہے کہ جب بیشتر حصہ عمر کا نحوست اور افلاس میں بسر ہو چکا ہے اور اکثر میدانوں میں شکست ہو چکی ہو۔ غرض یہ ہے کہ اسم کا اثر موصوم پر ضرور ہوتا ہے۔ اگر آپ تلاش کریں تو بہت سے اصحاب آپ کو طبع کے جنسوں نے اپنا نام تبدیل کیا خواہ وہ شخص ہو یا خطاب یا عرف یا قوم تو وہ ترقی کے اعلیٰ درجے پہنچ گئے اور جب تک اپنے اصلی نام سے یاد کے جاتے رہے تب تک کوئی ترقی حاصل نہیں کی۔ خلفائے زمانے میں گاندھی جی جی۔ ابو الکلام آزاد۔ قسطنطنیہ۔ داغ۔ میر تقی میر۔ اقبال وغیرہ آپ دریافت کریں گے کہ ہم نام کو نام تبدیل کریں تو اس کے لئے صرف اسی قدر مشورہ دیا جاسکتا ہے کہ نام کوئی تبدیل کرو۔ لامحالہ اعداد تبدیل ہوں گے۔ اس تبدیلی اعداد کا اثر ہو گا۔ اعداد کی پوشیدہ قوت سے کوئی صاحب قلم انکار نہیں کر سکتا۔ یہ بھی معلوم ہے کہ نقوش میں اعداد ہی پر کئے جاتے ہیں اور ان کا اثر یہاں ہے۔ عدد کی محض قوت سے انکار کرنا ایک یہ بات کا انکار کرنا ہے۔

ایک اور خاص قاعدہ میں بیان کرتا ہوں جب اس کا تجربہ کریں گے صحیح پائیں گے۔ اس وقت کا آج ہی تجربہ کرو۔ دیکھو کس قدر صحیح لگتا ہے۔ اگر سو میں ایک یا دو جگہ غلط ہو جائے تو اس کو غلط نہیں کہا جاسکتا۔ جب کسی شخص کا اعداد وہی حال معلوم کرنا ہو تو اس کے نام کے اعداد ابجد سے جمع کرو۔ اگر اعداد ۲۸ یا ۲۸ سے کم ہیں تو اسی طرح رہنے دو اگر ۲۸ سے زیادہ ہیں تو پھر جمع کر دیں یہاں تک ۲۸ یا ۲۸ سے کم رہ جائیں جو عدد حاصل ہو اسی لیسہ اول سے حالت معلوم کرو۔

اور عقیدہ سے لگتے ہیں تو ان اعداد میں بسم اللہ کی برکت اور تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن جب کسی کتاب کے صفحات ہزار ہوں اور ہم سلسلہ وار صفحہ پر ۸۶ء تحریر کریں تو ان اعداد میں بسم اللہ کا اثر نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ ۸۶ء ہم نے بسم اللہ کی نیت سے نہیں لکھے ہیں۔ بلکہ صفحات کا سلسلہ ہے۔ اس طرح ابلیس میں الف اور لام ہے اور اللہ میں الف اور لام ہے لیکن اللہ کے الف اور لام میں جو روحانیت ہے وہ ابلیس کے الف اور لام میں نہیں ہے۔ چونکہ ابلیس کہتے وقت ہمارے عقائد اور جذبات اور ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمارے عقیدہ کی بنا پر اس لام الف میں شیطنت اور مردویت ہے۔ اسی طرح ہم جس شے سے بھی حساب لگائیں ہمارے جذبات اور عقائد سے اسی طرح کا اثرات اعداد پیدا ہو گا۔

ایک خاص قاعدہ اور بیان کرتا ہوں۔ اگر کوئی شخص آلام اور مصائب میں گرفتار ہو۔ پے در پے ناکامیوں سے سابقہ ہو۔ تقدیر پر چکر کھاری ہو۔ زندگی کا بیشتر حصہ بدھنسی افلاس اور مصیبت میں گزار رہا ہو تو ایسے شخص کے واسطے بہترین عمل یہ ہے کہ وہ اپنا نام تبدیل کر دے۔ نام تبدیل کرنے کا اثر یقینی ہوتا ہے اور شریعت نے بھی برے اور صمل نام کو منحوس مانا ہے اور تبدیلی کو باعث کامیابی و سعادت تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ صحیح اسراریت سے ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام نے کئی ایک صحابہ اور صحابیات کے نام تبدیل فرمائے۔ جس کی یہ عی وجہ تھی کہ جمالت کے نام منحوس اور برے معنی پیدا کرتے تھے اور اس نحوست کا اثر ان کی زندگی پر ہو رہا تھا۔ حضور علیہ السلام نے ان کے نام تبدیل فرمادیے تاکہ نام کی نحوست کا اثر معدوم ہو جائے ورنہ تبدیلی نام کی اور کوئی وجہ نہیں ہو سکتی اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نام میں حروف اور ناموں کے عدد اس کے پیدائشی عدد کے مخالف ہوتے ہیں اور اس طرح وہ نفس اثر پیدا کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جب نام تبدیل کر دیا ہے تو وہ سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اور جو نیا نام تجویز کیا جائے تو اب روحانی طریق پر ان حروف اور اعداد سے تعلق ہو جاتا ہے۔ بس اگر کوئی صاحب افلاس۔ مصیبت اور تنگ دستی میں گرفتار ہوں تو ان کو چاہئے کہ اپنا نام تبدیل کر دیں۔ خدا چاہے تو نام کے



## شرعی

(۱) مزاج میں اقدار پسندی ہے حکومت کا شوق ہے۔ خیالات بلند ہیں صحت اچھی

ہے۔

(۲) دلچسپی۔ علم کا شوق ہے۔ خصوصاً کیمیا۔ طب۔ تعلیمات۔ ریاضی کا زیادہ رجحان

ہے۔

(۳) ایران۔ پیر جمع کرنے کا زیادہ شوق ہے اور اپنے مطلب میں کامیابی ہوگی۔

(۴) ہند۔ اگرچہ ظاہری امارت نہیں۔ تاہم صاحب امت ہے۔ صداقت اور ہمت

کا مادہ ہے۔

(۵) ہند۔ دولت نہیں معمولی کاموں اور پیشوں میں بسر ہوتی ہے کسی خاص کام کی

پابندی نہیں۔

(۶) دماغ۔ اضطراب۔ پریشان حال۔ اکثر حصہ رنج و ملال میں گزر رہا ہے لیکن بات

میں پچھلی ہے۔

(۷) فقرہ۔ معمولی زندگی بسر ہوتی ہے۔ تاہم احساس سے اور ترقی کے راستوں کی

تلاش ہے۔ شاید کامیابی بھی ہو جائے۔

(۸) طرف۔ اگرچہ مالی حالت چنداں اچھی نہیں مگر ہمدردی کا احساس ہے اور بیعت

مستقل پسند ہے۔

(۹) حب۔ دنیا کی ہوس کم ہے۔ زہد و طاعت اور امور اخروی کی طرف زیادہ رجحان

ہے۔

(۱۰) زہرہ۔ سفر زیادہ ہوتا ہے اور اس میں ہی کامیابی ہے۔ مگر منت کا صلہ پورا نہیں

ہے۔

(۱۱) صرفہ۔ اپنی قوت یا کسی اور طریقہ سے دوسروں سے فائدہ پر زندگی بسر ہوتی ہے۔

(۱۲) حوا۔ پریشانی۔ غریبی۔ قوت کمزور و اکثر اراووں میں ناکامی۔ تشدد برا بھی نہیں۔

(۱۳) سماک۔ پریشان حالی کا شکار یا کسی قسم کا پیر ہے۔ مگر پیر ہند پر امت کام کرتی

ہے۔

(۱۴) زبانہ۔ مالی حالت کمزور ہے مگر ایسے بیگانوں میں عزت ہے طب یا کیمیا کا بھی شوق

ہے۔

(۱۵) خنرہ۔ معصیات میں زندگی بسر ہوتی ہے اور شاید ناجائز طریق پر معاشرت ہو۔

(۱۶) اکیل۔ آمدنی کم خرچ زیادہ۔ مزاج میں فحش ہو اور رعوت ہے اور اس وجہ سے

مالی حالت ٹھیک ہے۔

(۱۷) قلوب۔ دوسروں پر بھروسہ کرنے سے حالت خراب ہی عقل سے کام نہیں لیتے۔

خیالات پر دیا قائم ہے۔

(۱۸) شولہ۔ سستی۔ کالی نے کام خراب کر رکھا ہے اگر بہت بلند کریں تو حالت سدھر

سکتی ہے۔

(۱۹) خاتم۔ زندگی پیش میں بسر ہوتی ہے۔ حسب ضرورت معیشت بھی ہے۔ عزت

بھی ہے۔ لوگ احترام کرتے ہیں۔

(۲۰) بلدہ۔ بہ نسبت دنیا کے آخرت کا خیال زیادہ ہے۔ مذہبی آدمی ہیں۔ مگر مزاج میں

بدلی بہت ہے۔

(۲۱) سہ انداز۔ اپنی حیثیت کے مطابق زندگی عزت اور خوشی میں بسر ہوتی ہے۔ عقل

مزاج اور شہد و شافی ہیں۔

(۲۲) طبع۔ دکھاوت اور طبع سازی مزاج میں زیادہ ہے کہتے زیادہ ہیں مگر کرتے کم

ہیں۔

(۲۳) ثریا۔ حالت پریشان ہی رہتی ہے۔ کام میں ہی کر جاتے ہیں اور یہ غلط عقیدوں کا

نتیجہ ہے۔





(۲۴) سو۔ گو اس وقت حالت اچھی نہیں مگر اس میں اپنی کم عقلی کا بھی قصور ہے۔ سوچ کر کام کریں تو قائم رہو۔

(۲۵) الحبیہ۔ حالت اچھی نہیں زندگی قابل اختیار نہیں۔ بس بچہ نئی باتوں میں کام لے جاتا ہے۔

(۲۶) مقدم۔ باتیں زیادہ ہیں کام کم ہے جس قدر اپنے آپ کو دکھایا جا رہا ہے حقیقت اس قدر نہیں۔

(۲۷) موخر۔ دوسروں پر کام ڈال دیا ہے اس لئے کچھ فکر ہے۔ خود کام کریں تو بہت جلد ترقی ہو سکتی ہے۔

(۲۸) ارشاد۔ کام اچھا ہے۔ محنت سے بھی کام لیتے ہیں مگر دوسرے لوگوں سے بہتر وقت بنا کر بہت کچھ نفع حاصل کر لیا۔

عملیات سے ایک گونہ تعلق تو مجھے نہیں ہے۔ میرے مرحوم والد بھی اس میں ماہر تھے۔ مگر ۱۹۲۶ء سے مجھے اس فن سے خاص تعلق ہے کیوں کہ اسی سال سے میں نے ان رسائل اخبارات کی ادارت کے فرائض انجام دینا شروع کئے جو اس فن سے منسوب تھے۔ اور آج تک اسی دائرہ میں گھوم رہا ہوں۔ اس درمیان میں میرے تجربے نے مجھے بتایا کہ دنیا چند عملیات کے لئے بہت بے چین رہتی ہے علم جہز میں مستحکم کی اور عملیات میں حب تسخیر۔ بغض۔ تسخیر ہزار کی جس میں جن بھی شامل ہیں۔ میں اپنی دونوں کتابوں میں مختلف طریقہ مستحکم کے بیان کر چکا ہوں اور ان تمام قواعد کی مجموعی حالت کا ہا مستحکم حل کرنے کی قوت پیدا کر دے گی۔ اب میں حب کے متعلق قدرے تشریح کرتا ہوں۔ عام طریقہ پر لوگ جو حب و تسخیر کے خواہاں ہوتے ہیں اس کی بنیاد صرف اس قدر ہوتی ہے کہ کسی جگہ محبت پیدا ہو گئی یا جب منفعت کے لئے کسی افسر کی تسخیر کی مطلوب ہوتی ہے۔ میں نے اپنے تجربے سے عمل حب کو مستحکم سے بھی زیادہ مشکل پایا اور مشکل محض اس لئے ہے کہ لوگ قوانین عمل سے واقف نہیں ہوتے اور اس قدر مشکل کام

بے ترتیب قواعد کے موثر نہیں ہو سکتے۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر حب و تسخیر کے عمل ایسے ہی آسان ہوتے تو دنیا میں کوئی شخص کسی سے چاہا میں نہ رہتا جو شخص چاہتا دوسرے کو تسخیر کر لیتا اور اس طرح دنیا میں کوئی شخص آزاد نہ ہوتا۔ سب ایک دوسرے کے غلام اور فرماں بردار بن جاتے نظام عالم قائم نہیں رہ سکتا تھا اس لئے عمل حب و تسخیر کے لئے چند قوانین میں سے میں نے اپنے وسیع تجربے کی بنا پر ان قوانین کو مختصر اساس کے پایا ہے۔ ان قوانین میں سے کسی قوانین کا فقہ ان۔ اصل عمل کا فقہ ان ہے۔ قانون اول یہ ہے کہ آپ کسی کے مسخر کرنے میں شرعاً۔ اخلاقاً۔ قانوناً مجاز ہوں اور آپ کو استحقاق پہنچ چکا ہو کہ مطلب کو مسخر کر سکیں۔ مطلب سے مراد صرف معشوق نہیں بلکہ ہر وہ شخص ہے جس کے مسخر کرنے کی خواہش آپ کے دل میں موجزن ہو۔ اگر قدرت استحقاق کے رکن اول کو نظر انداز کر دیتی تو دنیا بیکار رہ جاتی۔ مگر مزید عمر کی بیٹی پر عاشق ہو گیا۔ اس نے بے رنجی عمل عمر کی بیٹی کو مسخر کر لیا اور آئین غصہ کو بھلیا۔ لیکن بعد ازاں خدا اس قدر حکم قرار پایا کہ اس نے اپنے کامیاب میں ایسی قوت عام کر دی کہ زید نے عمر کی عزت و آبرو کو بے جا کر دیا۔ اب اس مقابلہ پر عمر زید کو قتل کرنے پر آمادہ ہو جاتا۔ یا قصاص دہ بھی کسی عمل کے ارجح سے زید کی بیوی کو مسخر کر تا اور اپنی بے عزتی کا بدلہ لیتا۔ اس طرح یہ آئین قدرت بھلائی رہتی اور دنیا کے نظام میں فرق آ جاتا۔ لہذا سب سے پہلے آپ ان وجوہ اور اسباب کی تکمیل کریں جس سے آپ کا کسی کو مسخر کرنا جائز ہے۔ ورنہ قدرت مجبور نہیں کہ وہ آپ کی تحمیل خواہشات نفسانی کے لئے دوسرے کو حیران و پریشان کرے نہ جب تک تسخیر کا استحقاق پیدا نہ کریں عمل میں تاخیر یہ انہیں ہو سکتی اور میں یہ کہنے میں پاک نہیں کرتا کہ عمل کا اثر استحقاق پر مبنی ہے۔ اگر استحقاق ہے تو عمل میں اثر ہونا چاہی اور اسی طرح چاہی ہے۔ جس طرح صبح کو آفتاب کا طلوع ہوتا۔ اگر استحقاق ہے تو عمل میں اثر ہونا چاہی ہے جس طرح آفتاب کا غروب ہوتا اور آپ اس پر تعجب نہ کریں بلکہ اپنی نظر کو وسیع کریں تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ استحقاق عمل میں رکن اول ہے۔ ایک شخص



جابل مطلق ہے وہ عربی یا انگریزی سے قطعاً واقف ہے۔ اب وہ ایک عمل اس لئے شروع کرتا ہے کہ میں مدرسہ عالیہ کلت کا مدرس اول یا علی گڑھ کالج کا ہیڈ ماسٹر ہو جاؤں۔ آپ ہرگز تسلیم نہیں کر سکتے کہ یہ شخص اپنے عمل سے ان مراتب پر فائز ہو سکے گا۔ اس لئے کہ اس شخص کی قابلیت نہیں ہے۔ یعنی استحقاق نہیں ہے۔ ہاں اگر اس شخص کی قابلیت ہے کہ وہ ان مقامات کا صدر بن سکے اور کسی خارجی وجہ سے کامیاب نہیں ہو سکا عمل یقیناً اثر کرے گا اور وہ شخص ان جگہوں کے پانے میں وہ کامیاب ہو سکے گا۔ جابل اگر زندگی بھر عمل کرے اور تمام قرآن معظم کو عمل بنالے جب بھی وہ اپنے ارادے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اور عام طریقہ پر عمل کے اثر نہ کرنے کی وجہ یہی ہے۔ شرط لازم یہ ہے کہ عملیات میں تاخیر سیارگان کو بہت دخل ہے۔ جب تک عمل اور ستارے کا مزاج موافق نہ ہو گا عمل میں اثر دشوار ہے اور یہ ایک بدیہی بات ہے۔ مثلاً ذہرہ اور مشتری سعد ہیں۔ زحل و مریخ نحس ہیں۔ اگر کوئی شخص محبت کا عمل زحل کی ساعت میں اور بغض و عداوت کا عمل مشتری کی ساعت میں کرے گا تو وہ عمل کامیاب نہ ہو گا۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ عمل کا مفہوم مطلب سے متعلق ہو۔ غیر متعلق یا مخالف نہ ہو۔ مثلاً اگر کوئی شخص محبت کے لئے اسم اعظم یا قہار کا ورد کرے گا تو کامیاب نہ ہو گا۔ اسی طرح اگر بغض و عداوت کے واسطے اسم اعظم یا ورد کا ورد کرے گا تو ناکام ہو گا۔ اگرچہ یہی چھوٹی چھوٹی شرائط عمل میں ہیں۔ مگر یہ اساس اربعہ تو جزو لاینفک ہیں۔ لیکن ان چھوٹی چھوٹی شرائط کو بھی نظر انداز نہ کرے۔ بعض وقت ایک معمولی پھنسی زور باندھ کر بڑے زہم کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور پتھر کا زار اسانکھ اچھے کے دہانے میں پانی کا راستہ بند کر دیتا ہے اور بعض شرائط اس کتاب میں (حصہ اول و دوم میں) کسی دوسری جگہ بیان کر چکا ہوں۔ اب میں ایک خاص حب کا عمل اور دوسرا بغض کا عمل پیش کرتا ہوں اور صرف اس قدر عرض کروں گا کہ آپ ان عملیات کو اور میرے تمام عملیات کو جائز موقع پر استعمال کریں۔ اگر آپ ناجائز جگہ پر استعمال کریں گے تو اس کا بار محشر کے دن آپ کی ذات پر

ہو گا۔ میں بری الذمہ ہوں۔ ہاں اس قدر عرض کروں گا کہ ہم غدا اپنی عملیات شروع ہونے والے عمل نہیں ہیں بلکہ سائنس ہیں جن کا اثر ہو نا چھٹی ہے۔ نام طالب مع والدہ کے اعداد نکال کر پہلے چار پر تقسیم کرو۔ اس سے مزاج کی حالت معلوم ہو گی۔ مثلاً تقسیم سے ایک بچے تو آتش مزاج ہے۔ دو باقی رہیں تو مزاج ہادی ہے۔ تین باقی رہیں تو مزاج آبی ہے۔ اگر کامل تقسیم ہو جائے تو خالی ہے۔ اسی طرح نام مطلوب مع والدہ کے اعداد ابجد سے استخراج کر کے چار پر تقسیم کرو اور مزاج معلوم کرو۔ اگر مزاج موافق یا دوست ہو تو یہ آدھ تو یقین کر دو کہ عمل کا اثر بہت جلد ہو گا۔ اگر مزاج مخالف یا دشمن ہو تو عمل کے اثر میں بالکل یہ رکاوٹ پیدا ہو گی پس کچھ دیر میں اثر ہو گا۔ ہر حال مزاج استخراج کر کے ہو کر آدھ ہو اسے۔ دونوں کے ناموں کے تحت میں لکھ دو۔ اب انہی اعداد کو علیحدہ علیحدہ بارہ پر تقسیم کرو۔ جو باقی بچے اس سے برج معلوم کرو اور پھر دیکھو کہ دونوں کے مزاج اور سیارگان مخالف ہوئے ہیں تو ایسا کرو کہ طالب مع والدہ اور مطلوب مع والدہ کے اعداد ایک جگہ جمع کر دو اور ایک مزاج اور ایک ستارہ نکال لو۔ ایک مزاج اور ایک ستارہ نکالنے میں مخالف اور موافق کی قید باقی رہی۔ لیکن علیحدہ علیحدہ تقسیم سے اگر مزاج موافق اور ستارہ موافق ہو اسے تو اس عمل کا اثر بحکم خدا اسی طرح یقینی ہے جس طرح صبح کو مشرق سے آفتاب کا طلوع ہوتا اگر مزاج مخالف ہونے کی صورت میں مجموعی طور پر مزاج اور ستارہ نکالے تو اس کا اثر کچھ دیر میں ہو گا۔ اب اگر علیحدہ علیحدہ مزاج اور ستارہ استخراج کیا ہے اور وہ موافق ہے تو اس کے عمل کا یہ طریق ہے کہ نام طالب مع والدہ کے اعداد مثلث اسی چال سے پر کرو جو مزاج پر آدھ ہو اسے۔ ہر چار مزاج جون کے مثلث پر کرنے کا طریقہ میں نے جلد اول میں بیان کر دیا ہے۔ اس قسم کے نو مثلث ہر ایک کے پر کرو۔ اس ساعت میں جس ساعت کا یعنی ستارے کا استخراج آپ نے کیا ہے۔ ساعت سیارگان معلوم کرنے کا حساب بھی جلد اول میں موجود ہے۔ اگر دونوں کے ناموں سے ایک مزاج اور ستارہ بتایا ہے تو صرف نو مثلث تیار کرو یعنی موافق مزاج



اور ستارہ برآمد ہونے میں اٹھارہ مثلث تیار کرنے ہوں گے۔ تو ایک کے نو دوسرے کے  
 اور مجموعی طریق پر ستارہ اور مزاج استخراج کرنے میں صرف ۹ مثلث پر کرنا ہوں گے۔ اگر  
 مزاج آتش برآمد ہوا ہے اور مثلث آتش چال سے پر کئے ہیں تو آگ میں جلانا ہو گا۔ اگر  
 بادی ہے تو درخت میں باندھنا ہو گا اگر آبی ہے تو تپانی میں بھانا ہو گا اگر خاکی ہے تو پاک  
 زمین میں دفن کرنا ہو گا۔ اب مفصل ترکیب یہ ہے کہ عمل نو دن کا ہے۔ اگر نقش اٹھارہ  
 ہیں تو فی یوم دو نقش خرچ ہوں گے۔ اگر نقش نو ہیں تو ایک روزانہ خرچ کرنا ہو گا۔ اگر  
 نقش آتش ہے تو ایک یا دو نقش باہم دیگر نقش یعنی نقش اٹھارہ ہیں تو دو نقش جو ایک  
 دھاگے میں باندھ کر آگ میں ڈال دیں اور آپ ایک سو مرتبہ یہ آیت شریف اسی جگہ  
 بیٹھ کر پڑھیں۔ اِنَّا لِنَايَا بِهَم ثُمَّ اِنَّا عَلَيْنَا حَسَابِيْهْم  
 (قرآن پاک میں دیکھ کر اعراب و الفاظ درست کر لیں) مطلوب کا تصور ہے پس عمل ختم  
 ہوا۔ روزانہ نو دن تک یہ ہی عمل کریں۔ یہ یاد رکھو کہ نقش تو اس ستارے کی ساعت  
 میں پر کرنا ہوں گے۔ جو ستارہ برآمد ہوا ہے لیکن جلانے کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ تاہم اگر  
 آپ اس ستارے کی ساعت میں جلائیں جو ستارہ برآمد ہوا ہے تو اور بھی زیادہ اثر ہو گا۔  
 لیکن اس ستارے کی کوئی خاص قید نہیں۔ ہاں اس قدر پابندی ضرور کرو کہ جس وقت  
 اول دن جلا یا ہے۔ اسی وقت نو دن جلاؤ۔ دو چار منٹ کی کمی بیشی کوئی حرج نہیں کرتی۔  
 انشاء اللہ تعالیٰ نو دن کے اندر اندر مطلوب بے قرار ہو جائے گا۔ مگر آپ نو دن پورے  
 کریں۔ اگر نقش بادی ہے تو صحرا۔ باغ۔ یا اپنے مکان میں جو درخت ہو اس درخت میں  
 ایک یا دو نقش کسی اونچی شاخ پر دھاگے سے باندھ دو اور ایک سو مرتبہ وہی آیت  
 شریف پڑھو۔ اسی طرح نو دن کرو۔ اگر نقش آبی ہے تو دریا میں بہاؤ اور وہ عمل پڑھو۔  
 اگر خاکی ہے تو زمین میں دفن کرو۔ باقی عمل بدستور پانی ایسا ہو جو شریعت سے پاک ہو۔  
 کنویں میں بھی ڈال سکتے ہیں۔ مگر دریا یا نہر قریب ہو تو بہتر ہے۔ درخت خاردار نہ ہو۔  
 اگر کسی مہرے یا خوشبودار پھول کا درخت ہو تو بہتر ہے۔ زمین پاک ہو۔ کسی جسم کا پرہیز

اس میں نہیں۔ پڑھتے وقت منہ اسی طرف ہو جس طرف نقش جلا یا ہے یا باندھنا ہے پاک  
 صاف ہو کر عمل کیا کرو۔ خدا کے پاک کلام اور مقدس نام پر یقین کامل رکھو کہ انشاء اللہ  
 تعالیٰ اس عمل کا اثر شائع نہ ہو گا۔ کسی دوست کے لئے یا حاکم کے مسخر کرنے کے لئے اور  
 ہر بار جگہ پر کسی کو مسخر کرنے کے لئے اس عمل کو کر سکتے ہیں ہاں حرام کی نیت سے نہ  
 کریں۔ ورنہ راجعت کا خوف ہے۔ یہ عمل جلائی ہے۔ اب میں ایک سفلی عمل تحریر کرتا  
 ہوں۔ ایک بزرگ بغداد شریف کے تھے اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
 اولاد میں تھے۔ ۱۸۰۸ء میں راسم پور میں تشریف لائے اور ان کی اجازت سے میں نے اسی  
 وقت میں ان کے سامنے ہی اس عمل کو کیا تھا۔ عمران کے قول کے مطابق نہ ہوا۔ میں نے  
 اطلاع کی کہ عمل کا اثر ظاہر نہ ہوا تو ان محترم نے مجھ سے ترکیب معلوم کی میں نے ترکیب  
 بتائی تو اس کا قصداً بتایا۔ حالانکہ پہلے وہ ترکیب نہ تھی۔ میں نے کہا کہ آپ نے تو پہلی  
 مرتبہ یہ نہیں فرمایا تھا۔ فرمایا کہ تم نے سنا ہو گا میں نے بتایا تھا۔ میں نے تردید مناسب نہ  
 کی اور اپنے قصور کو قصداً تسلیم کر لیا۔ حالانکہ مجھے یاد تھا کہ یہ ترکیب پہلے نہیں بتائی  
 تھی۔ لیکن پھر مجھے اس عمل کی آزمائش کا موقع نہ ملا۔ حالانکہ کئی مرتبہ ان محترم نے تاکید  
 فرمائی کہ اس عمل کو کرو۔ مگر میں نے نہیں کیا۔ آج وہ عمل میں اس کتاب میں درج کرتا  
 ہوں یہ سفلی ہے مگر امید ہے کہ بے اثر نہ ہو گا۔ مجھے کامیاب اور کئے کا وہ افضل  
 ملک ان اشیاء کی ضرورت ہے۔ پہلے ان کو مہیا کر دو پھر گاؤں میں کامیاب بھی کام دے  
 سکتا ہے۔ جب تک یہ وہ اشیاء فراہم نہ کر لے اس عمل کا قصداً کرے گا۔ کامیاب  
 اس قدر ہو کہ جس ڈبہ میں پچاس سنگت تھے ہیں وہ بھر جائے۔ اپنے اپنا چم کی راکھ  
 کچرہ اچھیں کر کے اپنے پاس رکھو۔ اس ڈبہ میں کامیاب پھر کر اپنے کی راکھ اس قدر مل کر دو  
 کہ وہ اس قدر سخت ہو جائے کہ اگر انڈیا اس پر رکھا جائے تو انڈیا نہ دھنسل جائے اور نہ  
 اس قدر سخت ہو جائے کہ اگر انڈیا اس پر رکھا جائے بلکہ یہ حالت کہ اگر انڈیا اس پر رکھا جائے  
 دھنسل جائے۔ یہ ڈبہ تیار ہو جائے تو زمین میں نصف دفن کر دو یعنی آدھا باہر رہے اور



آواز میں۔ جب ڈبہ تیار ہو جائے تو مرنے کا ایک انگ آئے گا اس پر نام طالب مع  
واللہ وہ مثال سے لکھ کر اس کے نیچے یہ لکھ۔ **بالعصا عصا من**  
اسی انگ سے چارویں طرف ہم مطلوب مع والدہ کے لکھ کر اس کے نیچے لکھے اور کافہ کے  
دو ٹکڑوں پر بھی یہ نام لکھے۔ جب یہ سب کچھ تیار ہو جائے تو تھوڑی سی آگ اپنے سامنے  
رکھ اور کہنے کی گو کو (شک ہو) آگ پر ڈالے یعنی بخور کا کام اس سے لے اور آپ دو ڈالو  
اس ڈبہ کے سامنے بیٹھے اور اٹھا ہاتھ میں لے کر اس عزیمت کو ایک بار پڑھے۔  
**ترباق بسقبت علیک بس عشاو لتشان**  
**قیضت علیک باعصو من عصا من**  
**علیک سب**

اصل قدر پڑھ کر اور اس انگ سے پر پھونک کر وہ انگ اس ڈبہ میں رکھ دے جس میں  
خاک اور پیشاب مخلول ہے اب پھر ایک مرتبہ اس عزیمت کو پڑھے اور ایک چارہ کافہ کا  
ہاتھ میں ہو جس پر **بالعصا عصا من** لکھا ہے۔ جب عزیمت ختم  
ہو تو اس کافہ کے پرزے کو اس انگ سے پر ڈال دے اب دو سر کافہ ہاتھ میں لے لے اور پھر  
اس عزیمت کو پڑھے جب عزیمت ختم ہو تو دو سر پر وہ اس ڈبہ میں ڈال دے اور خود وہاں  
سے علیحدہ ہو جائے اس طرح کہ ڈبہ نظر نہ آئے نہ کوئی دو سر ادیکھے۔ بہتر یہ ہے کہ ایک  
کمرہ میں اس عمل کو کرے اور جب تیسری مرتبہ عزیمت پڑھ کر وہ سر پر وہ ڈال دے تو  
آپ باہر نکل کر اس کمرے کے کواڑ بند کر دے۔ بہر حال غرض تو یہ ہے کہ عامل وہاں سے  
ایسی جگہ آجائے کہ وہ ڈبہ نظر نہ آئے۔ اب عامل کھڑے ہو کر سو مرتبہ یہ آیت شریف  
پڑھے۔

**لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما**  
**عنتم حریص علیکم المومنین روف رحیم۔**  
**فقل بس یا اهل بیت** اگر انگ سے اس ڈبہ کی طرف اشارہ کر دو سو مرتبہ یعنی ہر مرتبہ اشارہ

کر دو۔ جب سو مرتبہ کی تعداد پوری ہو جائے تو اب پھر اس کمرے میں جائے اور انگ سے کو  
انگ لے۔ زردی اور سفیدی اس انگ سے کی جانب ہو چکی ہوگی۔ اس عمل اثر کر گیا اور  
مطلوب بے قرار ہو چکا اور چند گھنٹہ کے اندر اندر خبریں جاننے کی کہ مطلب بے قرار  
ہے۔ اگر وہ انعامات نہیں تو فوراً کہہ چکا ہے۔ اگر مظلوم ہو کہ انگ اوزنی ہے یعنی زردی اور  
سفیدی بدستور موجود ہے تو عمل کا کمال اثر نہیں۔ سمجھ لو کہ عمل بے کار کیا۔ تاہم اگر  
کوئی اثر مطلب کے دل پر ہو جائے تو ہو سکتا ہے کوئی وقت۔ جن۔ تاریخ میں اس عمل  
کے لئے حاصل نہیں۔ جب اور جس وقت کی چاہے کرے۔ کئے کا وہ مظلوم دست چاہے اسے  
بکرا کر آگ چڑھ دے۔ بخور اس قدر ہو کہ پہلی مرتبہ عزیمت پڑھ کر وہ انگ اس میں  
ڈال جائے اس وقت کام دے۔ تاہم عمل میں بخور کی ضرورت نہیں۔

صرف ایک سی مرتبہ کا عمل ہے۔ انگ سے سے زردی اور سفیدی تو عتاب نہیں ہوتی  
مگر مظلوم ہو اگر مطلب کے دل پر کوئی اثر ہو اسے اور دل چاہے تو دوبارہ کر لے۔ یہ  
عامل کی مرضی پر موقوف ہے۔ عزیمت میں جس جگہ کھان بن کھان آیا ہے۔ وہاں  
مطلب کا نام سدا والدہ کے لئے میں نے ابتداء میں بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے کیا  
تھا۔ انگ سے کی زردی یا سفیدی عتاب نہیں ہوتی۔ تاہم وہ حالات ختم ہو گئے۔ جن کے  
ماقت لکھے عمل کرنے کی ضرورت تھی وہ نہیں رہی۔ بے ضرورت کے کسی عمل کو کرنا  
نقصان دہ ہے۔ جس طرح بے ضرورت کے دوا بجائے فائدے کے نقصان دیتی ہے۔ کئی  
اصحاب بخور امتحان کے بھی عمل کو کرتے ہیں۔ اس سے مراد آزمائش اور امتحان ہو تا ہے  
مگر یاد رکھو کہ جو عمل امتحان کیا جائے ہرگز مفید نہ ہو گا۔ بلکہ نقصان دے گا۔ اگرچہ مجھے  
اس عمل کا کوئی اثر مظلوم نہیں ہوا۔ مگر حالات ایسے پیدا ہوئے کہ وہ حالات ختم ہو گئے  
جس سے مجھ کو کمر میں نے اس عمل کو کیا تھا۔ کو یہ اثر نہ تو عمل میں بتایا گیا تھا اور نہ میری  
مختار تھی۔ مگر میں اسے عمل سے ہی منسوب کر رہا ہوں۔ اگر عمل میں اثر ہو جائے تو خدا  
جائے کیا کیا معجزات مجھے ہر داشت کر رہا تھا۔ غیب سے ایسے مسلمان پیدا ہوئے کہ۔ جن



تقریباً شکست وال سلی لکھ نہ سر رہا نہ در سر۔ عمل میں جو اسباب کا کام  
ہوتے ہیں اس میں ایک وجہ خاص یہ بھی ہوتی ہے کہ معمولی معمولی کاموں میں عمل کر  
کئے جاتے ہیں۔ مگر عمل اس جگہ کام دیتا ہے جہاں انسانی قوت اور قہر و قدر ختم ہو  
جاتے جو کام ہماری قوت اور فکر سے ہو سکتا ہو اس کے واسطے عمل نہ کرو۔ عمل اس جگہ  
کرو جس جگہ آپ کی قوت ختم ہو چکی ہو۔ اور صرف قوی طریقہ پر نہیں بلکہ فعلی طریقہ  
پر۔ اب ایک عمل بغض کا لکھ کر اس فصل کو ختم کرتا ہوں۔

سب سے پہلے آٹھ سو چالیس ختم نبی (نیم) جسے نمولی یا نیم کوئی کہتے ہیں جمع کر دو اور  
ان کو اس قدر خشک کر لو کہ جلائے کے قابل ہو جائیں۔ اگر نمولی تو نہیں مل سکتی دیکھو اسچند  
اسچند اچالیس تولہ حاصل کرو۔ اگر یہ بھی نہیں مل سکتا تو پھر مرج سیاہ اکالی مرچیں آٹھ سو  
چالیس لاؤ۔ ان ہر سہ اشیاء میں سے ایک شے حاصل کرو۔ واضح ہو کہ یہ عمل فطری و درالاج  
بھی ہوتا ہے۔ اگر آپ قفل دراز پر بھی کریں تو جانتے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ قوی ختم  
نیم ہے۔ زوال ماہ یعنی چاند کی پندرہ تاریخ کو اس عمل کو شروع کریں۔ ترکیب یہ ہے کہ  
دن کے ساڑھے گیارہ بجے ایک انگلیٹھی میں خوب کوئلے دھکاؤ اور اپنے سامنے وہ انگلیٹھی  
رکھو اور ایک سفید کاغذ پر مونے حروف سے ان دونوں کے نام مع والدہ کے لکھو جن میں  
مفاہرت منظور ہے۔ اگر اتفاق سے نام والدہ معلوم نہیں ہو سکتا تو صرف نام لکھ لو۔ یہ یاد  
رکھو کہ اگر ایک کی والدہ کا نام تو معلوم ہے یا ہو سکتا ہے۔ مگر دوسری کی والدہ کا نام معلوم  
نہیں کر سکتا تو اس کا ایک بھی نہ لکھو۔ یعنی اگر دونوں کی والدہ کا نام معلوم ہو جائے تو  
لکھو۔ ایک کا معلوم ہو تو نہ لکھو۔ صرف نام لکھ دو۔ اس کاغذ کو اپنے سامنے رکھو۔ جس  
وقت بارہ بجیں یعنی آفتاب نصف النہار پر آئے تو ایک دانہ اپنے ہاتھ میں لو۔ اگر سچد ہے  
تو تقریباً ایک تولہ چمکی میں لو اور اکیس مرتبہ یہ آیت شریف پڑھو۔ **والقیضابین**  
**بہم العداء والبقضاء الی یوم القیامہ** پڑھتے ہوئے  
نظر اس کاغذ پر رہے جس پر نام لکھے ہیں۔ جب اکیس مرتبہ ختم ہو جائے تو وہ دانہ جو ہاتھ

میں ہے۔ ان کو تھوڑے ذرا دل دوسری طرف ایک ایک لٹے اکیس اکیس مرتبہ یہ آیت  
شریف پڑھتے جاؤ اور آگ میں ڈالتے جاؤ۔ اکیس دانے ختم کرو۔ دوسرے اکیس دانے  
یہ اکیس دانے پر اکیس مرتبہ یہ آیت شریف اسی طرح میں دوسرے وقت روزانہ  
چالیس دن یہ عمل کرو اکیس روز کے حساب سے چالیس دن کے آٹھ سو چالیس دانے  
ہوتے ہیں۔ اگر سچد ہو تو ایک تولہ کی اکیس چمکیں کر لو۔ ہر حال روزانہ اکیس دانے ہوں  
اور ہر دانے پر اکیس مرتبہ یہ آیت شریف پڑھو اور پڑھنے میں ان ناموں پر نظر رہے جو  
آٹھ لکھے ہوئے آپ کے سامنے ہوں گے مگر نظر بند و تیز غصہ سے ڈالتے رہو۔ یہ ایک  
ایسا مربع کاغذ عمل ہے کہ ہستی مرتبہ اس کی آزمائش ہو چکی ہے اور حکم خدا اس کا اثر  
زائل ہوتے نہیں دیکھو۔ بزاز عمل بغض و عداوت کے ایک طرف اور یہ عمل ایک  
طرف۔

ایک خاص چند بغض کا یہاں اور بھی لکھے آچکے ہیں۔ مگر اس چٹکے کو بھی کئی مرتبہ  
آزمایا گیا ہے بغض مرتبہ تو خیر کی طرح کام کرتا ہے اور بغض مرتبہ مطلق اثر نہیں ہوتا کہ  
اگر کبھی ضرورت ہو تو باطن کریم اس سے بھی کام لیں جن دونوں میں بددلی کرانا  
منظور ہو۔ ان دونوں کے ناموں کے بعد والدہ کے لکھ کر مربع خالی جہاں میں  
کرو۔ علیحدہ علیحدہ یعنی ایک کے نام کے مع والدہ کے بعد علیحدہ مربع پر کرو۔ اور  
دوسرے کے نام مع والدہ کے بعد اور لکھ کر باقی جہاں سے پر کرو۔ خالی کو جسے نام سے پر  
کریں اور باقی کون سے نام سے اس کی تخصیص نہیں۔ جن ناموں کے بعد اس سے جو غصہ  
چاہے استعمال کرو۔ مگر ایک باقی جہاں ہو۔ ایک خالی۔ دونوں چالیس جملہ اول درویش  
الجنہ میں تحت باب استوش درج ہیں۔ ان دونوں نقش کی علیحدہ علیحدہ کو لیاں کر خالی  
جہاں دانے مربع کو کسی درخت سے بانٹ دو اور باقی جہاں دانے کو اسی درخت کی تیز میں  
دفن کرو۔ درخت ایسا ہو جس میں کائے ہوں۔ جیسے جی کا۔ کھجور اور اس ایک ہی  
دن کا عمل ہے خدا چاہے تو تین دن کے بعد والدہ و والدہ میں طاقت ہو جائے گی۔



میں نے جلد اول میں بھی یہ فلسفہ بیان کیا ہے کہ کوئی شے سراپا حسن نہیں ہوتی۔  
مثل مشور ہے کہ بے عیب ذات خدا کی ہے۔ ایک عرب کا قول ہے من صنف  
فقد السہدن جسے کوئی تصنیف کی وہ ہدف ملامت ہو گیا۔ قباقر خرمراستہ  
کر پرتیاں۔ ہناچار حشوش بود در میاں۔

مجھے اقرار ہے کہ میری کتاب میں سقم بھی ہیں۔ عیب بھی ہیں۔ مگر میری قوت جس  
حد تک تھی وہ میں نے لکھ دیا باقی فضلنا بعضکم علی بعض جس قدر  
مجھ سے بیان ہو سکا میں نے بیان کر دیا۔ اس سے آگے ممکن ہے کسی اور کا حصہ ہو اور وہ  
بیان کرے لیکن ایک عمل بھی اس کتاب کا آپ کو کام دے گیا تو آپ کی قیمت وصول  
ہو گئی۔ مجھے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کہ میں کامل ہوں بلکہ مجھے تو اپنے آپ کو شاکر کہتے  
ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ بہر حال جو میرے امکان اور میرے ذہن میں تھا وہ حاضر کر دیا۔  
ساتنے مہماں کے جو کچھ تھا میرا رکھ دیا۔

در میان کتاب میں کسی جگہ یہ حقیقت آشکار کر چکا ہوں کہ ہر شخص اور ہر مقصد کے  
لئے عمل پایا جاتا ہے۔ کیوں کہ ہر کام اور ہر شخص کے سیارگان جدا ہوتے ہیں اسی طرح  
بعض عملیات کی زکوٰۃ بھی مخصوص ہے۔ ان مخصوصہ عملیات میں سے چند ان عملیات کا  
طریق زکوٰۃ بیان کرتا ہوں جو اکثر متداول ہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ ہر عامل کا طریقہ  
جداگانہ ہوتا ہے مجھے جو تحقیق ہے اور جس پر میرے خاندان کا عمل ہے وہ پیش کرتا  
ہوں۔ پہلے ان دعاؤں کو مختصر تفصیل کے ساتھ درج کرتا ہوں جو انبیاء علیہما السلام نے  
حسب فرمان الہی پڑھی ہیں اور ان دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کے حزن و ملال کو  
دور فرما دیا۔ اب بھی ہر شخص سے مصائب اور نوائب ہیں فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ یہ  
دستر خوان عام بلکہ خوان نعمتا ہے۔

تعجب کروں گا کہ اگر کوئی شخص ان پیغمبری دعاؤں کا ورد کرے اور ان کے فوائد  
سے محروم رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام معتب ہو کر جنت

سے باہر کر دیئے گئے اور تقریباً پچاس سال تک ہریشان اور باہر گریہاں کرتے رہے آخر  
دریائے رحمت ایزدی ہوش میں آیا اور خود خدا کے قدوس نے ان کو بخش اور رحمت کا  
طریقہ یعنی عمل تکمیل فرمایا آپ نے عمل کو بحکم ایزدی شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر  
رحمت کے دروازے کھول دے حضرت حوا علیہ السلام سے محبت ہوئی اور گناہ معاف کیا  
گیا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے بعد مفارقت مواصلت ہوئی اس لئے تسخیر کا بھی  
ہے اور الجاح مرام کا بھی جو شخص اب بھی اس عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو عروس سے  
ہم آغوش کرے گا۔ وہ عمل یہ ہے۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم  
تغفر لنا ولا رحمنا لکنن من الخاسرین جو مقصد  
بھی ہو روزانہ تین سو مرتبہ اس آیت کو بعد نماز فجر پڑھا کرے۔ اللہ تعالیٰ وہ مراد پوری  
کرے گا۔

حضرت یوحنا علیہ السلام شرارہ و قباقر میں گھر گئے اور دشمنوں نے آپ پر زمین ٹھک کر  
دی ہے۔ آپ نے عمل شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دیا۔  
اب بھی جو شخص دشمنوں ہو تو اس عمل کو روزانہ سو مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھے۔ اللہ تعالیٰ  
دشمنوں سے نجات دے گا ہے۔ ربنا نجنا من القوم  
الظالمین

حضرت اکریا علیہ السلام بڑھے اور ضعیف ہو گئے۔ ناتوانی نے قوت پکڑ لی۔ آپ  
نے ایک عمل کیا اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو قوی کر دیا۔ اگر کوئی شخص کمزور اور  
ناتوان ہو تو اس نماز فجر ایک سو ایک مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جو اتنی کی سی طاقت  
عطا فرمائے گا اور ہر عضو کا یہ عمل یہ ہے۔ رب انی وھن العظم منی  
واشتعل الرمس شیبا و بد عانک ربی شقیا

حضرت ایوب علیہ السلام جاں گسل بیماری میں مبتلا ہو گئے آپ کا گھریا اور لاوا۔ مال  
سب تلف ہو گیا آپ کے جسم میں کیڑے پڑ گئے۔ چاروں طرف مصیبت کے پہاڑ کھڑے



ہو گئے۔ آپ نے اس حالت میں ایک عمل شروع کیا اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف آپ کو ستر دست کر دیا۔ بلکہ آپ کا تمام مال اسوالم اولاد سب پھر مل گئے۔ اب بھی اگر کوئی سخت بیماری میں مبتلا ہو اور مصائب میں گھرا ہو تو اس عمل کو تین سو مرتبہ روزانہ بعد نماز مغرب یا بعد نماز مشاء پڑھا کرے بختم خدا بیماری سے صحت ہوگی اور تکالیف کی گھٹائیں دور ہو کر امید کا آفتاب درخشاں ہو گا وہ عمل یہ ہے۔ رب الہی مننی الضر و انت ارحم الراحمین۔

حضرت امیر ایمن علیہ السلام تن تھا کافروں میں گھر گئے۔ سب کے سب آپ کے ہاں یہ آئے۔ ساری خدا کی ایک طرف تھی اور آپ بے یار و مددگار ایک طرف تھے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عمل تحقیق فرمایا آپ نے اس کو شروع کیا۔ اس عمل کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نمرود جیسے جاہل اور قاتل بادشاہ پر فتح عطا فرمائی۔ اب بھی جو شخص دشمنوں میں گھرا ہو تو اس عمل پاک کو تین سو مرتبہ روزانہ بعد نماز فجر پڑھا کرے۔ اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی فلاح عطا فرمائے گا وہ عمل یہ ہے۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنتہ و فی الاخرۃ حسنتہ و قنا عذاب النار

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کی آہنگی اور مصیبت دیکھ کر ایک عمل شروع کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم پر رزق کے دروازے کھول دے اور آج آپ کی قوم شرک و بدعت میں مبتلا ہے۔ خدا کو بھول گئی مگر اس پاک عمل کا یہ اثر ہے کہ آج تک آپ کی قوم دن میں پانچ مرتبہ دنیا کی نعمتیں کھاتی ہے۔ اگر کوئی شخص فقر و فاقہ میں مبتلا ہے۔ رزق و روزی تنگ ہے تو صدق دل سے اس عمل کو ایک سو ایک مرتبہ بعد نماز فجر پڑھا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس قدر رزق عطا فرمائے گا کہ اس کے دسترخوان پر اور دس آدمی کھائیں گے۔ وہ عمل یہ ہے۔

اللہم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء  
تکون لنا عیدا الاول لنا و اخرنا و اتیہ منک و رزقنا

## وانت خیر الرازقین

حضرت نوح علیہ السلام نے طلب خیر کے لئے یہ عمل پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی برکت سے ان کو کشتی کے سفر سے نجات دلائی۔ اگر کوئی شخص سفر کو جاتا ہے اور تشویش ہے کہ اس سفر میں کامیابی ہوگی یا ناکامی تو اس عمل حضرت نوح کی سفر میں روزانہ تیس مرتبہ پڑھا کرے۔ بختم خدا اس سفر میں کامیابی ہوگی وہ عمل یہ ہے۔ رب الہی منزلنا مبارکنا و انت خیر المنزلین

حضرت نوح علیہ السلام طوفان کے تہجد سے بے خبر ہیں۔ دنیا کے ہر گوشہ میں پانی کی لہریں پہاڑ کی طرح اٹھ رہی ہیں۔ آپ کی کشتی میں بیٹے کا کھڑ سبوں میں اس طرح ہے جیسے سمندر میں دھلی کاوند ہے۔ آپ پر پانی کے عالم میں یہ وحیفہ شروع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سلطانِ عالمین کو رحم فرماتا ہے۔ اب بھی اگر کوئی شخص کسی مسئلہ کے تہجد میں جو ان دو پر پانی ہو تو اس عمل کو بطور استحباب بعد نماز مشاء پڑھا کرے جو جانتے اللہ تعالیٰ تمام غامض کے ذریعہ تمام تہجد آنکھوں کے سامنے پیش فرمائے گا۔ وہ عمل یہ ہے۔ رب الہی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم و الا تعطر لی و ترحم لی اکن من الخاسرین

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا مشہور اور معروف ہے اور بہت سے احباب اس کا وحیفہ کرتے ہیں مگر بعض غلام بھی رہتے ہیں۔ یاد رکھو اس عمل کی قبولیت کے حلق خاص طریقہ ہے نہ الاعداء ہے نہ الاعداء کا دہرہ خلاف ہو۔ لہذا اللہ یہ عمل ہے مگر یہ اس میں بار بار عرض کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اثرات میں دار اسباب و مواصلات ہے تاکہ نظام عالم درہم برہم نہ ہو۔ اب میں ایک خاص قاعدہ اس عمل کا بیان کرتا ہوں۔ اگر آپ اس طریقہ پر اسی عمل کو کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ بھی ناکام نہ ہوں گے۔ عمل کو طریقہ پر اس عمل کو اس طرح پڑھا۔ لا الہ الا انت سبحانک الہی کنت من الظالمین۔ یا حی یا قیوم یا



ذوالحلال والا کرام برحمتک استغیثہ اول آخر  
 گیارہ گیارہ بار درود شریف اچانک دیکھنے پر جو سلا بدھ آئے وہ دن گذر کر جو رات آئے  
 صبح کو بھرات ہوگی اس عمل کو ایک ہزار ایک سو پچاس مرتبہ پڑھو۔ بعد نماز عشاء اس  
 ایک ہی دن پڑھو۔ یہ اس عمل کی زکوٰۃ ہے۔ دوسرے دن سے یعنی شب جمعہ سے روزانہ  
 ایک سو پچیس مرتبہ پڑھا کرو۔ اول و آخر درود شریف ۱۱-۱۱ بار۔ پورا عمل چالیس سو م کا  
 ہے۔ لیکن میرا تجربہ ہے کہ کبھی چالیس دن پورے نہیں ہوتے۔ اگر کوئی شخص اس کی  
 زکوٰۃ اسی طریقہ پر ادا کرے کہ روزانہ ۲۳۷۵ مرتبہ پڑھ کر سو الاکھ کی تعداد تکم کرے تو  
 وہ شخص سیف زبان ہوگا۔ اگر کوئی شخص یہ نقش روزانہ مشک و زعفران سے پر کیا کرے  
 روزانہ ۱۲۵ اور نقش کے نیچے اپنا مطلب لکھ دیا کرے تو اللہ تعالیٰ چند روز میں اس کی  
 مراد پوری کرتا ہے۔ مجرب ہے وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۹۳	۷۸۷	۷۹۵
۷۹۳	۷۹۲	۷۸۹
۷۸۸	۷۹۶	۷۹۱

حصول اولاد کے لئے یہ آیت شریف اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ اس سے زود اثر اور  
 بہتر عمل حصول اولاد کے لئے نہیں پایا گیا اور ہو بھی کس طرح سکتا ہے۔ یہ خدا کا بتایا ہوا  
 عمل ہے جو پیغمبر کو تعلیم کیا گیا تھا۔ میری تحقیق میں اس کی ترکیب یہ ہے کہ جس کسی کے  
 اولاد قطعی نہ ہوتی ہو یا صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں تو جب گھر میں ایام ماہواری شروع  
 ہوں۔ تو روزانہ ایک پیالہ دودھ جس کو شکر سے میٹھا کر لیا گیا ہو اپنے سامنے رکھیں اور  
 پہلے دن نوے مرتبہ اس عمل کو پڑھ کر اور دودھ پر پھونک کر دونوں میاں بی بی نصف  
 نصف پی لیا کریں۔ دوسرے دن اکیانوے مرتبہ اسی طرح روزانہ ایک کی تعداد بڑھاتے

جاتیں۔ دسویں دن سو مرتبہ پڑھو اور جب تیسواں دن ہوگی۔ اور جب قاعدہ عام دس دن میں گھر طہارت  
 ہو جائے گی۔ لہذا دسویں دن قربت کریں۔ بھگم خدا امید ہوگی اگر کسی وجہ سے دسویں دن  
 طہارت نہ ہو سکی اور کوئی وجہ قربت کی مانع ہے تو عمل بدستور جاری رکھیں اور بعد اس  
 سے زیادہ نہ کریں۔ عمل اس دن تک جاری رہے گا جس دن تک قربت نہ ہو۔ آیت  
 شریف یہ ہے۔ رب لا تدرنی فردا وانت خیر الوارثین

مازمت اور ننگی رزق و افلاس دور ہونے کے لئے تمام عملیات کا سر تاج عمل  
 ہے۔ ترکیب صرف اس قدر ہے کہ بعد نماز فجر اکیالیس مرتبہ اس عمل کو پڑھا کرے۔ اللہ  
 تعالیٰ فیہ سے روزی کے روزانہ کھل دے گا۔ اس پر عمل کرنے والا کسی رزق اور ننگی  
 معاش کا شکی نہ ہوگا۔ آیت شریف یہ ہے۔ قل اللہ مالک  
 الملک توئی الملک من تشاء و تنزع الملک  
 ممن تشاء و تعز من تشاء و تدل من تشاء  
 یدک الخیر انک علی کل شئی قدير تولج  
 البیل فی النہار و تولج النہار فی البیل و تخرج  
 الحی من المیت و تخرج المیت من الحی و  
 ترزق من تشاء بغیر حساب

دارالافتاء دارالحدیث دارالعلوم دارالافتاح دارالافتاح دارالافتاح دارالافتاح دارالافتاح

ترکیب زکوٰۃ سورہ یسین پہلے تمام سورۃ کو خوب حفظ کریں اور حفاظ کو شاکر اطمینان  
 کریں کہ کسی جگہ غلطی تو نہیں ہے۔ چار مہینہ اس کی زکوٰۃ کے واسطے مخصوص ہیں عرم  
 رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ ترکیب یہ ہے کہ ایک دریا کا کنارہ ایسا مقرر کریں جہاں عام گزر  
 کھانہ ہو۔ اگر کسی جگہ دریا نہیں ہے تو پھر ایسا کٹواں تلاش کریں جس سے عام طریقہ  
 لوگ پانی نہ بھرتے ہوں اور دن یا رات میں ایسا وقت مقرر کریں کہ جو اطمینان ہو۔ اب  
 دریا یا کٹواں کے پاس جا کر غسل کریں اور کنارے پر بیٹھ کر ایک سو مرتبہ عزیمت کو





پڑھیں۔

عزمت علیکم بر ب یسین والجرائیل  
والمیکائیل فانه عزمت علیکم بحاتم  
سلیمان بن داود علیہ السلام الہ سخر لہ کل  
من امر اللہ صریا صریا سبحانہ تعالیٰ عما  
یصفون

جب یہ پڑھ چکو تو جو درود شریف یاد ہو پڑھتے ہوئے پانی میں جاؤ۔ یہاں تک کہ پانی  
تاف تک آجائے غسل کرتے ہوئے دریا کے اندر کنوئیں میں پاؤں دھو لیں۔  
یاد پڑھیں۔ تعداد ختم ہونے پر دریا سے باہر آئیں۔ بس عمل ختم ہوا۔ اسی طرح چالیس  
دن برابر کریں۔ یہ عمل جلالی ہے۔ اس میں دہشتاک مظهر اور خوفناک صورتیں پیش آتی  
ہیں۔ لیکن کسی شے سے خوف نہ کرے۔ اور اس کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ اپنی آنکھیں  
بند کرے یا آنکھوں سے پٹی باندھ لے اور کانوں میں روٹی ٹھونس لے۔ تاکہ نہ کسی اور  
سے خوف ہو نہ کسی صورت سے اس عمل کا ٹوٹ جانا یہ ہے کہ دوران عمل میں عمل  
وقت خوف سے پانی سے باہر نکل آنا یا کنوئیں میں لگے ہوئے پاؤں کو سمیٹ لینا۔ اگر ایسا پایا  
تو سخت نقصان پہونچے گا۔ جو صاف ارادے کو مضبوط اور دل کے پکے ہوں۔ وہی اس  
عمل کا قصد کریں دوسرے صاحب نہ کریں۔ اگر خدا نہ کرے بے احتیاطی سے کوئی نقصان  
پہونچ جائے تو میں ذمہ دار نہیں ہوں۔ جو عزیمت میں نے پہلے پڑھنے کی لکھی ہے۔ اس  
کی تعداد ہزار مرتبہ بھی ہے اور وہ زیادہ سربلج الاثر ہے۔ مگر سو مرتبہ میں بھی کام نکل جاتا  
ہے۔ پر ہزار اس عمل میں تین چیزیں ہیں گوشت ہر قسم۔ پیاز لہسن۔ بس ان تین اشیاء کے  
علاوہ ہر شے کھا سکتے ہیں۔

کوئی مقدمہ ہے۔ یا آپ نے امتحان دیا ہے اور اس میں کامیابی کی تمنا ہے ہر ایسے  
مقاصد میں کامیابی کے لئے یہ عمل کیا کرو کہ جب بستر صبح کو آنکھ کھلے تو وہاں ہی لیٹے لیٹے

ایکس مرتبہ یہ آیت شریف پڑھ لیا کرو کسی سے کوئی بات نہ کرو۔ نہ کچھ کھاؤ کچ۔ نہ پانی پشو  
سے جب سر اٹھاؤ جب یہ عمل پڑھ کر۔ اس عمل کے پڑھنے کی تعداد اتنے ہی دن ہے جب  
تک اس کام کا نتیجہ نکل آئے۔

طریقہ رکازۃ اللہ الصمد پہلے ایک لاکھ چوبیس ہزار بار ختم کرو اور اس کا ثواب نذر اللہ  
کر دو پھر سو لاکھ مرتبہ پڑھو اور اس کا ثواب نذر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اسحابہ  
و سلم کرو۔ یہ پھر سو لاکھ مرتبہ ختم کرو۔ اور اس کا ثواب جملہ غنیوں کو بخشو یہ کل پانچ لاکھ  
مرتبہ ہو جو روزانہ تریسٹھ بار پڑھ لیا کرو۔ یہ اسم اعظم ہے۔ اگر آپ نے اس رکازۃ کو ختم  
کر لیا تو پھر چاہو گے وہ ہو جائے گا اور ہو جایا کرے گا۔ اور تمنا رکازۃ اللہ میں لکھا  
جائے گا۔ پھر اس میں کچھ نہیں ہے۔

طریقہ رکازۃ سورہ مزمل شریف۔ چاند دیکھنے پر جو پہلا منگل آئے تو منگل کا دن ختم  
کر کے رات آئے اس کو بدھ کی رات کہیں گے۔ عشاء کے فرض اور دو سنتیں مقررہ  
پڑھ کر کھانا کھا کر کے آسمان کے سایہ کے نیچے کھڑے ہو جاؤ۔ اور ساتھ مرتبہ سورہ مزمل  
شریف پڑھو اور آخر رکعت پھر سورہ شریف پڑھو۔ اب صبح کو بدھ ہو گا۔ تم روزہ  
رکھو اب جمعرات کی شب چالیس مرتبہ پڑھو اور صبح کو روزہ رکھو۔ پھر جمعہ کی رات میں  
تین بار پڑھو اور صبح کو روزہ رکھو۔ سنبھ کے دن صبح کو تین پاد شیرینی پاک لے کر اور اس  
پر فاتحہ دیکھو پھر کو ختم کرو۔ بس رکازۃ اور ابھی۔ اب روزانہ سات مرتبہ کسی وقت بھی  
سورہ مزمل شریف پڑھ لیا کرو۔ بیوقوف حامل رہو گے۔ جب کوئی سخت کام یا مصیبت پیش  
آئے تو دونوں سے پہلے کھڑے ہو کر کھانا کھا کر کے سات مرتبہ مزمل شریف پڑھ لیا کرو۔  
تین دن میں مشکل سے مشکل کام میں اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ جب اور بغض کے لئے بھی  
یہ عمل کام دیتا ہے جس کسی کو مسخر کرنا ہے اس کا تصور کرتے ہوئے سات مرتبہ پڑھو اور  
سب سے پہلے رکھو۔ تین دن میں اس کے دل میں جذبات محبت پیدا ہوں گے۔ اگر وہ  
مصلحتوں میں جدائی کے واسطے کرنا ہو تو صرف اس قدر فرق کرو۔ کہ چاند کی سورہ ۳۷۔ ۴۷۔



۲۸۔ تین دن عمل کرو۔ اور یہ عمل پڑھتے وقت کوئی کڑوی چیز نہ رکھو۔

جب تم قرض سے پریشان اور بظاہر کوئی صورت ادائیگی کی نہ ہو تو سورہ آل عمران روزانہ کسی وقت ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو (بہ نیت ادائے قرض) انشاء تعالیٰ زیادہ سے زیادہ پندرہ دن میں اللہ تعالیٰ قرض ادا کرنے کا بندوبست فرمادے گا۔

جس عورت کا شوہر نافرمان۔ ایذا دینے والا ہو تو وہ عورت روزانہ سورہ نساء بہ نیت تسخیر شوہر پڑھے خدا چاہئے۔ ایک ہفتہ میں وہ مائل ہو گا اور اس کے پرے افسان چھوٹ جائیں گے۔

حب کا ایک خاص پتلا پیش کرتا ہوں۔ یہ بہت مجرب ہے اور خود میں نے سینکڑوں مرتبہ تجربہ کیا ہے اور بحکم خدا اس کا اثر پایا ہے۔ کوئی عزیز ناراض ہے۔ کوئی افسردہ نہیں۔ یا میاں بی بی میں اتفاق نہیں۔ ایسے موقعوں پر فیصدی کام آنے والا حب کا پتلا ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ پہلے اپنے ہاتھ پاؤں اور منہ خوب پانی سے دھوؤ اور مہانہ کرو کہ وہ سب عضو میل کیل سے صاف ہو جائیں جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں۔ دانت خوب مانجھ کر پے در پے کلیاں کرو۔ اور ناک بھی کئی مرتبہ خوب صاف پاک کرو۔ اب ایک پاک ٹشٹ رکھ کر اس میں صاف پانی سے وضو کرو۔ وضو کا پانی اس ٹشٹ میں لے کر جب وضو کر چکو تو اس ٹشٹ کا پانی بقدر ایک بوتل کپڑے میں چھان کر کسی صاف بوتل میں بھراؤ۔ بقایا پانی پھینک دو۔ اس پانی کے چند گھونٹ یا کم و بیش جس طرح مناسب ہو مطلوب کو کھلا دیا کرو یا پلا دیا کرو۔ تم خود تجربہ کرو گے کہ اس پانی سے دل میں جذبات محبت پیدا ہو رہے ہیں اور روز بروز مطلوب کے خیالات تمہاری طرف سے صاف ہو رہے ہیں یہاں تک کہ وہ آپ کا دوست اور خیر خواہ بن جائے گا۔ اور کوئی کام بستہ ہو گیا ہو۔ کسی سخت دشمن سے مقابلہ ہو کسی امر میں حیران و پریشان ہو تو روزانہ چار سو پچاس مرتبہ یہ اسم اعظم پڑھو۔ خدا چاہے تو وہ مشکل غیب سے حل ہوگی۔ عمل یہ ہے۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم

النصیر یا باسط یا سلام یا فتاح یا معزی یا لطیف یا کریم یا رافع ان سات ناموں کو عالمین نے بہت ہی پر اثر پایا ہے اور اپنے خاص مجربات میں درج کیا ہے جس کسی نے ان اسمائے جلیلہ متنگان کو معمول بنایا اس کو دونوں جہاں کی سرخوردگی اور عزت حاصل ہوئی یہاں تک کہ اس کے عامل کو بادشاہوں کی سی اہیت اور عزت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے پڑھنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں۔ ان ساتوں ناموں کو خوب نوک زبان کر لو اور چلتے پھرتے کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھتے۔ گھر میں راست میں۔ وضو پہ وضو۔ ہر وقت پڑھا کرو۔ یہاں تک کہ تمہاری عادت ہو جائے اور بے ساختہ تمہاری زبان پر یہ اسم پاک جاری ہو جائیں۔ اس کی نورانیت اور روشنی تمہارے قلب کو گھیرے گی۔ دل سے نور کی شعاعیں نکل کر پھیلیں گے اور ہر شخص کی محبت کو جذب کریں گے جو شخص تم کو دیکھے گا اس پر محبت کا رعب غالب ہو گا اور ہر کام قدرت سے ہو جائے گا۔ ایک بزرگ نے فرمایا کہ جس شخص کو بیچ کمال نہ ملے وہ ان اسمائے متنگانہ کا ورد کرے۔ یہ نام خدا تک پہنچانے کو کافی ہیں۔

سورہ شریف اذا زلزلت الارض محبت کے لئے اکثر عالمین کا عمل ہے اور حق یہ ہے کہ محبت کے لئے خدا کے قدوس نے اس سورہ پاک میں خاص اثر عطا فرمایا ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ ہاند کی پہلی تاریخ اس عمل کو شروع کرو۔ علاوہ دو پہر کے دن رات میں کوئی وقت مقرر کرو۔ لیکن جو وقت پہلے دن مقرر کرو آخر تک وہی وقت رہے۔ ایک الیمشی میں کوٹے دہکا کر اپنے سامنے رکھو اور ایک بولے پر التالیس مرتبہ یہ سورہ شریف قسم کر چکو تو یہ کہو۔ ملاں بن ملاں امام مطلوب محمد والدہ امیری محبت میں بے قرار ہو جائے۔ یہ کہہ کر دو بولہ (آنگ میں ڈال دو)۔ اکیس دن کا عمل ہے۔ خدا چاہے تو اکیس دن میں جان کا خواہاں دشمن بھی محبت میں بے چین ہو جائے گا۔ کسی قسم کا پرہیز اس میں نہیں ہے۔ بولہ اس کو فارسی میں پیہ دانہ کہتے ہیں۔ یعنی ردولی کا قسم جو ردولی میں ملا ہے۔ خدا کے قدوس نے کھلے لفظوں میں ارشاد فرمایا۔ فقفسی هن مع



سموات فی یومین و اوحی فی کل سماء امرھا  
 (پارہ ۲۴ - سورۃ قمر سجدہ - رکوع ۱) یعنی بنائے ہم نے ساتوں آسمان دو دن میں اور  
 اتارے ہم نے ہر آسمان میں اس کے متعلقہ احکام۔ اسی فلسفہ اور حکم کے ماتحت عالمین  
 نے سیارگان کا اثر تسلیم کیا اور مان لیا کہ سیارگان کا اثر انسانوں پر ہوتا ہے اور یہ بھی ظاہر  
 ہے کہ سیارگان کا اثر ہر طبیعت پر جداگانہ ہوتا ہے اور اس میں اسباب و بیوی کو بھی دخل  
 ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی امت پر زلزل کی نحوست چھا جاتی ہے۔ پانی کا طوفان آتا  
 ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کشتی بناتے ہیں۔ آپ اور آپ کے ساتھی اس کشتی پر سوار ہو  
 کر طوفان سے نجات پاتے ہیں۔ اس سے دو سبق ہم کو ملتے ہیں۔ ایک یہ کہ اگر خدا چاہتا ہے  
 حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھ مسلمانوں کو بے کشتی کے بچا سکتا تھا۔ مگر نیا عالم  
 اسباب ہے اس لئے حکم ہوا کہ آپ کشتی بنائیں اس کے ذریعہ سے نجات ہوگی۔ دوسرا  
 تفاوت یہ ہوا کہ زلزل کی نحوست نے قوم نوح پر اثر کیا۔ لیکن کشتی والے اس نحوست سے  
 محفوظ رہے۔ تاہم خدائے قدوس پابند نہیں کہ ہر کام اسباب سے ہی کرے۔ وہ قدرت  
 والا ہے اگر چاہے تو بے سبب بھی کوئی کام کر سکتا ہے۔ ہمارے سامنے حضرت ابراہیم علیہ  
 السلام کا واقعہ موجود ہے کہ نار نہرودی سے محفوظ رہنے کا کوئی ظاہری سبب نہ تھا۔ بے  
 سبب ظاہری کے اللہ تعالیٰ نے نار کو گلزار کر دیا۔ **ذالک تقدیر العزیز**  
**العلیم** سات ستارے اور ان کو سعد نحس ماننا یہ تو انہیں بھی ذہنی نہیں ہیں بلکہ  
 سب قدرتی اسرار ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام جمعہ کے دن زمین پر اتارے گئے اور جمعہ  
 ذہرہ سے متعلق ہے۔ ذہرہ مونث ہے۔ عورت کے سبب سے یہ سب قہر پیدا ہوئے۔  
 وقت نزول عصر کا وقت تھا اسی لئے جمعہ کے دن عصر کا وقت نہایت سعد ہے۔ ذہرہ کی  
 سلطنت ہزار سال تک رہی اور دنیا میں آسائش و آرام کا دور دورہ رہا۔ ہزار سال کے بعد  
 حضرت نوح پیدا ہوئے۔ نوح کے معنی نوحہ کرنے والا۔ یہ زلزل کا زمانہ تھا۔ دنیا بچاؤ کے  
 غار میں معدوم ہو گئی۔ یہ کاری حد سے بڑھ گئی۔ زلزل کی سلطنت ہزار سال رہی اور دنیا

نسق و فوج میں بھٹا رہی۔ ہزار سال کے بعد نحس کا دور آیا نحس گرم ہے مگر سعد۔ یہ زمانہ  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے۔ ایک ہزار سال کے بعد قہر کا زمانہ آیا دنیا میں امن و امان  
 رہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پھولی پھلی۔ پھر ہزار سال کے بعد حضرت موسیٰ  
 علیہ السلام کا زمانہ آیا۔ اب مریخ کی سلطنت تھی۔ لڑائیاں فتنہ۔ فساد زمین پر پیدا ہوتے  
 رہے مگر زلزل سے کم۔ یعنی دنیا تباہ نہیں ہوئی اس لئے کہ مریخ نحس ہے مگر زلزل سے  
 کمزور ہے۔ اس کے بعد عطار کا دور آیا یہ ستارہ بزدل ہے اور صلح صفائی اس کی عادت  
 ہے۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عہد ہے۔ اس کے بعد مشتری کا دور آیا اور اس میں  
 جناب رسالت حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ مشتری سعد اکبر ہے۔ دنیا امن  
 و امان و مثال سے بھر رہی ہو گئی۔ عورتوں کا مرتبہ بلند کیا گیا ہے اور یہ زمانہ ہزار سال  
 رہا۔ دنیا امن و امان میں بسر کرتی رہی۔ اب پھر زہرہ کی حکومت ہے۔ عورتوں میں بھاری  
 پیدا ہو رہی ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ عورت کے خیالات کس قدر ترقی کر رہے ہیں۔  
 غرض اس بحث سے اس قدر ہے کہ سیارگان کا اثر ضرور ہوتا ہے اور یہ کہ تدبیر کرنے سے  
 اس اثرات میں کمی آجاتی ہے۔ یہ خیال صحیح نہیں کہ جو ہونے والا ہے وہ کر رہے گا۔ خدا  
 چاہے تو اپنی قدرت بدل سکتا ہے اور بدل دیتا ہے۔ قرآن پاک میں غیر مشتبه الفاظ میں فرمایا  
**يَسْخَرُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ**  
 یعنی خدا اسے پاس رکھتا ہے وہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے لکھ دیتا ہے اور یہ بھی صحیح  
 نہیں کہ ضرور تقدیر بدلے گی۔ یہ سب خدا کے ہی اختیار میں ہے۔ حضرت ذکریا علیہ  
 السلام درخت کے شکاف میں پھپھ گئے اور بظاہر نجات کا سامان ہو گیا۔ مگر حقائق نے  
 اس درخت کو آبرو سے چیر دیا اور اس طرح آپ شہید ہو گئے۔ اسباب حفاظت کو اس  
 قدر مستحکم تھے۔ مگر انہوں نے کوئی کام نہیں دیا۔ لیکن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی  
 سب نجات عطا ہوئی۔ ان قدرتی واقعات پر نظر کرتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ ہر  
 عمل۔ ہر صدقہ۔ ہر کوشش۔ ہر سعی و وجہ کامیابی پر نہیں پہنچائی اور ہر عمل۔ ہر کوشش



باطل اور مستطیل ہے۔ میں نے جو عملیات تحریر کئے ہیں وہ نہایت مجرب اور صحیح ہیں۔ اگر ان کو سائنس اور سسٹمز پر لکھا جائے تو بے جا نہیں۔ تاہم یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ ہر شخص کے لئے ہر عمل ہر وقت مفید ہے۔ لیکن آپ کو شش کریں خدا کے پاک کلام اور پاکیزہ نام میں اثر ہے اور وہ یقینی مفید ہوتا ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس کا اثر ہماری فضا کے موافق نہ ہو۔ میں ایک نقل استدلال پیش کرتا ہوں نقل صحیح ہے یا غلط مگر مثال صحیح ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک شخص مرید ہوا۔ جس دن مرید ہوا اس رات میں تمام رات شیطان نے چہین نہ لینے دیا۔ ایک رات میں کئی مرتبہ نفس ہوا اور بے سے خواب نظر آتے رہے۔ صبح کو یہ جدید مرید خدمت حاضر ہوا اور شکایت عرض کیا کہ حضور مرید ہو کر تو میں نے اپنی جان کو تباہی میں ڈال لیا۔ اس سے تو میں بے پروا کے سی اچھا تھا۔ آپ کا مرید کیا ہوا۔ شیطان نے مجھ پر تصرف کر لیا۔ تمام رات اس مصیبت اور معصیت میں کئی کہ کیا عرض کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا غم نہ کرو۔ تم جب میرے مرید ہوئے تو مکاشفہ سے مجھے معلوم ہوا کہ تمہاری تقدیر میں کئی مرتبہ زنا اور حرام کاری لکھی تھی میں نے خدا سے دعا کی اتنی اب یہ مرد مسلمان تائب ہو گیا ہے اور اس نے گناہوں سے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے اب اس حکم کو مٹا دے اللہ تعالیٰ نے میری توبہ کے صلہ میں میری سفارش پر ان ہونے والے واقعات کو خواب سے تبدیل کر دیا۔ رات جتنی مرتبہ تجھے نجات الودہ ہونا پڑا اتنی ہی مرتبہ حرام کاری تھی اور جن جن پریشان اور آوارہ صورتوں کو تو نے خواب میں دیکھا ان سب سے حرام کاری مقدر میں تھی۔ اسی مضمون کو خدا نے ذوالجلال نے قرآن پاک میں فرمایا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

بہت سی اشیاء بظاہر تم کو حسین معلوم ہوتی ہیں مگر ان کے باطن میں نقصان ہوتے ہیں اور بہت سی صورتیں بظاہر کریمہ اور بدست معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن ان کی تہ میں خویاں ہوتی ہیں۔ انہی اعلم ما لا تعلمون اور ان بھیدوں کو ہم جانتے ہیں تم نہیں جانتے۔



عمل کا اثر ہر حال ہوتا ہے اور نتیجہ بھی خوب نکلتا ہے۔ ہاں بعض اوقات بظاہر چند دنوں کے واسطے آپ پریشان ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس پریشانی کا نتیجہ ہر حال خوب ہوتا ہے۔ اسی فلسفہ پر نظر کرتے ہوئے میں نے چند در چند عملیات تحریر کر دیئے۔ اگر آپ صدیق دل سے ان عملیات میں سے کسی عمل کو بوقت ضرورت کریں گے تو کامیاب ہوں گے۔ میں اس بات کا اعلان بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ان دونوں کتابوں میں رسالہ آئینہ قسمت میں جو عملیات درج ہیں اور ہوتے رہیں گے ان سب کی اجازت اللہ کے واسطے عام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائے۔

اب میں چند روحانی چٹکے آخری کتاب میں درج کر کے اس کتاب کو ختم کرتا ہوں۔ مطلب کے سر کے سات بال حاصل کرو اور اس میں سات بال اپنے سر کے شامل کرو۔ پھر لے بیڑوں کی قید نہیں ہے۔ یہ چودہ بال ہو گئے۔ آسانی کے واسطے ان میں ایک ڈور شامل کرو۔ اتوار کے دن آداب نئے وقت (عروج ماہ) آباد وضو قبلہ رخ ہو کر اکیس مرتبہ یہ آیت شریف پڑھو۔ **يُحِبُّونَهُم كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ** ان ہالوں پر پھر تک کر ایک کرہ لگا دو۔ ان کرہ والے ہالوں کو کسی دہائی شے کے نیچے دہارو مطلب کا تصور ہے اور سرے دن سے وقت کی قید نہیں۔ کسی وقت میں ان ہالوں کو اس دہائی سے نکال کر اور اکیس مرتبہ یہ آیت شریف پڑھ کر اور دو سری کرہ دے کر اسی وزن کے نیچے دیادیں اور مطلب کے بال کے ٹکراں ہو۔ جس وقت معلوم ہو کہ اثر شروع ہو گیا تو عمل پڑھنا ترک کرو مگر اس وزن کے نیچے رہنے دو۔ جب مطلب حاصل ہو جائے تو ان ہالوں کو وزن کے نیچے سے نکال کر دریا یا نہر میں ڈال دو۔ اگر چند روز تک کوئی اثر معلوم نہیں ہوا تو سو لمبویں دن سے بجائے تصور محبوب کے آیت پڑھا کر یہ الفاظ پڑھاؤ۔ **اللَّهُمَّ اشْدُدْ قَلْبَ فُلَانِ بِنِ فُلَانَةٍ** (نام مطلب مع والدہ) علی حب فُلَانِ بِنِ فُلَانَةٍ (نام طالب محو والدہ) صرف چھ دن پڑھو۔ کل اکیس دن ہونے تک خدا مطلوب بے قرار ہو گا۔ اگر اب بھی کوئی اثر معلوم نہ ہو تو کچھ لوگ



عمل اثر نہیں کر رہا ہے۔ یا کوئی غلطی عمل میں ہے یا ابھی کوئی مصلحت خداوندی ہے کہ عمل بے اثر ہے۔ تین روزہ درمیان میں وقفہ دے کر پھر از سر نو عمل شروع کریں۔ بال یہی کافی ہے۔ خدا چاہے تو اثر ہو گا۔

سات کنکریاں نمک لاہوری کی لو۔ نمک سافہ نہ لو اور ہر کنکری پر سات مرتبہ یہ عمل پڑھو۔ اولم یرا الانسان انا خلقنا لا من لطفہ فاذا هو خصیم مبین۔ الہم ذو حہ و فلاں بن فلاں (نام مطلوب) والدہ) فی المحبتہ فلاں بن فلاں (نام طالب) والدہ) سات دن ایسا ہی کرے یہ خدا چاہے تو مطلوب کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوں گے۔ روزانہ نمک پانی میں ڈال دیا کرو۔

خوشبودار تیل کی ایک بوتل یا عطر کی ایک شیشی اپنے سامنے رکھیں اور چاند دیکھتے ہو پہلا جمعہ آئے۔ اس دن بعد نماز جمعہ (عصر سے پہلے) با وضو قبلہ رخ ہو کر ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھو۔ اول آخر تین تین مرتبہ درود شریف۔ واللہ المستعان علی ما یصفون اس تیل یا عطر کو اپنے پاس رکھیں۔ جس محفل میں۔ جلسہ میں یا کسی جگہ اس تیل کو بالوں ڈال کر یا عطر کو کپڑوں میں لگا کر آپ جائیں گے تمام اہل محفل آپ کی تعظیم و تکریم کریں گے اور مرتبہ سے بہت زیادہ عزت سے پیش آئیں گے۔ اگر مطلوب کے سامنے جایا جائے تو مطلوب کے دل میں بھی جذبات محبت پیدا ہوتے ہیں۔

چاند دیکھنے پر جو پہلا اتوار آئے تو طلوع آفتاب سے قبل قبرستان میں جاؤ اور بائیں ہاتھ میں چھری لے کر زمین کو کھود کر تھوڑی سی مٹی نکالو۔ اس مٹی کو گھرا کر اس پر سورہ شریف۔ اذا زلزلت الارض زلزالہا پڑھ کر اس مٹی پر دم کرو۔ اس مٹی کو حفاظت سے رکھو۔ جس کسی کے سر پر یہ مٹی ذرا سی ڈال دو گے وہ شخص مہربان ہو گا۔



ادائے قرض کے لئے ایک خاص خاص عمل تحریر کرتا ہوں جو نہایت عجیب ہے۔ اللہ تعالیٰ غیب سے سامان پیدا فرما دیتا ہے اور قرض ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن عامل کا لازم ہے کہ ادائے قرض کی نیت صاف ہو اپنے کام بند کرے اور ادائے قرض کی نیت کر کے اس پر عامل ہو اکثر اصحاب ایسا کرتے ہیں کہ جو کچھ غیب سے ملا۔ پہلے اپنے خرچ میں کیا۔ جو کچھ آپ کو عمل سے پہلے مل رہا ہے وہ تو مل ہی رہا ہے اور امداد غیبی میں شامل نہیں۔ لیکن اس عمل شروع کرنے کے بعد جو کچھ ملے اس کو علیہ غیب رہائی قرض کے لئے تصور کرتے ہوئے خود ایک چیز نہ لے۔ خدا چاہے تو اس فیض میں افزودنی ہوتی رہے گی اور جب قرض ادا ہو جائے گا تب بھی یہ انعام خداوندی بندہ نہ ہو گا اور قرض ادا ہونے کے اپنے کام میں لا سکتا ہے۔ لیکن جب تک قرض ادا نہ ہو۔ اپنے صرف میں ایک چیز نہ لائے۔ ترکیب یہ ہے کہ مغرب کی نماز سے قبل مسجد میں داخل ہو اور وضو کر کے بیٹھ جاؤ اور غلوں سے سوا سوا لا الہ الا اللہ پڑھو۔ صرف اتنی کلہ آخر مرتبہ پورا کھڑے شریف پڑھو۔ اب مغرب کی نماز پڑھو۔ پھر سنتیں مقررہ پڑھ کر تازہ وضو کرو اور دو رکعت نماز کھل۔ یہ نیت ادائے قرض کی نیت باہم ہو۔ بعد الحمد اور قرات کے یہ دعا گیارہ مرتبہ پڑھو۔ الہم اکفنی بحلالک عن حرامک و اغنی بفضلک عن سواک اب رکوع میں جاؤ اور سبحان ربی اعظم تین بار پڑھ کر رکوع میں ہی گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھو۔ اسی طرح دونوں سجدوں میں گیارہ گیارہ بار پڑھ کر دو سورت کھت میں بھی اسی طرح پڑھو اور وقفہ میں بعد اتمیات و درود استسکار کے گیارہ بار عمل پڑھ کر سلام پھیر دو۔ بس عمل ختم ہوا۔ اسی طرح اس نماز کو روزانہ پڑھو۔ کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ کیا ہو میں دن سے اللہ تعالیٰ غیب سے قرض کی ادائیگی سامان شروع کر دے گا۔

سورہ اخلاص یا مومل کے اکثر اصحاب مستحاشی رہتے ہیں یہ سورہ ایک کمز ہے۔ کتب ذریعہ سے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے ارشاد فرمایا



کہ ہر شخص کا ایک نسب نامہ ہے اور میرا نسب نامہ سورہ اخلاص ہے اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ سورہ اخلاص تمنائی قرآن کے برابر ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ایک شخص نماز میں قل شریف بہت پڑھا کرتے تھے۔ حضور سے کسی نے عرض کیا کہ فلاں صاحب ہر نماز میں سورہ اخلاص پڑھا کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کو پیام پہنچا دو کہ اللہ تعالیٰ تم کو محبوب رکھتا ہے۔ ایک اور صحابی تھے وہ بھی ہر نماز میں سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ اصحاب میں سے کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ان کو قرآن پاک سے اور کچھ یاد نہیں ہے کہ یہ سوائے اس کے اور کوئی سورۃ نہیں پڑھا کرتے۔ آپ نے فرمایا ان سے سبب اور وجہ دریافت کرو کہ انہوں کیوں اسی سورۃ پاک کو لازم کر لیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں خدا نے قدوس کی صفت کاملہ ہے اور خدا کی صفت کو دوست رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میں بھی آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ خدا نے بے نیاز بھی آپ کو دوست رکھتا ہے۔ ایک اور حضور کے صحابی ہر رکعت میں کوئی دوسری سورۃ پڑھتے مگر بعد میں قل شریف بھی پڑھتے۔ ایک مرتبہ حضور سے لوگوں نے عرض کیا کہ ان کو ہدایت کیجئے کہ یہ یا یہی سورت پڑھا کریں یا دوسری دونوں کو جمع کرنا صحیح نہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے یہ سورۃ پیاری معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا آپ کو پیار کرتا ہے۔ ایک اور صحابی کو آپ نے دیکھا کہ وہ قل شریف بہت پڑھتے تھے آپ نے فرمایا واجب ہو گئی بہشت تمہارے واسطے فرمایا حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سونے کو بستر پر لیٹو تو داہنی کروٹ پر لیٹو اور سو مرتبہ قل شریف پڑھو محشر کے دن تمام خطروں سے بچو گے اور بے شمار فضائل ہیں اور اس سورہ پاک کے احادیث میں۔ اگر میں سب کو بیان کروں تو بہت طویل ہو گا۔ مجھے بطریق عمل بیان کرنا ہے۔ عالمین باصفائے اس کے با اثر موکل بھی مقرر کئے ہیں۔ جس سے بطریق عمل میں اس میں اثرات بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ سورۃ اخلاص باموکل یہ ہے قل هو

اللہ احد یا جبرائیل لم یلد ولم یولد احب یا میکائیل لم یلد ولم یولد احب یا اسرافیل لم یکن له کفو احد احب یا عزرائیل بحق یا بدوح اس کی زکوٰۃ اکبر تو بہت مشکل ہے۔ یہ کام ان بزرگان دین کا ہی تھا جنہوں نے تعلقات دنیا کو ترک کر کے صرف اس کو اپنا عمل بنایا تھا اور واقعہ یہ ہے کہ جب تک کوئی دنیا سے قطع تعلقی نہ کرے زکوٰۃ اکبر کا کام نہ لے۔ یہ جلالی ہے اور بہت گرم ہے۔ انسان اس کی گرمی برداشت نہیں کر سکتا اور معمولی سی بے احتیاطی میں جان پر بن جاتی ہے۔ اس لئے بہر طریق عبادت پڑھو اور وہ یہ ہے کہ پاک صاف باد صوفیانی میں رات کے وقت روزانہ سو مرتبہ پڑھو۔ پانچ قطعی نہ کرو۔ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہو گی۔ پھر جس کام کے لئے روزانہ اس مرتبہ پڑھو گے۔ وہ کام شیب سے ہو گا۔ اگر حب کے لئے پڑھتے ہو تو دس مرتبہ پڑھ کر کہو کہ اے اس سورۃ شریف کے مولو غلام بن غلام کے دل میں غلام بن غلام کی محبت پیدا کرو۔ تین دن میں مطلوب مستحضر ہو گا۔ اگر یہ پادری دشمن کے لئے ہے تو اور سب ترکیب یہی ہے لیکن بعد ختم اس طرح کہو کہ اس سورۃ شریف کے مولو غلام بن غلام کو پادری کو۔ غرض ہر مقصد پر وہ بعد ختم بیان کر دیا کرو۔ تین دن میں کامل اثر ہوتا ہے (بعد زکوٰۃ)

یہ شخص روزانہ حرف اہل (۱۱) سات سو مرتبہ اس طرح پڑھا کرے الذال تو اللہ تعالیٰ اس کی تہارت میں ملازمت میں گھر میں ایسی برکت عطا فرماتا ہے کہ اس کی محل حیران رہ جاتی ہے کہ اس قدر خرچ کہاں سے آتا ہے اور اتنی آمدنی کیسے ہو جاتی ہے۔ سورہ جن تسخیر جنت کے ہے۔ حاضرات کے لئے سورہ جن سے زیادہ کوئی عمل قوی تر نہیں ہے۔ سورہ جن تمام جنات کی حاکم ہے اور تمام زمین کے زمین پر یہ حاکم ہے۔ اس کے عمل میں جنوں اور طاعن کے نام لینے یا استخراج کی ضرورت نہیں۔ مگر وہی آدمی اس کے عمل کو کرے جو یا جو صلہ اور باہمت ہو۔ ہر شخص کا کام نہیں۔ میں نے ایک مرتبہ ایک بزرگ



کی رہنمائی میں اسے شروع کیا تھا۔ ابھی ابتدائی وقت تھا کہ ایک معمولی نشان پر انکی بہت  
 مجھ پر طاری ہوئی کہ پھر آج تک مجھے پڑھنے کی ہمت نہیں پڑی۔ بہر حال جو صاحب اپنے  
 میں ہمت دیکھیں تو سورہ جن پڑھیں۔ ترکیب یہ ہے پہلے سورہ جن حفظ کریں اور حفاظ کو  
 سنا کر خوب صحیح کر لیں کسی جگہ غلطی نہ رہے۔ پہلے ایک مرتبہ سورہ جن پڑھ کر اول آخر  
 تین تین بار درود شریف اس کا حصار گردا گرد کریں۔ حصار یعنی چاقو کی نوک سے اتنا بڑا  
 دائرہ بنائیں کہ اس کے اندر آرام سے بیٹھ سکیں۔ اس حصار کے اندر بیٹھ کر روزانہ  
 چالیس مرتبہ چالیس دن تک پڑھیں۔ گوشت ہر قسم۔ پیاز۔ لہسن کا قطعی پڑھنا ہے۔  
 چالیس دن میں سولہ مرتبہ ہوگی۔ بس یہی اس کی زکوٰۃ ہے۔ درمیان میں اگر کوئی غلط  
 والی باتیں ہوں تو کوئی خوف نہ کریں۔ دائرہ کے اندر کوئی شے نہیں آسکتی۔ بعد زکوٰۃ جس  
 کسی کو بلانا ہو۔ خواہ وہ مطلوب ہو یا از قسم جن ہو تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ پانچ قسم کا  
 لائیں اور ان کو پانی سے دھو کر پاک صاف کریں۔ اپنے سامنے انگلیٹھی میں کوئلہ دھکا کر  
 رکھیں۔ ایک دانے پر اس کا نام لیں جس کو بلانا مقصود ہے اور آگ میں ڈال دیں۔  
 دوسرے دانے پر قارون کا نام لیں اور آگ میں ڈال دیں تیسرے پر ہامان کا نام پڑھتے  
 نمود کا پانچویں پر اٹھیں کہہ کر آگ میں ڈال دیں اور آخر میں ایک مرتبہ سورہ جن  
 پڑھیں۔ تین دن اسی طرح کریں۔ تیسرے دن وہ شخص حاضر ہو گا۔

دست غیب۔ یہ خالق کائنات کے فضل و کرم داد و دہش سے کس رو سیاہ کو انکار ہے  
 اور کس کو مجال انکار ہے۔ اگر وہ چاہے تو ذرہ کو آفتاب کرے۔ دنیا اور دنیا کی دولت کس  
 قاتل ہے کہ خداوند عالم اپنے دوستوں سے دریغ رکھے۔ مگر کائنات کا نظام قدرت اسی بیخ پر  
 رکھا ہے کہ دنیا کا ہر فرد ایک دوسرے سے تمیز ہو۔ اگر دنیا میں سب امیری ہوتے تب بھی نظام  
 عادل قائم نہ رہتا اور اگر سب غریب ہوتے تو جب بھی نظام عالم درہم برہم ہو جاتا۔ اگر آپ  
 صدق دل سے اس کار ساز حقیقی پر تکیہ کر لیں تو دست غیب بالکل آسان ہے۔ مگر یہ خیال کہ وہ  
 کسی کے قبضہ قدرت میں ہے یہ غلط ہے۔ یہ ایک رشتہ ہے جو آپ کے اور خدا کے درمیان

قائم ہوتا ہے۔ دوسرے کے دخل اور معنویت کی گنجائش نہیں۔ تیسری حد وقت شمار  
 اعتقاد حقیقتنا دست غیب ہے۔ عملیات تو محض برکت کے لئے یا محمد عالم اسباب کے ہیں حقیقی  
 دست غیب آپ کا سوز۔ آپ کا اعتقاد۔ آپ کی سعی و کوشش۔ آپ کی محنت و جھانگی ہے۔  
 میں ایک خاص عمل دست غیب کا تحریر کرتا ہوں ایک محترم بزرگ نے مجھے یہ عمل مرحمت  
 فرمایا تھا۔ میں چند روز اس کی مدد اولت بھی کی اور مجھے طبع بھی پہنچا۔ مگر بعض دیگر عملیات نے  
 اس عمل کو ترک کر دیا۔ اگر میں اس عمل پر استغفار کے ساتھ ہمارا ہوتا تو آج مجھے واقعی دست  
 غیب حاصل ہو تاکہ مگر انسان با طبع قلت پسند اور حرص و طمع ہے۔ اسی کمون مزاجی نے مجھے  
 اس کے فوائد عظیم سے باز رکھا۔ میں اس کتاب میں درج کرتا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو توفیق  
 عطا فرمائے اور اس عمل کرے تو معمولی فائدے اور ترقیاں بہت جلد ظہور میں آجائیں گی  
 اور کثرت مدد اولت و عزاءات سے آخر کار دست غیب بھی حاصل ہو گا۔ ذیل کی آیت شریفہ  
 میں دست غیب پنہاں ہے اور اس آیت شریفہ میں ایک لطیف اشارہ ہے جس کی تحصیل اور  
 تحریر ہے کہ اس آیت شریفہ میں قویہ استجابت پنہاں ہیں چاندی خالص کی دو ٹکیاں روپے  
 کے برابر ایک ایک تکر کی جاتی۔ ٹھیک روپے کی برابر ہو تا ضروری نہیں میں مٹا روپے کی  
 صورت میں لگائی ہے۔ ایک ٹکیہ یہ طرف تکر کہ۔ سی۔ غ۔ ذ۔ دوسری پر یہ حروف  
 تکر کہ۔ سی۔ ذ۔ چاند رات کو بعد عشاء تعالیٰ میں ہا نہ قبلہ رخ ہو کر اس طرح بڑھو جس  
 طرح تھوڑا سا چلتے ہو۔ ایک ٹکیہ سیدھے ہاتھ کی طرف اور دوسری ٹکیہ اسی ہاتھ کی طرف  
 رکھو۔ حال اور مکان میں ہے اور دیکھو۔ مرتبہ یہ آیت شریفہ پڑھو واللہ یوزق من  
 يشاء و بغیر حساب اول آفریاد دیکھا ہوا۔ درود شریف بعد ختم عاکرہ کہ اے  
 اللہ سے میرا روزیہ عطا فرما۔ اس طرح چالیس دن روزانہ اس عمل کو کیا کرو۔ بعد ختم  
 عمل ان چاندی کی ٹکیوں کو علیحدہ علیحدہ کسی صندوق میں جس جگہ حساب ہو رکھ دیا کریں۔ مگر  
 یہ ہونے کے ایک جگہ یعنی ساتھ ساتھ دونوں نہ ہوں۔ دونوں علیحدہ علیحدہ ہوں۔ چاہے  
 وہ الگ الگ ہی ہو۔ مگر الگ الگ خانے میں رکھا کرو اور یہ بھی احتیاط کہ کسی وقت یہ



دو نوں نگینوں سے نہ پائیں۔ اگر علم ایڑا ہی ہے تو چالیس دن کے اندر کسی دن ایک نگینہ لگی کی اور  
نگینوں کو جائیں گی۔ یعنی سب تین ہو جائیں گی اور پھر روزانہ ایک نگینہ قیب سے آکر مل جاتا  
کرے گی جو جدید نگینہ عالم قیب سے آخر شامل ہو اس کو فروخت کر کے اپنا صرف میں ۱۵ اور  
ان دو نوں نگینوں کو بدستور رہنے دو میرے تجربے میں بس اسی جگہ تک ہے۔ مگر جو عمل لکھے  
پہنچا ہے حد یہ ہے کہ ہر چالیس دن کے بعد ایک نگینہ کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ یعنی ۳۔۴۔۵۔۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶۔۱۷۔۱۸۔۱۹۔۲۰۔۲۱۔۲۲۔۲۳۔۲۴۔۲۵۔۲۶۔۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰۔۳۱۔۳۲۔۳۳۔۳۴۔۳۵۔۳۶۔۳۷۔۳۸۔۳۹۔۴۰۔۴۱۔۴۲۔۴۳۔۴۴۔۴۵۔۴۶۔۴۷۔۴۸۔۴۹۔۵۰۔۵۱۔۵۲۔۵۳۔۵۴۔۵۵۔۵۶۔۵۷۔۵۸۔۵۹۔۶۰۔۶۱۔۶۲۔۶۳۔۶۴۔۶۵۔۶۶۔۶۷۔۶۸۔۶۹۔۷۰۔۷۱۔۷۲۔۷۳۔۷۴۔۷۵۔۷۶۔۷۷۔۷۸۔۷۹۔۸۰۔۸۱۔۸۲۔۸۳۔۸۴۔۸۵۔۸۶۔۸۷۔۸۸۔۸۹۔۹۰۔۹۱۔۹۲۔۹۳۔۹۴۔۹۵۔۹۶۔۹۷۔۹۸۔۹۹۔۱۰۰۔۱۰۱۔۱۰۲۔۱۰۳۔۱۰۴۔۱۰۵۔۱۰۶۔۱۰۷۔۱۰۸۔۱۰۹۔۱۱۰۔۱۱۱۔۱۱۲۔۱۱۳۔۱۱۴۔۱۱۵۔۱۱۶۔۱۱۷۔۱۱۸۔۱۱۹۔۱۲۰۔۱۲۱۔۱۲۲۔۱۲۳۔۱۲۴۔۱۲۵۔۱۲۶۔۱۲۷۔۱۲۸۔۱۲۹۔۱۳۰۔۱۳۱۔۱۳۲۔۱۳۳۔۱۳۴۔۱۳۵۔۱۳۶۔۱۳۷۔۱۳۸۔۱۳۹۔۱۴۰۔۱۴۱۔۱۴۲۔۱۴۳۔۱۴۴۔۱۴۵۔۱۴۶۔۱۴۷۔۱۴۸۔۱۴۹۔۱۵۰۔۱۵۱۔۱۵۲۔۱۵۳۔۱۵۴۔۱۵۵۔۱۵۶۔۱۵۷۔۱۵۸۔۱۵۹۔۱۶۰۔۱۶۱۔۱۶۲۔۱۶۳۔۱۶۴۔۱۶۵۔۱۶۶۔۱۶۷۔۱۶۸۔۱۶۹۔۱۷۰۔۱۷۱۔۱۷۲۔۱۷۳۔۱۷۴۔۱۷۵۔۱۷۶۔۱۷۷۔۱۷۸۔۱۷۹۔۱۸۰۔۱۸۱۔۱۸۲۔۱۸۳۔۱۸۴۔۱۸۵۔۱۸۶۔۱۸۷۔۱۸۸۔۱۸۹۔۱۹۰۔۱۹۱۔۱۹۲۔۱۹۳۔۱۹۴۔۱۹۵۔۱۹۶۔۱۹۷۔۱۹۸۔۱۹۹۔۲۰۰۔۲۰۱۔۲۰۲۔۲۰۳۔۲۰۴۔۲۰۵۔۲۰۶۔۲۰۷۔۲۰۸۔۲۰۹۔۲۱۰۔۲۱۱۔۲۱۲۔۲۱۳۔۲۱۴۔۲۱۵۔۲۱۶۔۲۱۷۔۲۱۸۔۲۱۹۔۲۲۰۔۲۲۱۔۲۲۲۔۲۲۳۔۲۲۴۔۲۲۵۔۲۲۶۔۲۲۷۔۲۲۸۔۲۲۹۔۲۳۰۔۲۳۱۔۲۳۲۔۲۳۳۔۲۳۴۔۲۳۵۔۲۳۶۔۲۳۷۔۲۳۸۔۲۳۹۔۲۴۰۔۲۴۱۔۲۴۲۔۲۴۳۔۲۴۴۔۲۴۵۔۲۴۶۔۲۴۷۔۲۴۸۔۲۴۹۔۲۵۰۔۲۵۱۔۲۵۲۔۲۵۳۔۲۵۴۔۲۵۵۔۲۵۶۔۲۵۷۔۲۵۸۔۲۵۹۔۲۶۰۔۲۶۱۔۲۶۲۔۲۶۳۔۲۶۴۔۲۶۵۔۲۶۶۔۲۶۷۔۲۶۸۔۲۶۹۔۲۷۰۔۲۷۱۔۲۷۲۔۲۷۳۔۲۷۴۔۲۷۵۔۲۷۶۔۲۷۷۔۲۷۸۔۲۷۹۔۲۸۰۔۲۸۱۔۲۸۲۔۲۸۳۔۲۸۴۔۲۸۵۔۲۸۶۔۲۸۷۔۲۸۸۔۲۸۹۔۲۹۰۔۲۹۱۔۲۹۲۔۲۹۳۔۲۹۴۔۲۹۵۔۲۹۶۔۲۹۷۔۲۹۸۔۲۹۹۔۳۰۰۔۳۰۱۔۳۰۲۔۳۰۳۔۳۰۴۔۳۰۵۔۳۰۶۔۳۰۷۔۳۰۸۔۳۰۹۔۳۱۰۔۳۱۱۔۳۱۲۔۳۱۳۔۳۱۴۔۳۱۵۔۳۱۶۔۳۱۷۔۳۱۸۔۳۱۹۔۳۲۰۔۳۲۱۔۳۲۲۔۳۲۳۔۳۲۴۔۳۲۵۔۳۲۶۔۳۲۷۔۳۲۸۔۳۲۹۔۳۳۰۔۳۳۱۔۳۳۲۔۳۳۳۔۳۳۴۔۳۳۵۔۳۳۶۔۳۳۷۔۳۳۸۔۳۳۹۔۳۴۰۔۳۴۱۔۳۴۲۔۳۴۳۔۳۴۴۔۳۴۵۔۳۴۶۔۳۴۷۔۳۴۸۔۳۴۹۔۳۵۰۔۳۵۱۔۳۵۲۔۳۵۳۔۳۵۴۔۳۵۵۔۳۵۶۔۳۵۷۔۳۵۸۔۳۵۹۔۳۶۰۔۳۶۱۔۳۶۲۔۳۶۳۔۳۶۴۔۳۶۵۔۳۶۶۔۳۶۷۔۳۶۸۔۳۶۹۔۳۷۰۔۳۷۱۔۳۷۲۔۳۷۳۔۳۷۴۔۳۷۵۔۳۷۶۔۳۷۷۔۳۷۸۔۳۷۹۔۳۸۰۔۳۸۱۔۳۸۲۔۳۸۳۔۳۸۴۔۳۸۵۔۳۸۶۔۳۸۷۔۳۸۸۔۳۸۹۔۳۹۰۔۳۹۱۔۳۹۲۔۳۹۳۔۳۹۴۔۳۹۵۔۳۹۶۔۳۹۷۔۳۹۸۔۳۹۹۔۴۰۰۔۴۰۱۔۴۰۲۔۴۰۳۔۴۰۴۔۴۰۵۔۴۰۶۔۴۰۷۔۴۰۸۔۴۰۹۔۴۱۰۔۴۱۱۔۴۱۲۔۴۱۳۔۴۱۴۔۴۱۵۔۴۱۶۔۴۱۷۔۴۱۸۔۴۱۹۔۴۲۰۔۴۲۱۔۴۲۲۔۴۲۳۔۴۲۴۔۴۲۵۔۴۲۶۔۴۲۷۔۴۲۸۔۴۲۹۔۴۳۰۔۴۳۱۔۴۳۲۔۴۳۳۔۴۳۴۔۴۳۵۔۴۳۶۔۴۳۷۔۴۳۸۔۴۳۹۔۴۴۰۔۴۴۱۔۴۴۲۔۴۴۳۔۴۴۴۔۴۴۵۔۴۴۶۔۴۴۷۔۴۴۸۔۴۴۹۔۴۵۰۔۴۵۱۔۴۵۲۔۴۵۳۔۴۵۴۔۴۵۵۔۴۵۶۔۴۵۷۔۴۵۸۔۴۵۹۔۴۶۰۔۴۶۱۔۴۶۲۔۴۶۳۔۴۶۴۔۴۶۵۔۴۶۶۔۴۶۷۔۴۶۸۔۴۶۹۔۴۷۰۔۴۷۱۔۴۷۲۔۴۷۳۔۴۷۴۔۴۷۵۔۴۷۶۔۴۷۷۔۴۷۸۔۴۷۹۔۴۸۰۔۴۸۱۔۴۸۲۔۴۸۳۔۴۸۴۔۴۸۵۔۴۸۶۔۴۸۷۔۴۸۸۔۴۸۹۔۴۹۰۔۴۹۱۔۴۹۲۔۴۹۳۔۴۹۴۔۴۹۵۔۴۹۶۔۴۹۷۔۴۹۸۔۴۹۹۔۵۰۰۔۵۰۱۔۵۰۲۔۵۰۳۔۵۰۴۔۵۰۵۔۵۰۶۔۵۰۷۔۵۰۸۔۵۰۹۔۵۱۰۔۵۱۱۔۵۱۲۔۵۱۳۔۵۱۴۔۵۱۵۔۵۱۶۔۵۱۷۔۵۱۸۔۵۱۹۔۵۲۰۔۵۲۱۔۵۲۲۔۵۲۳۔۵۲۴۔۵۲۵۔۵۲۶۔۵۲۷۔۵۲۸۔۵۲۹۔۵۳۰۔۵۳۱۔۵۳۲۔۵۳۳۔۵۳۴۔۵۳۵۔۵۳۶۔۵۳۷۔۵۳۸۔۵۳۹۔۵۴۰۔۵۴۱۔۵۴۲۔۵۴۳۔۵۴۴۔۵۴۵۔۵۴۶۔۵۴۷۔۵۴۸۔۵۴۹۔۵۵۰۔۵۵۱۔۵۵۲۔۵۵۳۔۵۵۴۔۵۵۵۔۵۵۶۔۵۵۷۔۵۵۸۔۵۵۹۔۵۶۰۔۵۶۱۔۵۶۲۔۵۶۳۔۵۶۴۔۵۶۵۔۵۶۶۔۵۶۷۔۵۶۸۔۵۶۹۔۵۷۰۔۵۷۱۔۵۷۲۔۵۷۳۔۵۷۴۔۵۷۵۔۵۷۶۔۵۷۷۔۵۷۸۔۵۷۹۔۵۸۰۔۵۸۱۔۵۸۲۔۵۸۳۔۵۸۴۔۵۸۵۔۵۸۶۔۵۸۷۔۵۸۸۔۵۸۹۔۵۹۰۔۵۹۱۔